

تیرے عشق میں فنا ہوئی از قلم نیمسا حیا

مکمل ناول

شاہ زین!!

تم نے اسے میرا پیغام دیا وہ نم آنکھوں میں امید لیے شاہ زین سے پوچھ رہی تھی...

حیا میں نے بہت کوشش کی پر اسکا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ لیکن پلیز تم پریشان مت ہو اللہ پر بھروسہ رکھو...

وہ انھیں آئے گا اب کبھی نہیں آئے گا میں اسے دیکھے بنا ہی مر جاؤں گی میں نے کھو دیا اسے کھو دیا!! وہ روتے روتے شاہ زین سے کہے جا رہی تھی۔

شاہ زین سے اسکی یہ حالت انھیں دیکھی جا رہی تھی۔ اس نے کبھی سوچا بھی انھیں تھا وہ ہستی مسکراتی حیا آج کس طرح اس شخص کے لیے اپنی سانسوں سے لڑ رہی ہے۔ دن بدن ٹوٹ رہی ہے۔ کتنی کمزور ہو گئی تھی وہ اس بیماری نے اسے مکمل جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا!!

صبح کھا تھا کسی نے

یہ عشق وہ روگ ہے، جو اچھے اچھوں کو قبر میں لے جائے

حیا پلیر اللہ بھتر کرنے والا ہے اب آرام کرو بھت رات ہو گئی میں بھی چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا۔

وہ پیشنٹ روم سے باہر آیا تو سامنے یشفا کھڑیں تھیں...

یشفا آپی میں حیا کو دیکھنے آیا تھا

شاہ زین پلیر اسے کسی بھی حال میں ڈھونڈ لاؤ پلیرز...

آپی میں پوری کوشش کر رہا ہوں پر وہ کھاں گیا کسی کو کچھ پتہ نہیں آپ بس دعا کریں!! میں

چلتا ہوں پھر آؤں گا.....

میرے اللہ بس ایک دفع مجھے اس سے ملا دے میں اس سے معافی مانگ لوں میں نے اس کے ساتھ

بھت غلط کیا اس کے سچے جزبوں کو دھتکار دیا۔ حیا کے پاس اب فقط ندامت کے آنسو اور پکھتاوے کے

سوا کچھ نہ تھا!!

"وہ دنیا کی رنگینیوں میں کھیں کھو گیا

اور میں اپنی زندگی کے رنگ کھو بیٹھی!!"

کچھ عرصہ پہلے!!

آج موسم بھت خوشگوار تھا۔ وہ جینز کے اوپر بلیک کرتی پھنے لان میں کرسی ٹکائے کانوں میں ہینڈ

فری لگائے چپس کھانے میں مگن تھی....

اف اللہ کیا بنے گا اس لڑکی کا...!! حیا دو دن بعد تمہارے سمسٹرزسٹارٹ ہونے والے ہیں اور تمہیں کوئی فکر ہی نہیں ہے...

یشفا کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آئی

آپی آپ تو ایسے کھ رہی ہیں جیسے دو دن بعد انہیں دو گھنٹے بعد میرا پیپر ہو۔ وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بولی۔ اور آپ کیوں فکر کر رہی ہیں شاہ زین ہے نائیں نے آج اس سے نوٹس منگوائے ہیں کل سے پڑھ لوں گی!!

یہ اسی کی مہنت کا نتیجہ ہے جو تم یہاں تک پہنچ گئی۔ ورنہ آج تم یونیورسٹی کی اسٹوڈنٹ ہونے کے بجائے نویں فیل ہوتی۔ یشفا نے تمسخرانہ مزاح اڑاتے ہوئے کہا...

آپی!!! آپ میری آپی ہیں یا اسکی؟؟ حیا نے دانت پیستے ہوئے کہا
بھئی اب دیکھو نا.....

آہم آہم ہیلو لیڈیز!! سامنے سے آتے شخص نے ان دونوں کو مخاطب کیا... جو بلیو جینز پر وائٹ شرٹ پہنے آنکھوں سے گولگڑ ہٹائے ان سے پوچھ رہا تھا

کس بات پر اتنی بہت ہو رہی ہے بھئی...

لیں آگے آپکے چہیتے!!

ارے شاہ زین تم!

دیکھو بھئی میں تو اس سے بس یہی کھ رہی تھی کہ اگر شاہ زین نہ ہوتا تو یہ محترمہ یونیورسٹی اسٹوڈنٹ ہونے کے بجائے نویں فیل ہوتیں۔

ہاھاہا آپی یہ بات تو سو فیصد درست کہی آپ نے۔ میں ان محترمہ کو نوٹس دینے ہی آیا ہوں کہ کچھ پڑھ لیں ویلے بھی یہ دنیا میں صرف دو ہی کام تو کرنے آئی ہیں ایک چوبیس گھنٹے کھانا دوسرا تیرھے سیدھے منہ بنانا شاہ زین نے حیا پر ایک تمسخرانہ نظر ڈالے ہوئے کھا جواب منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

ارے ارے یہ نوٹس تو لیتی جاؤ۔ حیا جانے لگی تو شاہ زین نے اسے پکارا...
مجھے نہیں چاہیے اپنے پاس رکھیں...

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی!! اگر فیل ہوئی تو مجھے متنت!! اتنے میں وہ اسکے ہاتھوں سے نوٹس اچک کر بھاگ نکلی....

لڑکی!!! اٹھ جاؤ تمہاری وجہ سے روز یونی سے لیٹ ہو رہا ہوں!!
وہ 15 دفعہ کالز ملا چکا تھا۔ پر حیا میڈم شاید گھڑے گھوڑے ٹھکانے لگا کر سوئیں تھیں!!
فون پر مسلسل بیل ہونے سے حیا کی آنکھ کھل گئی۔ ساڈ ٹیبل سے فون اٹھا کر دیکھا تو شاہ کالنگ کے لفظ جگمگا رہے تھے۔

ہلو!!! حیا جلدی اٹھو تیار ہو جاؤ یونی کے لیے میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں۔
پر ابھی تو چھ بجے ہیں!!! حیا نے گھڑی پر نظر ڈالی...

تمہاری وجہ سے روز لیٹ ہو جاتا ہوں اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ مجھے بھی تیار ہونا ہے خدا حافظ!!!
اس سے پھلے کہ وہ کچھ کھتی شاہ زین کال کاٹ چکا تھا....

شیزی کے بچے اللہ پوچھے گا تمہیں !!! ساری نیند خراب کر دی میری... بڑبڑاتی ہوئی اٹھی اور واشروم میں جا گھسی...

وہ ریڈی ہو کر ڈائینگ روم میں آئی۔

اسلام علیکم !!! حیا نے ڈائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے سب کو مشترکہ سلام کیا۔

اور تایا ابو سے پیار لیا... جدیتار ہے میرا بیٹا۔

ذیشان شاہ نے شفقت سے سر پر ہاتھ رکھا...

والیکم اسلام !!! ارے آج تم اتنی جلدی کیسے اٹھ گئیں !! حیدر نے حیران نظروں سے حیا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

حیدر بھائی اب آپ بھی ٹونٹ کرنا شروع کر دیں آپ کی طرح وہ منہ بناتے ہوئے بولی... سب حیا کی بات پر ہنس پڑے...

ارے بھئی اب میں اپنی پیاری سی چھوٹی سی سالی کو تنگ بھی نہ کروں۔ جس نے ہم سب کو تنگ کر کے رکھا ہوا ہے...

اتنے ہی تنگ ہیں نا آپ سب مجھ سے۔ تو ٹھیک ہے میں آج یونی سے آتے ہی اپنے پورشن میں شفٹ ہو جاؤنگی !!! حیا کی آنکھیں نم ہو گئیں..

ارے ارے تم تو ناراض ہی ہو گئی۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ تم تو اس گھر کی رونق ہو.. آئندہ کبھی یہ بات مت کہنا۔ حیدر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی..

چلو بھئی اب بھائی بھن کی باتیں ختم ہوں گئیں ہوں تو جلدی سے ناشتہ کر لو شاہ زین آتا ہی ہوگا۔

عائشہ شاہ (حیا کی تائی جان + خالہ) نے آملیٹ اور ٹوسٹ حیا کی جانب بڑھاتے ہوئے کھا۔
حیا نے مسکراتے ہوئے پلیٹ تھامی اور ناشتا کرنے لگی...

بیپ بیپ!!! شاہ زین نے گاڑی کا ہارن بجایا...

لو بھی آگیا شاہ زین...

اوکے اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ!!!

حیا نے جلدی سے ہینڈ بیگ اور بکس اٹھائیں اور باہر کی طرف چل دی...

ریاض شاہ اور زینب شاہ کا خوشحال گھرانہ تھا۔ انکے چار بچے تھے۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں۔ دونوں بیٹیوں
زیشان شاہ اور زمان شاہ کی شادی انکی خالہ زاد بیٹیاں یعنی زینب شاہ کی بھانجیوں عائشہ، انعم سے
کر دی گئی.... دونوں بھائیوں نے مل کر ریاض شاہ کے بزنس کو بخوبی سمجھالا... اور انکی ایک بیٹی
سدرہ کی شادی ریاض شاہ کے جگرمی دوست جو کینیڈا میں رہائش پرزیر تھے ان کے بیٹے عثمان علی خان
سے کر دی گئی۔ جبکہ دوسری بیٹی علیناء کی شادی انکے چچا زاد بیٹے عمر شاہ سے ہوئی.... زیشان
شاہ کا اکلوتا بیٹا حیدر شاہ,,, زمان شاہ کی دو بیٹیاں یسفا اور حیا,,, سدرہ عثمان علی خان کے دو بیٹے
ارحم اور اشعر,,, جبکہ علیناء عمر شاہ کا اکلوتا بیٹا شاہ زین شاہ ہے...

حیدر اور یشفا بچپن سے ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔ اس لیے بڑوں کی رضا مندی سے ان دونوں کی شادی کر دی گئی... جبکہ ارحم کی شادی اسکی کزن دعا سے کی گئی...

زیشان شاہ اور زمان شاہ ہر سال دو سال بعد اپنی بھن سے ملنے کینیڈا جایا کرتے تھے.. سدرہ شادی کے بعد اپنے شوہر کے بزنس کی مصروفیت کی وجہ سے بس ایک آدھ بار پاکستان آسکی تھیں... ایک بار زیشان شاہ اپنی بیگم کے ہمراہ بھن سے ملنے کینیڈا چلے گئے۔ اور واپسی پر انکا پلین کریش ہو گیا۔ حیا اس وقت گیارہ سال کی تھی... ماں باپ کے انتقال کے بعد وہ اپنے تایا کے پورشن میں رہنے لگی.. گھر میں سب سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے سب کی لادلی تھی....

شاہ زین اور حیا ہم عمر ہونے کی وجہ سے اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک ساتھ ساتھ ہیں۔ بچپن سے ہی ایک دوسرے کے بہت اچھے اور گہرے دوست بن چکے تھے..

وہ ہارن پے ہارن بجا رہا تھا۔ حیاتیز تیز قدم بڑھاتی کارتک پہنچی۔ فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ شاہ زین نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

دو منٹ صبر نہیں ہوتا تم سے... اوہ ہیلو میں روز تمھاری وجہ سے لیٹ ہو رہا ہوں۔ اور آج تو مجھے ہر حال میں جلدی پہنچنا ہے اگر سر ہٹکر کو اسائنمنٹ جمع نہیں کروائی تو سارا دن کلاس سے باہر کھڑا ہونا پڑے گا... اللہ کرے ایسا ہی ہو حیا نے مسکراتے ہوئے ہاتھوں کو پھیلا کر دعا مانگنے کے انداز

سے کہا... چڑیل ہو پوری!!! شاہ زین نے اسے گھورتے ہوئے تپ کر جواب دیا... اوور تم بھوتوں کے سردار!!!!

"اُس کو وقت کی پابندی سے کیا مطلب،
وہ تو بند گھڑی باندھ کے بھی کالج چلی جاتی ہے"۔

رات کینیڈا کے اس خوبصورت شہر میں بادل خوب جم کے برسے تھے۔ اب بھی ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ آسمان پر چھائے کالے بادلوں کی وجہ سے طلوع آفتاب کا وقت بھی غروب آفتاب کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ایسے میں وہ آس پاس کا جائزہ لیتا وائٹ ٹی شرٹ پر بلیک جیکٹ اور ٹراؤزر پر بلیک شوز پہنے کانوں میں ہینڈ فری لگائے اور ہاتھوں میں ہینڈ چڑھائے تیز تیز دوڑ رہا تھا۔ ماتھے پر بکھرے بالوں کو بار بار ہاتھوں سے پیچھے کر رہا تھا۔ مغرور مگر خوبصورت نیلے نقوش والا اشعر خان جو پہلی نظر میں ہی ہر لڑکی کا آئیڈیل بن جاتا تھا۔ اب وہ ایک خوبصورت گھر کے سامنے آ کر اچھوکیدار نے اسے دیکھتے ہی اس بڑے سے خوبصورت بنگلے کا گیٹ کھول دیا...

خوبصورت اور جدید طرز پر بنے اس دو منزلہ بنگلے کے سامنے ہی ہرا بھرا رنگ برنگے پہولوں سے سجایک وسیع لان بنایا گیا تھا۔ جواہر رحمت برسنے کی وجہ سے دھل دھلا کے خوب نکھرا نکھرا اور دل فریب لگ رہا تھا۔ وہ پورج کو عبور کرتا گھر میں داخل ہوا۔ اور کچن کی طرف قدم بڑھا دیے۔ گوڈ مورنگ ممما!! گڈ مورنگ ٹو میری جان، آگیا میرا شہزادہ!!!! سدرہ عثمان علی جو ملازم کے ساتھ ناشتہ بنوانے میں محو تھیں۔ بیٹے کو دیکھ کر مسکرا دیں.... چلو جلدی سے فریش ہو کر نیچے آ جاؤ۔ میں تب تک ڈائننگ پر ناشتہ

لگواتی ہوں..او کے مہمیں بس دو منٹ میں آیا....

وہ براؤن پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے سلیوز کو فولڈ کیے فریش ہو کر نیچے آیا... تو سدرہ بیگم ناشتہ لگا چکی تھیں۔ وہ چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ارحم اور دعا سیڑھیاں اترتے نیچے آ گئے۔ اور ڈائننگ روم میں داخل ہوئے... گڈ مورنگ !! ارحم اور دعا نے مشترکہ کھا۔ اور چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئے... گڈ مورنگ ٹو بھابس !! لٹل پرنس اٹھی نہیں ابھی تک غ غ غ نہیں پرنس رات اپنے چلچو کے ساتھ رات گئے تک کھیلتی رہیں اس لیے اب وہ میڈم 12 بجے سے پہلے نہیں اٹھنے والیں۔ دعا نے کپ میں چائے انڈیلتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا....

میڈم پہلی بات تو یہ کہ آپ مجھ سے اور میری پرنس سے جیلس مت ہوا کریں دوسرا یہ کہ ہمارا ویزا آچکا ہے !!! کچھ دن بعد ہی میں اور مہم پاکستان شفٹ ہونے والے ہیں۔ اس لیے میں اپنی پرنس کے ساتھ ہر روز ایسے ہی کھیلا کرونگاتا کہ وہ اپنے چلچو کے جانے کے بعد انہیں بھول نہ جائے...!!!!

کیا !!! مہم آپ لوگ اتنی جلدی جارہے ہیں۔ ایک ہفتہ پہلے ہی تو آپ نے ماموں جان کو کال کر کے کہا تھا کہ آپ دونوں دو مہینے بعد جائینگے پاکستان !! ارحم نے حیران نظروں سے ماں کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا...

ہاں بیٹا میں نے جھوٹ بولا تھا ان سے۔ کیونکہ میں ان کو سرپرائز دینا چاہتی ہوں۔ آخر اتنے عرصے بعد اپنے ماں کے جا رہی ہوں۔ سب کے چہروں پر وہ مسکراہٹ وہ خوشی دیکھنا چاہتی ہوں۔ بھائی جان نے تو تمہارے بابا کی ڈیٹھ کے بعد سے ہی گھر دیکھنا شروع کر دیا تھا میرے کہنے

پر... اور اب تو گھر بھی مل گیا ہے... اور اشعر نے رات کو ہی یہ خوشخبری سنائی کہ ہمارا ویزا لگ گیا ہے..... Congratulations !! مہم آپکی وش پوری ہو گئی پر ہم آپ دونوں کو بھت مس کرینگے... وہ اداس لہجے میں ماں سے کہنے لگا۔ جب بھی یاد آئے تو آجانا میرے پاس سدرہ خان نے مسکراتے ہوئے بیٹے کو پیار کیا۔ بس آپ جاتے ہی ان موسوف کے لیے لڑکی ڈھونڈیے گا پھر ہم اسکی شادی پے آئینگے... اشعر کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی... کیوں نہیں میں تو اپنے شہزادے کے لیے چاند سی شہزادی ڈھونڈونگی انشا اللہ!!!

شاہ زین چلیں؟ وہ ہاتھوں میں بکس پکڑے شاہ زین کی طرف آتے ہوئے بولی جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا... ہاں چلو! وہ اپنے دوستوں کو الوداعیہ جملے کہتا حیا کے ہمراہ گاڑی میں آ کے بیٹھ گیا اور گاڑی شاہ ولا کی جانب دوڑا دی..

یار حیا ایک بات کہوں غ نہیں!! حیا نے جھٹ سے جواب دیا... میں پھر بھی کہوں گا۔ (دل تو کر رہا چلتی گاڑی سے دھکا دے دوں تمہیں) شاہ زین دل ہی دل میں اسے کوس رہا تھا... ووووہ

اصلل بیبیں آج سر ہٹلر میرے ٹائم پر یونی آنے سے بہت خوش ہوئے۔ پلیز کل بھی اسی طرح جلدی ریڈی ہو جانا پلیز میری اچھی والی بیسی (چریل,, بھوتنی) ہو نا... وہ خود پر ضبط کیے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اس سے التجا کر رہا تھا... ٹھیک ہے!!! اور آئندہ اسی طرح تمیز سے بات کرنا۔ سمجھے! حیا نے مغرورانہ انداز میں گردن اکڑاتے ہوئے جواب دیا... تمہیں کیو میری پیاری دوست!!!! (شکل دیکھی ہے اپنی فقیہیوں جیسی تم سے تمیز سے بات کروں!!!)...

لو آگیا گھر شاہ زین نے شاہ ولا کے سامنے گاڑی روک دی.... اوکے اللہ حافظ وہ بکس اور ہینڈ بیگ اٹھائے گاڑی سے باہر نکلی... ارے ارے رکو زرا شاہ زین نے اسے روکا۔ وہ مسکراتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا بندہ اندر آنے کا ہی پوچھ لے.. کوئی چائے پانی خ خ

اوہ!!! مسٹر شاہ زین آپکو کب سے انوٹیشن کی ضرورت پڑ گئی خ خ آپ تو ہر دوسرے دن بن بلائے مہمانوں کی طرح ٹپک جاتے ہیں... اور مجھے یقین ہے ابھی بھی تم گھر صرف منہ دھونے جا رہے ہو کچھ منٹ بعد ہی بیھاں نازل ہو جاؤ گے اس نے شانے اچکاتے جواب دیا...

وہ مٹھیاں بھینچے حیا پر ایک کسلی نظر ڈالے گاڑی کا دروازہ کھولے فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھا حیا کی جانب دیکھتے ہوئے دروازے کو زور سے پٹکھا اور گاڑی اڑاتا ہوا لے نکلا...

اور حیا کا ایک زور دار قہقہہ ہوا میں بلند ہو گیا!!

وہ پورج میں گاڑی کھڑی کرتا چابی انگلی میں گول گول گھماتا گھر میں داخل ہونے ہی لگا تھا کہ اسکی نظر سامنے کھڑی چمچماتی ہینڈ گاڑی پر پڑی!! آنکھوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی... وہ دوڑتا ہوا گھر میں داخل ہوا... ارے ارے آرام سے کیا ہو گیا خ خ علیناء بیگم جو سبزی کاٹنے میں محو تھیں بیٹے کو اس طرح بھاگتے ہوئے آتا دیکھ کر چونک گئیں.... ڈیڈ کہاں ہیں خ خ شاہ زین نے خوشی سے نہال ہوتے ماں سے سوال کیا۔ تمہارے ڈیڈ تو باہر لان میں بیٹھے ہیں چائے پی رہے ہیں... پر تمہیں کیا ہوا خ

وہ ماں کی بات کا جواب دیے بنا ہی لان کی جانب بھاگا... علیناء عمر شاہ بھی اپنا کام چھوڑ کر اسکے پیچھے چل دیں...

ڈیڈ!! آپ نے میری اتنی بڑی خواہش پوری کر دی... آج میں بھت خوش ہوں، لو یو سوچ ڈیڈ.. وہ خوشی سے بے حال ہوتے ہوئے ایس پی عمر شاہ کے گلے لگ گیا.... اچھا اچھا بس کرو اب... اور میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔ یہ تمہاری آخری ضد تھی جو میں نے پوری کر دی اسکے بعد نہ تو تمہیں کوئی مہنگا فون ملے گا اور نہ ہی گاڑی... اچھے سے بٹھا لو اپنے دماغ میں یہ بات... حرام کی کمائی نہیں ہے میری۔ جو ہر روز تمہاری ڈیمانڈز پوری کرتا پھروں۔

او کے ڈیڈ پروس اب میں کوئی فضول خرچی نہیں کروں گا!!!... گڈ یہ لو کار کی چابی عمر شاہ نے پوکٹ سے چابی نکال کر شاہ زین کو تھمائی... تھینکیوو سوچ ڈیڈ!!! یو آر دا بیسٹ... علیناء شاہ بیٹے کو خوش دیکھ کر مسکرا دیں...

شام کا وقت ہو رہا تھا... سورج اب غروب ہونے کے مراحل میں پہنچ چکا تھا... پرندے اپنے گھروں کی جانب لوٹ رہے تھے.... وہ بڑس پر بیٹھی ہاتھ میں چائے کا کپ تھا مے خاموشی سے کھوئی ہوئی اس خوبصورت منظر کو دیکھ رہی تھی.... ڈوبتا سورج، پورا چاند، سمندر اور ٹھنڈی ہوا حیا کی کمزوری تھی... وہ جب بھی اس منظر کو دیکھتی اس میں کھو سی جاتی.. اور وہ یہ بات آج تک نہ سمجھ پائی تھی.... اسکو پیار، محبت، عشق وغیرہ پر بالکل بھی یقین نہیں تھا... لیکن جب جب بھی وہ ڈوبتے سورج، پورے چاند کو دیکھتی اس میں کھو سی جاتی...

حیا اپنی سوچوں میں گم تھی.... جب گاڑی کا ہارن بجنے سے وہ ہوش میں آئی... کھالی کپ میز پر رکھ کر وہ اٹھی اور نیچے کی جانب دیکھنے لگی... واؤو واٹ آبیو ٹیفل کار!! حیا کے منہ سے بے ساختہ نکلا.. پر یہ ہے کسکی غغ اس نے فورن نیچے کی جانب دوڑ لگا دی.... تیز تیز سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تو سامنے سے یشفا اور شاہ زین باتیں کرتے آتے دکھائی دیے... بہت پیاری ہے ماشا اللہ پر تمہیں اتنی مہنگی گاڑی لینے کی کیا ضرورت تھی ابھی دو ہفتے پہلے ہی تو تم نے گاڑی لی تھی اب پھر لے لی!! آپی آپکو تو پتہ ہے "شاہ زین عمر شاہ" کو جو چیز پسند آجائے وہ پھر اسے حاصل کر کے رہتا ہے... وہ اتراتے ہوئے فرضی کولر جھاڑتے ہوئے گویا ہوا....

کیا!!!! یہ تمہاری گاڑی ہے. حیا نے حیرت سے شاہ زین کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا... ہاں تو اور کیا!! پورے 90 لاکھ کی اٹلی سے اسپیشلی منگوائی ہے... مجھے بھی دیکھنی ہے.. وہ خوشی سے اچھلتی ہوئی بولی!! حیا شاہ زین کے ہمراہ پورچ میں آئی تو سامنے کھڑی اس جو بصورت اسپورٹس کار کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں چمک آگئی... شیزی یہ تو بہت پیاری ہے... آخر چوائس کسکی ہے... وہ مغرورانہ انداز میں گردن اکڑاتے ہوئے گویا ہوا.... چلو لونگ ڈرائیو پے چلتے ہیں.. کوئی ضرورت نہیں ہے.. تم جیسی فقیرنی لڑکی ایک ہینڈ سم لڑکے کے ساتھ اس گاڑی میں بالکل سوٹ نہیں کریگی... شاہ زین پلیرز بس ایک بار!! وہ معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولی... نووے ہرگز نہیں!! شاہ زین پلیرز تم تو میرے بیسٹ فرینڈ ہونا... اچھا چلو ٹھیک ہے.. دو منٹ میں ریڈی ہو کر آؤ!! وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا

تھینک یو سوچ شیزی!!... میں یوں گئی اور یوں آئی... وہ کپڑے چنج کر کے جلدی جلدی ہونٹوں

پرہلکی سی لپسٹک لگائے فی سینڈل پہن کے باہر آئی تو سامنے دیکھ کر چونک گئی... شاہ زین اور اسکی گاڑی دونوں وہاں سے گائب تھے... اس نے جھٹ سے پاؤچ سے فون نکالا اور شاہ زین کو کال ملائی... کہاں چلے گئے تم!! وہ مجھے ایک دم یاد آیا کے صبح تم نے ہی مجھے باتیں سنائی تھی نا اور میری گاڑی دیکھ کر تو تمھاری ٹون ہی بدل گئی۔ یہ سن کر حیا غصے سے پاگل ہوتی خود کو ملامت کرنے لگی... شیزی کے بچے میں تمھیں نہیں چھوڑونگی اللہ کرے تمھاری گاڑی پوری ہو جائے۔ اسکے سارے دروازے ٹوٹ جائیں

شاہ زین کا جاندار قہقہ ہوا میں بلند ہو گیا!!!

عزا عزا!!! اٹھ جاا یونیورسٹی جانا ہے.. وہ بلینکٹ کھینچتے ہوئے بولیں.. اماں!! سونے دیں نا کل سے چلی جاؤنگی.. عزا نے بلینکٹ واپس منہ پر اوڑھتے ہوئے جواب دیا.. ہائے کیا کروں اس لڑکی کا!! عزا پورے چار مہینے پہلے تیرا ایڈمیشن ہوا تھا.. تو نے ایک دفعہ یونیورسٹی کی شکل نہیں دیکھی.. صرف حسین کے اصرار پر میں نے تجھے آگے پڑھنے کی اجازت دی تھی... پر تو سدا کی نکمی نا پڑھتی لکھتی ہے نا ہانڈی چولھا کرتی ہے... لگے گھر جا کے زلیل کروانا ہے مجھے زخ.... اٹھ جائیں کہتی ہوں.. فرہ بیگم نے اب کی بار غصے سے بلینکٹ کو کھینچتے ہوئے کہا.. اماں!! پلیز کل سے چلی جاؤنگی ناا.... مطلب تو ایسے نہیں مانے گی... اب تجھے میری جوتی ہی اٹھائے گی رک زرا.... اور تو کیا کھڑا کھی کھی کھی کر رہا ہے جا میری وہ جوتی لے کے آ جس سے تیری بہن کی دھلائی کرتی ہوں.. جی میری پیاری امی جان جو آپکا حکم.. شایان مسکراتا ہوا تیزی سے باہر کی طرف بھاگا.... جوتی!!!!!! یہ سن کر عزا کی پوری کی پوری آنکھیں کھل گئیں.... جھٹ سے اٹھی اور

واشروم کی طرف بھاگ گئی...

امماں یہ لیں آپکی بنا گولیوں والی پسٹل.... شایان نے دانت نکالے ہوئے اماں کے ہاتھ میں جوتی پکڑائی.... اٹھ گئی ہے وہ نکمی! اور اب تو زرا مجھے یہ بتا کہ کل تو لڑکوں کو اسکول میں مار کے آیا ہے.... نن نن نہیں تو.. شایان ڈرتے ڈرتے پیچھے کی طرف کھسکنے لگا.. اس سے پہلے کے کہ شایان لونگ جنپ کا مظاہرہ کرتا فرح کی ہوائی چپل شایان کے کمر کو چھو کر زمین بوس ہو چکی تھی...

وہ چیک شرٹ پر جینز کے ساتھ جوگرز پہنے سیاہ سلکی بالوں کو بینڈ میں قید کیے. ہاتھوں میں رنگ برنگ بینڈز چڑھائے یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو چکی تھی.... فرح بیگم جوں ہی کمرے میں داخل ہوئیں بیٹی کا ہلیہ دیکھ کر انکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا.... ہائے میرے اللہ!!!! اس مائی منڈے سے اچھا تھا تو مجھے ایک اور بیٹا دے دیتا.... عزا تو کب سدھرگی غم اماں کے مزید دو ہتھڑوں نے اسکے کندھوں کی سیوا کر دی....

امماں!!!!!! کیوں مارتی ہیں آپ مجھے اپنے ان فولادی ہاتھوں سے..... میرے معصوم کندھوں سے برداشت نہیں ہو پاتا... وہ کندھا سہلاتے ہوئے چڑھ کر بولی!!! اتنے میں شایان آیا.. عزا آپی چلچو بلا رہے ہیں آپکو! کہتے ساتھ ہی بھاگ نکلا.... اوکے امی اب میں چلتی ہوں وہ بکس اور بیگ اٹھائے جانے ہی لگی تھی کہ فرح نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا... اور سن!! وہاں کسی لڑکے سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر کسی مجبوری پر بات کرنی پڑ جائے تو صرف بھائی کہنا ہے سمجھی!!!

اف اماں!!! ہو سکتا ہے۔ وہاں کوئی ایک ایسا ہو جو میرا بھائی نہ ہو اور غلطی سے میں اسکو بھائی بول دوں!! ہائے کتنا گناہ لے گا مجھے... استغفر اللہ!!! وہ شرارتی انداز میں ماں کو چڑاتے ہوئے بڑی معصومیت سے بولی.... عزز زازازاز!!!

وہ اتنی زور سے چلائیں کہ عزا کو اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونسنی پڑیں.. وہ فورن بکس اور بیگ اٹھائے باہر کی جانب بھاگ نکلی...

وہ آج شاہ زین کی نیو گاڑی میں یونیورسٹی جانے کے لیے بے حد ایکساٹڈ تھی... اسی لیے اسکی کال آنے سے پہلے ہی ریڈی ہو چکی تھی... جلدی جلدی ہاتھوں میں بکس لیے بیگ کندھے پر لٹکائے جوں ہی وہ روم سے باہر نکلنے لگی... فون پر بیل ہونے سے اسکے قدم وہیں رک گئے.... جھٹ سے ہینڈ بینگ سے فون نکال کر دیکھا تو شاہ کالنگ کے لفظ جگمگا رہے تھے.. حیا کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی... کال ریسپو کر کے فون کان سے لگایا... ہیلو حیا!!! آج میں تمہیں لینے نہیں آؤں گا میں نے حیدر بھائی کو کال کی پر انھوں نے اٹھائی نہیں... تم حیدر بھائی کے ساتھ آ جانا آج اوکے!!

پر تم کیوں نہیں آرہے غ غ حیا اداس لہجے میں گویا ہوئی... یارر آج میں اپنی نیو کار کے ساتھ اکیلا اینٹری کرنا چاہتا ہوں یونیورسٹی میں بٹ یو ڈونٹ وری!! کل آجاؤں گا تمہیں لینے اوکے!! شاہ زین نے دانت نکالے ہوئے کہا... حیا کو تو جیسے یہ سن کر آگ ہی لگ گئی... بھاڑ میں جاؤ تم!! بدتمیز

انسان!! حیا نے تپ کر جواب دیا.... شاہ زین نے قمقہ لگاتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی اور یونیورسٹی کی جانب دوڑا دی....

وہ یونی میں داخل ہوا اور گاڑی کو پارکنگ ایریا کی طرف بڑھا دیا.... وہاں پر کھڑے سب لوگوں کی نظر اس خوبصورت گاڑی پر پڑی!!!.. تو ہر کوئی اس جدید طرز پر بنی نیلے رنگ والی خوبصورت چمچماتی برہنڈ گاڑی کو دیکھ کر اش اش کر رہا تھا....

یقیناً یہ اپنا شاہ زین ہے.. وہاں کھڑے ایک لڑکے نے ہاتھ میں بکس پکڑے گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کھا... جو کہ شاہ زین کا جگری دوست شہیار تھا.... ظاہر ہے! پوری یونی میں اتنا فضول پیسا ایس پی عمر شاہ کے بیٹے کے پاس ہی ہو سکتا ہے.. آئے دن نئی گاڑی نئے فون!!!... دوسرے لڑکے نے قمقہ لگاتے ہوئے جواب دیا.... یہ شاہ زین کا دوسرا دوست ارسل تھا....

ہر کوئی بے صبری سے کھڑا اس گاڑی کے مالک کو دیکھنے کے لیے انتظار کر رہا تھا.... شاہ زین نے گاڑی پارک کی... اب مرر میں خود کا جائزہ لینے لگا... گاگلز اٹھا کر آنکھوں پر لگائے... بالوں کو ہاتھوں سے سیٹ کیا.... پرفیوم اٹھا کر شرٹ پر اسپرے کیا.... پرفیکٹ!! آج تو صرف لڑکیاں نہیں لڑکے بھی تیرے فین ہو جائیں گے.. "شاہ زین"... وہ خود کو آئینے میں دیکھ کر فخریہ انداز میں بولا.... اب وہ گاڑی کی چابی ہاتھ میں لیے فرنٹ ڈور کھولتا ہوا باہر نکلا.... جوں ہی وہ گاڑی سے باہر آیا... شاہ زین کے دوست بھاگ کر اسکے پاس جا پہنچے... جبکہ باقی اسٹوڈنٹس نے لمحہ بھر

رک کر اسے دیکھا... جب پتہ چلا کہ یہ گاڑی کسی اور کی نہیں بلکہ اس یونی کے مہمان شیطان کی ہے... تو سب لوگ اسے برا بھلا کہتے اپنی کلاس کی جانب روانہ ہو گئے....

اوپر سے! تو نے پھر فی گاڑی لے لی غنہ شہیار نے طنز مزاح کرتے ہوئے سوال کیا... یار بتاتا ہوں سب سے پہلے یہ بتا سر ہٹلر آئے ہیں آج غنہ.. شاہ زین نے ہمیشہ کی طرح آتے ہی سب سے پہلے سر خورشید کا پوچھا... جو یونیورسٹی کے سب سے سڑو اور جلا پرو فیسر تھے... یہ پوری یونی کے واحد پرو فیسر تھے جن سے شاہ زین جیسا شیطان بھی پناہ مانگتا تھا... یار آج تیری قسمت اچھی ہے سر ہٹلر نہیں آئے دو دن کی چھٹی پر ہیں لاہور گئے ہیں.. اب ہم دو دن آزاد ہیں.... کیا واقعی!! سچ بول رہے نا شیر غنہ شاہ زین نے خوشی سے نہال ہوتے پوچھا... بالکل سچ میرے جگر.... چلو پھر اسی خوشی میں آج سیلبریشن کرتے ہیں... آج میرا انڈیپینڈنس ڈے ہے!!... شاہ زین سر خورشید کے یونی نہ آنے پر گاڑی کی چھت پر چڑھ کر خوشی سے ناچتا ہوا بولا....

ابے چل نیچے اتر!! اور بتا گاڑی کب لی غنہ شہیار نے اسکی ٹانگ کھینچتے ہوئے کہا... کل ہی لی ہے... اٹلی سے منگوائی ہے اسپیشلی نوے لاکھ کی... واہ!!! شیر غنہ اور ارسل نے ہم آواز کہا... سب لوگ اپنی اپنی کلاس میں جا چکے تھے... شاہ زین اور اسکا گروپ سر خورشید کے یونی نہ آنے کی وجہ سے آج پوری یونی میں آوارہ گردی کرتے پھر رہے تھے... ان چند ایک لڑکوں نے پوری یونی

میں طوفان برپا کر رکھا تھا.... شاہ زین کے کہنے پر گراؤنڈ میں دو بڑے بڑے ڈیک لگا دیے گئے جس پر زور و شور سے میوزک چل رہا تھا.... شاہ زین اپنی گاڑی میں جبکہ اسکے دونوں دوست شہیار اور ارسل ہیوی بائیک پر بیٹھے یونیورسٹی کے اس وسیع گراؤنڈ میں ریسنگ کر رہے تھے.... ہر طرف شور و گل مچا ہوا تھا....

چلو!!! جلدی کریں نا مجھے دیر ہو رہی ہے... آج پہلا دن ہے یونی میں اور پہلے دن ہی لیٹ!! اوو پچھلے دس منٹ سے کھڑی مسلسل بولے جا رہی تھی.... ہاں بیٹا بس دو منٹ یہ وائر لگ جائے پھر گاڑی اسٹارٹ ہو جائیگی. حسین گاڑی کا بونٹ کھولے مسلسل اس وائر کو جوڑنے کی کوشش کر رہے تھے جسکی وجہ سے گاڑی پیچ راستے میں چلتے چلتے رک گئی تھی... یہ لو لگ گیا!! حسین نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا... چلو اب گاڑی اسٹارٹ کر کے دیکھو زرا... اوکے چلو!! وو فرنٹ ڈور کھولے گاڑی میں بیٹھی چابی کو ایک بار گھماتے ہی گاڑی اسٹارٹ ہو گئی.... چلو ہو گئی اسٹارٹ!!! وہ مسکراتے ہوئے بولی... چلو اب جلدی سے بیٹھو!! حسین فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئے... اور گاڑی کو یونیورسٹی کی جانب دوڑا دیا....

شاہ زین اور اسکے دوست اب گراؤنڈ میں کرسیاں لگا کر بیٹھ چکے تھے.... میوزک بھی کچھ دیر کے لیے بند کر دیا گیا تھا....

وہ دوڑتی ہوئی یونیورسٹی میں داخل ہوئی..... اب ایک جگہ رک کر آس پاس کا جائزہ لینے لگی.... تو سامنے کرسی پر بیٹھے تین لڑکوں کے علاوہ پورا گراؤنڈ کھالی تھا.. یہاں تو کوئی نہیں ہے اب ان سے ہی پوچھنا پڑیگا پرنسپل کا آفس!!... اماں نے کہا تمہا کسی لڑکے سے بات مت کرنا اور اگر مجبوری میں کرنی پڑ جائے تو بھائی بول دینا... وہ من ہی من سوچتے ہوئے چلتے چلتے ان تک پہنچ گئی...

وہ چلتی ہوئی ان لڑکوں تک جا پہنچی.. جو کسی بات پر زور زور سے ہنس رہے تھے... ایکسکیوزمی!!! عزا نے مسکراتے ہوئے کہا.... تینوں نے چونک کر اس لڑکی کی جانب دیکھا... شیزی!! مجھے لگتا ہے یہ لڑکی تجھ سے امپریس ہو گئی ہے. شہریار نے ہنستے ہوئے شاہ زین کے کان میں سرگوشی کی.... شاہ زین مسکراتا ہوا اٹھ کر اس لڑکی کی جانب پہنچا.... جی غ غ غ بھائی!!! کیا آپ میری ہیلپ کرینگے؟ ایکچوئیلی آج یونی میں میرا فرسٹ ڈے ہے. تو آپ مجھے بتا دیں کہ ایم اے فرسٹ ایئر کی کلاس کہاں ہے؟ اس نے قدرے شائستگی سے کہا.... لیکن شاہ زین تو ایسے اچھلا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو.... پیچھے شہریار اور ارسل کا ہنس ہنس کر برا حال ہو چکا تھا.... شاہ زین نے ایک غصیلی نظر ان پر ڈالی تو انکی ہنسی کو بریک لگا....

آفلورس وائے نوٹ!!! شاہ زین نے اسے پورا راستہ سمجھا دیا.... اوہ!! تمھیں کیو سوچ بھائی!! اس نے تہ دل سے شاہ زین کا شکریہ ادا کیا... جبکہ شاہ زین مٹھیاں بھینچتا رہ گیا... اوکے اب میں چلتی ہوں.... اب وہ شاہ زین کے بتائے ہوئے رستے کی جانب بڑھ گئی...

وہ چلتا ہوا شہریار اور ارسل کی جانب آیا جو عزا کے جاتے ہی پھر سے پاگلوں کی طرح زور زور سے ہنسنا شروع ہو گئے تھے.... ہنسنا بند کرو کمینو!!... وہ دانت بھینچتے ہوئے بولا.... ہا ہا ہا ہا... شہریار نے مزید قہقہے لگانے شروع کر دیے... یار تیری شکل دیکھنے والی تھی جب اس لڑکی نے تجھے بھت ہی پیار سے بھائی بولا اور تو اسکے سامنے اتنا شریف بنا کھڑا تھا.... ارسل نے اسے مزید جلاتے ہوئے کہا....

تو کیا ہوا اس نے مجھے بھائی بولا میں نے بھی اسے غلط راستہ بتا دیا سمپل!!! شاہ زین نے شانے اچکاتے جواب دیا

کیا!!! تو نے اسے غلط راستہ بتا دیا! ہا ہا ہا دونوں پھر سے ہنسنا شروع ہو گئے.... ہاں تو اور کیا!! کوئی بھی لڑکی شاہ زین کو بھائی بولے یہ ہو ہی نہیں سکتا...

وہ شاہ زین کے بتائے ہوئے رستے پر چلتی جا رہی تھی اور راستہ تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا.... یار کیا مصیبت ہے پہلے گاڑی خراب ہو گئی.. اب کلاس نمیں مل ری.... مجھے آنا ہی نمیں چاہیے تمھاری یونیورسٹی!! وہ اب ایک جگہ پر رک کر بیگ سے بوتل نکال کر پانی پینے لگی.... پانی پی کر بوتل واپس بیگ میں ڈال کر دوبارہ چلنے لگی.. تھوڑا سا آگے بڑھی تو پھر سے

وہی لڑکے گراؤنڈ میں کرسیوں پر بیٹھے نظر آئے.... یہ کیا غزب جب سمجھ میں آیا تو غصے سے چلتی ہوئی ان لڑکوں تک پہنچی!

او ہیلو مسٹر!!! وہ شاہ زین کو انگلی دکھاتے ہوئے بولی.... جی!! شاہ زین نے پھر سے کھڑے ہو کر اسی شریفانہ انداز میں کہا.... تم نے مجھے غلط راستہ کیوں بتایا غزب میں پوری یونی میں گھوم پھر کر وہیں آئی عزا نے غصے سے دانت بھینچتے ہوئے کہا....

اس لیے کیونکہ تم نے مجھے بھائی کہا... شاہ زین نے پر سکون لہجے میں جواب دیا...

واٹ!!!!!! آپکا دماغ تو ٹھیک ہے غزب

او ہیلو تمہاری آنکھیں تو ٹھیک ہیں غزب یہ دیکھو سامنے ایم اے فرسٹ ایئر کلاس!!! شاہ زین نے دانت نکالے ہوئے کہا... اس نے سامنے دیکھا تو چھوٹے سے بورڈ پر ایم اے فرسٹ ایئر لکھا ہوا تھا.... یہ دیکھ کر وہ غصے سے پاگل ہوتی خود کو کوسنے لگی....

حیا کلاس سے باہر آئی تو سامنے دیکھا کہ کوئی لڑکی شاہ زین کے ساتھ کھڑی لڑنے میں مصروف ہے... وہ چلتی ہوئی انکی طرف آئی

آئندہ مجھے یعنی "شاہ زین عمر شاہ" کو غلطی سے بھی بھائی لفظ نہیں بولنا سمجھی!!
اور تم دنیا کے سب سے بد تمیز انسان ہو... تمہیں تو اب میں بھائی ہی کہوں گی سمجھے بھئی!!!! وہ دانت بھینچتے ہوئے بولی...

شاہ زین کیا ہو رہا ہے یہاں. حیا نے ان دونوں کی جانب دیکھتے سوال کیا....
لوجی بس تمہاری کمی تھی!! یہ دیکھو تم جیسی مخلوق ہماری یونی میں آگئی....

شٹ اپ شیزی!!! حیا دانت بھینچتے ہوئے بولی... جبکہ عزامنہ کھولے حیا کو دیکھنے لگی... حیا تم غغ!!! عزا نے حیرانگی سے پوچھا... حیا نے بھی جب عزا کی جانب دیکھا.. تو خوشی سے چلائی عزا تم غغ!!! دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوشی سے اچھلنے لگیں.... جبکہ شاہ زین نا سمجھی سے کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا.... یار کتنے ٹائم بعد ملی ہو تم مجھے کہاں چلی گئی تھی...

بس یار بابا کی ڈیٹھ کے بعد ہم چلو کے گھر شفٹ ہو گئے تھے انکے گھر کے پاس ہی ایک بہت اچھا ٹیوشن تھا اس لیے اماں نے وہاں سے ہٹا کر چلو کے گھر کے پاس والی ٹیوشن میں ڈلوا دیا....

ٹیوشن چیلنج ہو گئی تھی مر تو نہیں گئی تھی نا میرے گھر کا راستہ تو پتہ تھا نا غغ جبکہ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا تم کہاں شفٹ ہوئی اسی شہر میں یا کہیں اور غغ یار اماں کا تو پتہ ہے نا تمہیں... کتنی سختی کرتی ہیں ہم پر!!

اچھا سب چھوڑو یہ بتاؤ اب تم اسی یونی میں پڑھو گی نا غغ حیا نے بے صبری سے پوچھا.... نہیں یار.... پھر... حیا افسردہ لہجے میں بولی.... میں یہاں پڑھنے نہیں بلکہ مزے کرونگی... کھاؤنگی پیونگی عیش کرونگی اور سب سے مزے کی بات اماں کی ڈانٹ سے بھی بچ جاؤنگی.... عزا نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا.... ہا ہا ہا ڈراما کوئین تم سات سالوں میں بھی نہیں بدلی. حیا نے تمسخرانہ مزاق اڑاتے کہا.... وہ تو میں ہوں یار. عزا فرضی کولر جھاڑتے ہوئے بولی...
بائے داوے یہ چھچھورا کون ہے... عزا نے شاہ زین کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ان دونوں کی ہی باتوں میں گم کھڑا تھا.. عزا کے دیے گئے لقب پر ایک دم چونکا... اس سے پہلے کے

وہ کچھ کھتا حیا جھٹ سے بول پڑی..... یہ چھچھورا بد قسمتی سے میرا کزن اور اس یونی کا مھان شیطان ہے.... اوہ!!! یہ تمھارا وہی بھکڑ کزن تو نہیں جسکا تم ٹیوشن میں مجھے بتاتی رہتی تھی کہ اسکول میں تمھارا لچ کھا جاتا تھا.....

جی مہترمہ میں وہی ہوں!!! شاہ زین نے دانت بھینچتے جواب دیا.... ہا ہا ہا دونوں نے مشترکہ قہقہہ لگایا.... چھوڑو اسے چلو کلاس میں چلتے ہیں ٹائم ہو گیا ہے... وہ دونوں کلاس کی جانب چل دیں جبکہ شاہزین مٹھیاں بھینچتا رہ گیا!!

شاہ زین بیٹا!! وہ لاؤنج میں صوفے پر لیٹا موبائل میں گیم کھیلنے میں مصروف تھا... جب علیناء بیگم ہاتھ میں باؤل پکڑے شاہ زین کے پاس آئیں... جی ماما!! وہ اٹھ کر بیٹھ گیا... بیٹا یہ میں نے حیا کے لیے ٹرائفل بنایا ہے اسے میرے ہاتھ کا بنا ٹرائفل بھت پسند ہے تم یہ اپنے ماموں کے گھر دے آؤ!! وہ باؤل اسکی جانب بڑھاتے ہوئے بولیں...

ماما!! وہ آپکے بیٹے کو ایک چائے کا کپ نہیں پوچھتی اور آپ اسے روز روز مزے مزے کی چیزیں بنا کر بھیجتی ہیں.... میں انھیں جا رہا اس چڑیل کو کچھ بھی دینے... وہ منہ بسورتے ہوئے واپس لیٹ گیا..

بیٹا میں کب اسے روز روز کوئی چیز بھیجتی ہوں.. اور جہاں تک تمھاری بات ہے تو تم اپنے گھر رہنے کے بجائے ہر وقت وہیں رہتے ہو لیشفا سے ہر وقت کچھ نا کچھ فرمائش کر کے بنوا لیتے ہو آخر تو وہ

تنگ آئیں گے نا!!!

مما کسی کو مجھ سے کوئی مسئلہ نہیں ہے.. بلکہ ممانی جان اور لیشفا آپی تو یہی کہتی ہیں کہ تم آتے ہو تو دل لگ جاتا ہے ہمارا ورنہ تو سارا دن ایسے ہی گزر جاتا ہے.... مسئلہ ہے تو صرف آپکی اس لاڈلی چڑیل حیا کو ہے وہ دانت پیستے ہوئے بولا....

اہم!! بس کرو کتنی دفعہ سمجھایا ہے اسے چڑیل چڑیل مت کہا کرو بھت اچھی بچی ہے وہ... چلو شاباش!! اٹھو اور دے کر آؤ اسے!! علینا بیگم بیٹے کو ڈپٹتے ہوئے بولیں...
ہاہ!! اچھی بچی!! وہ منہ بناتا علیناء بیگم کے ہاتھ سے باؤل لے کر باہر کی جانب بڑھ گیا...

شام کا وقت ہو رہا تھا۔ ٹھنڈی ہوا سانسوں کو تازگی بخش رہی تھی.. وہ کانوں میں ہیڈ فون لگائے آنکھوں کو نیم والے درخت پر گئے جھولے پر آہستہ آہستہ جھول رہی تھی... اور ساتھ ساتھ خود بھی گنگنا رہی تھی...

گاڑی کا ہارن بجا تو پتو کیدار نے گیٹ کھول دیا... شاہ زین اپنی گاڑی پورچ میں کھڑی کرتا ہوا ہاتھ میں باؤل لیے گھر میں داخل ہونے ہی لگا تھا کہ اسکی نظر جھولے پر بیٹھی حیا پر پڑی... اس نے باؤل سائیڈ پر رکھا... اور کچھ سوچتا ہوا آنکھوں میں شرارت لیے دبے دبے پاؤں چلتا درخت کے پاس جا پہنچا.. آہستہ سے درخت پر چڑھا اب ایک نظر حیا پر ڈالی جو آس پاس سے بے خبر، خوش کی دنیا سے کہیں دور پہنچی ہوئی تھی....

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے رسی کو آہستہ آہستہ کھولنے لگا.... جیسے ہی اس نے دوسری رسی کھولی.... حیا دھڑام سے جھولے سے نیچے جا گری.... اوئی اللہ!!! ہیڈ فون کانوں سے الگ ہو کر آنکھوں پے آگیا اور بال پورے بکھر کر چہرے پے آگئے جبکہ ایک پاؤں پوری طرح مڑ چکا تھا... وہ بندر کی سی چھلانگ لگا کر درخت سے نیچے اترا... حیا نے چونک کر آنکھوں سے ہیڈ فون ہٹا کر دیکھا تو سامنے شاہ زین کھڑا تھا... جو اسکی یہ حالت دیکھ کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا...

بتمیز انسان میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑونگی!!! وہ چیختے ہوئے بولی.... پہلے پکڑ تو لو!!! شاہ زین قہقہے لگاتا پوکٹ سے فون نکال کر اسکی ویڈیو بنانے میں لگ گیا.... حیا نے ہیڈ فون اتار کر نیچے پھینکا بالوں کو پیچھے کیا اور اب مڑے ہوئے پاؤں کو سیدھا کرتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی. پر بغیر سہارے کے اٹھنا مشکل ہو رہا تھا...

شاہ زین نے اسکی یہ جدوجہد دیکھ کر اپنی ہنسی کو بریک لگایا... اور بھت ہی شریفانہ انداز سے اپنا ایک ہاتھ اسے سہارا دینے کے لیے اسکی جانب بڑھایا... حیا نے اسے سنجیدہ دیکھ کر جیسے ہی اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تو شاہ زین اپنا ہاتھ واپس پیچھے لیجا کر مسکراتے ہوئے بالوں میں پھیرنے لگا....

جنگلی انسان!!!!!! وہ اتنا زور سے چلائی کہ جو بھی سنتا کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا... وہ غصے سے پاگل ہوتی ایک جھٹکے سے اٹھی... شاہ زین نے بھی بھاگنے کی تیاری پکڑ لی.... حیا نے ایک ہی قدم بڑھایا تھا کہ شاہ زین نے دوڑ لگا دی.... اچھا سوری!!! معاف کر دو نا چڑیل!!!!!! میں آج تمہارا قتل کر کے رہونگی شاہ زین!!!!!! وہ پورے لان میں کسی جنگلی بلی کی طرح پاؤں میں درد

ہونے کی باوجود بھی اسکے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی.. جبکہ شاہ زین بندروں کی طرح ساتھ ساتھ اسکی ویڈیو بناتا اسکے آگے آگے دوڑ رہا تھا.....

وہ آخر تھک ہار کر گھانس پر بیٹھ گئی اور زور زور سے سانس لینے لگی۔ درد کی شدت بھی بڑھ رہی تھی.... جبکہ شاہ زین موقع غنیمت سمجھ کر فورن پورچ کی طرف بھاگا اور باؤل اٹھا کر لایا... اووو چڑیل!! یہ لو ممانے تمہارے لیے ٹرائفل بھیجا تھا میں تمہیں یہی دینے آیا تھا۔ کھا کے بتا دینا کیسا لگا۔ وہ دانت نکالے ہوئے دور سے ہی اسے آواز دے کر باؤل کو زمین پر رکھ کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا...

حیا درد کی وجہ سے آہستہ آہستہ چلتی پورچ کی طرف آرہی تھی جبکہ شاہ زین آنکھوں پر گاگلز لگائے فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اب حیا پر ایک تسخراہ نظر ڈالی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی... حیا نے مسکراتے ہوئے جھک کر زمین سے باؤل اٹھایا۔ اور باؤل کا ڈھکن کھولے لگی... جوں ہی ڈھکن کھول کر دیکھا تو ٹرائفل پورا کا پورا ختم شد تھا.... یہ کیا!!! غ غ میرا ٹرائفل کہاں گیا غ حیا نے چونکتے ہوئے کہا....

"میں نے کھا لیا" شاہ زین کی شرارتی صورت زہن میں ناچنے لگی... آہ!!!!!! میں تمہیں نہیں چھوڑونگی شیزی!!!!!! تم نے "حیا زان شاہ" کا ٹرائفل کھا لیا۔ میں تمہارا قتل کر دوں گی... وہ چلاتے ہوئے بولی....

آج چودھوں کا چاند اپنی روشن چاندی اوڑھے پورے کینیڈا میں نور بکھیر رہا تھا.... اشعر کو ہمیشہ سے پورا چاند بھت بھاتا تھا... وہ کئی گھنٹوں بیٹھ کر بھی اس چمکتے چاند کو دیکھے تب بھی اسکا دل نہیں بھرتا... اسے عشق تھا اس پورے چاند سے...

وہ اس خوبصورت چاندنی رات میں بالکونی میں کرسی پر بیٹھا دوسری کرسی پر پیر ٹکائے گود میں لیپ ٹاپ رکھے کام کرنے میں مصروف تھا لیکن نظر تھی کہ پھر بھول بھٹک کر اس نور میں ڈوبے چاند پر جا ٹھہرتی.....

سدرہ خان روم میں آئیں تو لائٹس چل رہی تھیں پر اشعر روم میں موجود نہیں تھا.... وہ چلتی ہوئیں روم کے اندر بنی بالکونی میں آئیں تو اشعر کو کام میں مصروف پایا.... اشعر!!! چلو بیٹا اب سو بھی جاؤ رات ہو گئی ہے... پھر بھی کام میں گئے ہوئے سدرہ خان بیٹے کو ڈانٹتے ہوئے بولیں...

اشعر نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ ماما سو جاؤ گا کچھ دیر میں ابھی مجھے بس یہ فائل بنانی ہے آپ سو جائیں... وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے مصروف انداز میں جواب دیتے ہوئے بولا... بیٹا اتنی کونسی ضروری فائل ہے یہ جو ابھی ہی بنانی ہے.... ماما یہ بھائی کے ایک پروجیکٹ کی بھت امپورٹنٹ فائل ہے بھائی کے اوپر پھلے ہی بھت برڈن ہے کام کا... اسی لیے میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے دے دیں...

بیٹا پھر بھی کچھ دیر آرام تو کر لیا کرو آفس سے آ کر بھی آفس کے کام میں گئے رہتے ہو....

مما بس آج کی ہی تو بات ہے... کل سارا دن پوری فیملی ساتھ ٹائم سپینٹ کرینگے اور پرسوں ہم ویسے ہی پاکستان چلے جائینگے.... وہ مسکراتے ہوئے بولا....

میرا شہزادہ!!! سدرہ خان بیٹے کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں...

اور آپ میری "کوئین" اشعر نے بھی ماں کا ہاتھ چومتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا...

چلو اب جلدی سے کام ختم کر کے سو جانا اچھا!!!

اوکے مائے "بیوٹیفل کوئین" ..

سدرہ خان مسکراتے ہوئے روم سے باہر چلی گئیں جبکہ اشعر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا....

وہ ہاتھ میں بکس پکڑے کاندھے پر بیگ لٹکائے آہستہ آہستہ چل کر ڈائینگ روم میں داخل ہوئی۔ اور سب کو مشترکہ سلام کیا....

والیکم سلام بیٹا!!! یہ کیا! تمہارے پاؤں میں تو درد ہے.. پھر تم یونیوسٹی کیوں جا رہی ہو... آف لے لو آج... زیشان شاہ حیا کو دیکھ کر فکر مندی سے بولے...

تایا ابو!! آج میرا بھت امپورٹنٹ لیکچر ہے جو میں کسی بھی حال میں مس نہیں کر سکتی اس لیے جانا ضروری ہے...

لیکن بیٹا تم سے تو سہی چلا بھی نہیں جا رہا.. شاہ زین سے لے لینا نوٹس... عائشہ شاہ حیا کے پاؤں پر نظر ڈالنے ہوئے بولیں.... اُس اوکے! اتائی جان میں مینج کر لونگی... زیادہ پین نہیں ہے اب! وہ مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنے میں لگ گئی....

گاڑی کا بارن بجاتو حیا بکس اٹھا کر سب کو خدا حافظ کہتی باہر کی جانب روانہ ہو گئی..... وہ آہستہ آہستہ پاؤں اٹھاتی گاڑی کے پاس پہنچی۔ اور فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی... شاہ زین نے گاڑی سٹارٹ کر دی...

یہ آج تم کچھوے کی سپیڈ سے کیوں آرہی تھی... خیر تو ہے کہیں لنگڑی تو نہیں ہو گئی!!! وہ دانت نکالتے ہوئے بولا....

شٹ اپ شیزی!!!! تمہاری وجہ سے ہوا ہے یہ سب.. مجھے اتنی زور سے جھولے سے گرایا... اور میرا پاؤں بھی مڑ گیا.. پتہ ہے کتنا پین ہوا مجھے خ پوری رات نہیں سو سکی میں... اور بجائے مجھ سے شرمندہ ہونے کے تم مزاق اڑا رہے ہو میرا۔ وہ دانت بھینچتے ہوئے بولی...

اوہ!!!! تو تمہیں کس نے کھاتھا... تم دوسرے پلینٹ کی سیر کرنے چلی جاؤ... بندہ کوئی آس پاس کی خبر بھی رکھ لیتا ہے... سچ پوچھو تو مجھے تو اتنی ہنسی آرہی تھی جب تم اپنے پھٹے ہوئے ڈھول کی بے صوری آواز میں گانا گا رہی تھی.. گھر جا کر پوری ویڈیو دیکھی.. میرا تو ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا تھا... وہ اسے مزید چڑاتے ہوئے بولا....

حیا کے ذہن میں ایک دم جھماکا ہوا... مجھے یاد آیا تم نے پھپھو کا بھیجا ہوا ٹرائفل کیوں کھایا.. بھوکے نریدے انسان!!!! اس نے بکس اٹھا کر زور سے شاہ زین کے کندھے پر پٹکتے ہوئے کھا...

آہ!!! چڑیل وہ گاڑی کو روکتے ہوئے ایک ہاتھ سے کندھا سہلانے لگا... حیا اس پر ایک غصیلی

نظر ڈالے فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی سے باہر نکلی اور یونیورسٹی میں داخل ہو گئی.... جبکہ شاہ زین اسے کوستا ہوا گاڑی پارک کرنے لگا....

وہ کلاس میں داخل ہوئی... تو اسکی نظر کلاس کی آخری بینچ کے پاس کھڑی بلیک پینٹ پر میرون چیک شرٹ پہنے عزا پر پڑی جو دوسری لڑکی سے مسلسل بحث کرنے میں مصروف تھی... (کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں بیٹھنے کی یہ میری بیسی کی سیٹ ہے اٹھو یہاں سے ابھی کے ابھی وہ شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے اس لڑکی کو دھمکی دے رہی تھی...
نہیں اٹھونگی یہ میری سیٹ ہے سمجھی!! میں روزانہ یہیں بیٹھتی ہوں تم کہیں اور جا کر بیٹھو دوسری لڑکی بھی ڈھیٹ تھی جو اس سیٹ سے ایک قدم بھی دور ہٹنے کے لیے تیار نہ تھی....

مطلب تم ایسے نہیں مانو گی.. عزا شرٹ کی آستینیں چڑھاتے ہوئے بولی.... نہیں مانو گی کیا کر لو گی تم دوسری لڑکی جھٹکے سے سیٹ سے اٹھتے عزا کے سامنے کھڑی ہو گئی)...
ارے ارے عزا کیا کر رہی ہو تم کیوں لڑ رہی ہو!! حیا نے جلدی سے آکر عزا کو بازو سے پکڑا جو اس لڑکی کو تمپھڑ جڑنے ہی والی تھی...
ہاتھ چھوڑو حیا!! میں اس لڑکی کو یہاں نہی بیٹھنے دوں گی یہ ہماری جگہ ہے... وہ حیا سے اپنی بازو چھڑانے کی جدوجہد کرتے ہوئے بولی...

ارے بھی ہماری جگہ یہ نہیں ہے... سب سے آگے والی سیٹ پر ہے میں روزانہ وہیں بیٹھتی ہوں... اور یہ اس لڑکی کی ہی جگہ ہے.. چلو یہاں سے...

ارے بے وقوف!! آج سے تم میرے ساتھ یہیں بیٹھا کرو گی... پیچھے بیٹھنے کے تو کسی ٹیچر کی نظر بھی نہیں پڑا کریگی اور ہم باتیں کیا کرینگے مزے سے... وہ مسکراتے ہوئے آہستہ سے حیا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی...

تمہیں تو میں بتاتی ہوں سیدھی شرافت سے آگے چلو سمجھی نکمی لڑکی!! حیا اسے بازو سے گھسیٹتے ہوئے سب سے اگلی سیٹ پر جا پھنچی... بیٹھو یہاں شرافت سے... عزا افسردہ ہوتی بینچ پر بکس پٹکتے بیٹھ گئی... حیا نے بھی کندھے سے بیگ اتار کر سیٹ پر رکھا اور بینچ پر بیٹھ گئی.... یار کیا مصیبت ہے!! پیچھے بیٹھ جاتے نا آرام سے.... عزا معصوم سی شکل بنائے اس سے منت کرنے لگی... کوئی ضرورت نہیں ہے. سارا امیج خراب ہوگا پچھلی سیٹ پر صرف نکمی لڑکیاں بیٹھتی ہیں.. اور کم سے کم میں اتنی بھی نکمی نہیں ہوں کے بیک بینچس کا عمدہ لے لوں اب عزت سے بکس نکالو اپنی سر آگے ہیں.... وہ تیرے سیدھے منہ بناتی بیگ سے بکس نکالے لگ گئی....

وہ دونوں کلاس سے فارغ ہو کر اب کیفیٹیریا جانیں لگیں.... حیا کیا ہوا یار اتنا سلو سلو کیوں چل رہی ہو آج!! عزا نے اس کے پاؤں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا.... بتاتی ہوں یار پھلے تم کچھ کھانے کے لیے آؤ بھت بھوک لگ رہی ہے... وہ کہتے ساتھ ہی کرسی پر ڈھے گئی...

اچھا ٹھیک ہے لاتی ہوں.....

یہ لو گرما گرم رول اور برگر.... وہ اسکی جانب پلیٹ بڑھاتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئی... حیا نے برگر اٹھا کر کھانا شروع کیا... چلو بتاؤ اب کیا ہوا تمہارے پاؤں میں...

یار وہ کمینا، بدتمیز، انسان اس نے مجھے کل جھولے سے گرا دیا۔ اور میرا پاؤں مڑ گیا.... کیا!!!! اس چھپھورے نے گرایا تمہیں...

ہاں یار پھلے جھولے سے گرایا، پھر میری ویڈیو بنائی، مجھے پورے لان میں اپنے پیچھے بھگایا، اور سب سے بڑی بات کہ پھپھو نے جو مجھے اسکے ہاتھ ٹرائفل بنا کر بھیجا تھا.. وہ بھی اس بھوکے نذیر نے راستے میں کھا لیا اور مجھے کھالی باؤل پکڑا دیا.... وہ دکھی انداز میں بولی...

ہو کتنا بدتمیز ہے یہ انسان!! تم نے کچھ کھا نہیں پھر اسے خ خ
یار میں کیا کر سکتی تھی... اس نے مجھ سے آج تک اتنے ہنگے لیے.. پر میں اس سے کبھی بدلہ نہیں لے سکی.... کبھی کبھی تو میرا دل چاہتا ہے اسکا موبائل توڑ دوں یا اسکی گاڑی کا حشر کر دوں پھر اسے پتہ لگے کہ آئندہ مجھ سے پنگا لینا ہے یا نہیں.. پر میں کچھ کر ہی نہیں سکتی.... وہ افسردہ لہجے میں اپنا دکھ بیان کرتے ہوئے بولی....

گڈ آئیڈیا!!!! حیا کیا آئیڈیا دیا ہے تم نے یار!! وہ خوشی سے جھومتے ہوئے بولی....

کون سا آئیڈیا خ حیا نے چونکتے ہوئے پوچھا....

پہلے تم یہ بتاؤ تمہیں اس سے بدلہ لینا ہے یا نہیں خ خ

کیوں نہیں میں تو اسے ایسا سبق سکھانا چاہتی ہوں کہ ساری زندگی یاد رکھے... حیا نے دانت

بھینچتے ہوئے جواب دیا....

بدلہ تو اس سے میں نے بھی لینا ہے اس نے مجھے میرے پھلے دن ہی پوری یونیورسٹی میں گھمایا
مجھے غلط راستہ بتا کر... اب سمجھو ہم دونوں کا بدلہ پورا!!! وہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرا کر بولی...
پر کیسے کچھ بتاؤ بھی تو سہی!! حیا نے بے صبری سے پوچھا....
بس ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ.. عزائے اپنی پورے پلیننگ سمجھا دی...
ڈیٹس گریٹ آئیڈیا یا!! اب پتا چلے گا اس بندر کو اس نے پنگا کن مہان ہنستیوں سے لیا
ہے... وہ دونوں تالی بجاتے ہوئے ہنسنے لگ گئیں لگیں....

فون پر مسلسل بیل ہو رہی تھی... وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتا ہوا صوفے سے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل
کی طرف آیا... فون اٹھا کر دیکھا تو ییشفا کی ویڈیو کال آرہی تھی... اس نے کال پک کر کے موبائل
کی سکرین چہرے کے سامنے کر لی....
ہیلو!! مسٹر اشعر کیسے ہو غز

میں ٹھیک ہوں مس ییشفا آپ سنائیں کیسے یاد کر لیا مجھے... وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے ییشفا سے
گویا ہوا....

بس!!! سنا ہے بڑے بڑے لوگ آرہے ہیں!! میں نے سوچا پوچھ لوں کھیں یہ سچ تو نہیں غز غز
کیا اس حیدر نے بتا دیا... میں نے اس کمینے کو کتنا منع کیا تھا... پر کوئی راز اسکے پیٹ میں کُکے
تب نا!! وہ خفگی سے بولا

ارے ارے کول ڈاؤن!! انہوں نے صرف مجھے بتایا ہے... اور وہ بھی اس لیے کہ تمہارے اور پھپھو کے لیے مزے مزے کے کھانے بنوائے جائیں... باقی تو تمہارے مطابق گھر میں کسی کو کانوں کان خبر ہی نہیں ہونے دی....

یار کوئی تکلف کرنے کی ضرورت نہیں ہے... میں نے حیدر کو بھی صرف اس لیے بتایا کہ وہ ہمیں کل ائیر پورٹ لینے آجائے بس!! ورنہ تو اسے بھی نہ بتاتا... سہی کیا تم نے!

اچھا مجھے ایک بات بتاؤں اشعر نے کچھ یاد آتے ہی فورن یشفا سے سوال کیا... وہ تم نے مجھے اس دن اپنی کچھ پکچرس شیئر کیں تھیں۔ اس میں ایک لڑکی بھی تھی وہ کون ہے غنہ یشفا ایک دم چونکی... کون سی لڑکی غنہ

یار وہی جس میں اس لڑکی نے بلیک ڈریس پہنا ہوا تھا اور تمہارے ساتھ کھڑی تھی... اوہ اچھا وہ!!! یشفا نے وہ کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا...

وہ اصصل میں وہی لڑکی ہے جسکو تم نے بچپن میں زوردار تمپڑ مارا تھا.. یشفا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا... اچھا اب میں چلتی ہوں بھت کام ہیں پھر بات کرینگے وہ کہتے ساتھ ہی کال بند کر گئی.. جبکہ اشعر ماضی کے اس گزرے محلے میں کھو گیا.....

(زمان شاہ ان دنوں اپنی بیگم اور تینوں بچوں یعنی یشفا حیا اور شاہ زین کے ہمراہ کینیڈا آئے ہوئے تھے... اس وقت اشعر چودہ سال کا تھا..... سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے چائے پینے کے ساتھ ساتھ

خوش گپیوں میں مصروف تھے..... جبکہ اشعر اور یثفا ویڈیو گیم کھیل رہے تھے..

شیزی!! کہاں چھپے ہو تم میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں تمہیں.... وہ پنک کمر کا فراک پہنے
سات سالہ معصوم سی بچی سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے شاہ زین کو آوازیں لگا رہی تھی... شاہ زین اور حیا
پورے گھر میں لکا چھپی کھیل رہے تھے پر اس بار حیا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ شاہ زین کس
جگہ جا چھپا ہے وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر کے پورشن میں جا پہنچی.....

شیزی کہاں ہو تم غ غ غ وہ خوفزدہ سی ہوتی جگہ جگہ اسے تلاش کر رہی تھی کہ سامنے والے روم سے
کسی کھٹ پٹ کی سی آواز آتی سنائی دی... وہ ڈرتے ڈرتے اس روم کی جانب آئی.. دروازہ آدھا کھلا
آدھا بند تھا.... اس نے آہستہ سے روم کا دروازہ کھولا تو شاہ زین پر نظر پڑی جو کسی کاپی سے ورق
پھاڑ پھاڑ کر کاغذ سے جہاز بنا کے اڑا رہا تھا...

شیزی!! میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں تم یہاں کیا کر رہے ہو غ غ غ
ارے حیا یہ دیکھو میں جہاز اڑا رہا ہوں!! شووووو!!!!!! وہ کاغذ کا بنایا جہاز ہاتھ میں تھامے
پورے کمرے میں گول گول گھوم رہا تھا....

واؤووو!!! مجھے بھی اڑانا ہے جہاز!! وہ خوشی سے اچھلتی ہوئی بولی...

یہ لو کاپی اس میں سے پیچ پھاڑ کر بنا لو.... وہ ٹیبل سے دوسری کاپی اٹھا کر لے آیا اور حیا کے
ہاتھ میں تھما دی....

حیا شاہ زین کے ہاتھ سے کاپی تھام کر کاریٹ پر بیٹھ گئی.. اب کاپی سے ورق پھاڑ پھاڑ کر
ڈھیر سارے جہاز بنانے لگی....

وہ جہاز بنانے میں اتنی محو ہو چکی تھی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کب شاہ زین روم کا دروازہ بند کر کے وہاں سے غائب ہو چکا تھا....

شووووووو شووووووووو!!! وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے کاغز کا جہاز ہاتھ میں تھامے پورے کمرے میں گول گول گھوم رہی تھی کہ اشعر دروازہ کھولتا ہوا روم میں داخل ہوا.... اس نے سامنے دیکھا تو ایک دم چونک گیا پورے کمرے میں جگہ جگہ کاغز کے بنے جہاز بکھرے ہوئے تھے اور ایک طرف کاپیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا.... وہ غصے سے بھرا چلتا ہوا حیا کی جانب آیا اور زور سے بازو سے پکڑ لیا.... یہ سب کیا ہے حیا غوغا وہ دانت بھینچتے ہوئے بولا....

اشعر بھائی میں جہاز اڑا رہی تھی!... وہ سہمتے ہوئے اشعر کی جانب دیکھتے ہوئے بولی.. اشعر نے ایک زوردار تھپڑ حیا کے منہ پر مارا... یہ میری اسکول کی کاپیاں تھیں جس پر میں نے اتنی محنت سے اپنا کام لکھا ہوا تھا اور تم نے سب کی سب پھاڑ دیں!!!!!! وہ زور سے چلاتے ہوئے بولا....

اس معصوم سی گریٹا نے ایک نظر اٹھا کر اشعر کی جانب دیکھا اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں وہ چلا چلا کر روتی ہوئی نیچے کی جانب بھاگ گئی.... اور اشعر مٹھیاں بھینچتا رہ گیا.... کیا ہوا بیٹا کیوں رو رہی ہو غوغا سدرہ خان جلدی سے اٹھ کر حیا کے پاس آئیں.... بڑی پھپھو مجھے اشعر بھائی نے مارا ہے.... وہ بھت برے ہیں!!!!!! وہ زور زور سے روتے ہوئے بولی....

شاہ زین حیا کو روتا دیکھ کر دانت نکال کر ہنسنے لگا.... اشعر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا....

کوئی بات نہیں بیٹا آپ نے کچھ کیا ہوگا تو انھوں نے آپکو ڈانٹا ہو گا زمان شاہ بیٹی کے گالوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولے.....

اشعر کیوں مارا تم نے حیا کو غم سدرہ خان نے غصے سے پوچھتے ہوئے کہا....
مما اس نے میری ساری کوپیس پھاڑ دیں جس پر میں نے اپنا پورا اسکول ورک کیا ہوا تھا اسی لیے میں نے اسکو تھپڑ مارا.....

حیا یہ کیا کیا آپ نے غم اشعر کی ساری کوپیس پھاڑ دیں غم انعم بیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں....

مما مجھے نہیں پتا تھا یہ اشعر بھائی کی کوپیس ہیں.. وہ اشعر کی جانب ایک غصیلی نظر ڈالے ہوئے پھر سے رونا شروع ہو گئی....

بیٹا کوپیس جسکی بھی ہوں. آپکو پھاڑنی نہیں چاہیے تھیں بہت بری بات ہے سوری کرو ابھی اشعر سے!!

مجھے نہیں کرنی ان سے سوری!! یہ بہت گندے ہیں انھوں نے مجھے تھپڑ مارا ہے... وہ تیرے سیدھے منہ بناتی باہر کی جانب بھاگ گئی).

اشعر کے فون کی ٹون بجی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا.... اس نے موبائل کی اسکرین کھولی اور حیا کی تصویر کو زوم کر کے دیکھنے لگا...

اوہ!!! تو اشعر عثمان علی خان,, تم ایک بے وقوف لڑکی پر دل ہار بیٹھے ہو!! وہ مسکراتے ہوئے

بولا....

وہ چلتا ہوا بالکونی کی طرف آیا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا....
جلد ہی ملاقات ہوگی تم سے مس حیا زمان شاہ,, وہ مسکراتے ہوئے اس چمکتے چاند کو دیکھنے لگا....

حیا سامان لائی ہوناغ غغ

ہاں یار لے آئی ہوں یہ پکڑو... وہ عزا کو بیگ تمھاتے ہوئے بولی... اچھا میں کام پہ لگتی ہوں تم
آس پاس دیکھتی رہنا اوکے!!

ٹھیک ہے یارر پر مجھے بھت ڈر لگ رہا ہے اگر شیزی کو پتہ چل گیا کہ یہ ہم نے کیا ہے
توووووغ غغ

توغ غ کیا بگاڑ لیگا وہ ہمارا!! عزا نے بے فکری سے جواب دیا....
یارر پھر وہ مجھے کبھی نوٹس نہیں دیگا اور نہ تو تم اتنی انٹی لیجینٹ ہو نہ میں ہم پیپرز کیسے دینگے

پھر غغ

یارر حیا بے فکر رہو... اس چھچھورے کے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ چلیگا کہ یہ سب ہم نے کیا
ہے... اب تم ریلیکس رہو اور آس پاس دیکھتی رہنا وہ کہتے ساتھ ہی اپنا کام کرنے لگ گئی... جبکہ
حیا پریشان ہوتی گاڑی کے پیچھے سے چھپ چھپ کر ادھر ادھر نظر دوڑانے لگی....

لووو ہو گیا... دو خوشی سے جھومتے ہوئے بولی... حیا نے مڑکر گاڑی کی طرف دیکھا تو اسکی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں.... واؤ یارrrrr بیوٹیفل تم نے تو کمال کر دیا! میری جان!!!
عزا کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہوتا مائے ڈیئر بیسی!! وہ گردن اکڑائے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولی...

اچھا اچھا بس کرو اب جلدی چلو یہاں سے اس سے پھلے کہ کوئی دیکھ لے....
سوری یار معاف کر دینا ہم نے تمہارا دل دکھایا پر اس کمینے کو سبق سکھانا بھت ضروری تھا فی تو پتہ نہیں کتنی معصوم لڑکیاں اسکے ہاتھوں بے وقوف بنتیں... وہ گاڑی کو دیکھتے ہوئے افسردہ لہجے میں بولی...

ہاھاھا ڈرامہ کوئین بس کرو اور چلو اب جلدی!! حیا اسے بازو سے کھینچ کر کلاس کی جانب روانہ ہو گئی....

وہ دوستوں کو خدا حافظ کہتا آنکھوں پر ڈارک گلاس چڑھاتا ہوا پارکنگ ایریا کی جانب روانہ ہو گیا...

وہ دونوں درخت کے پیچھے چھپی چھپی شاہ زین کو آتا دیکھ رہی تھیں...
حیا جلدی بھاگو اور گھبراننا نہیں سمجھی!! بالکل نارملی ریسکٹ کرنا... جیسے تمہیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے اوکے!! عزا نے حیا کو کاندھوں سے پکڑ کر سمجھاتے ہوئے کہا...
ہممم ٹھیک ہے یارrrrr... لیکن مجھے بھت ڈر لگ رہا ہے اگر اسے شک ہو گیا تووو!!!

اففف یارر بھت ہی بے وقوف قسم کی لڑکی ہو تمم... انھیں پتہ چلیگا اسے... بس تم کوئی الٹی سیدھی بکواس مت کر دینا اور جیسا سمجھایا ہے ویسا کرنا سمجھی!! چلو اب جلدی جاؤ....

یا اللہ بچا لینا!! کھیں اس کمینے کو شک نا ہو جائے انھیں تو گھروالوں سے میری شامت آ جائیگی... وہ آسمان کی طرف نگاہ کیے دعائیہ انداز میں بولی اور اپنے قدم گاڑی کی جانب بڑھا دیے...

وہ چابی کو انگلی میں گول گول گھماتا سیٹی بجاتا ہوا گاڑی کی طرف آیا تو ایک دم چونک گیا.... ارے یہاں تو میں نے اپنی کار کھڑی کی تھی.... پھر یہ اپنی کھٹارا کون چھوڑ گیا

یہاں غ غ غ وہ گاڑی کو دیکھتا ہوا بولا جس پر بڑی مہارت سے گاڑی کے ہر طرف رنگ برنگے رنگوں کا سپرے پینٹ کیا گیا تھا.... گاڑی کے چاروں دروازوں پر کسی نوکیلی چیز سے بڑے بڑے اسکریش ڈالے گئے تھے.... اور چاروں پہیوں کو جگہ جگہ سوراخ کر کے پنکچر کر دیا گیا تھا.... گاڑی کی حالت اتنی بری تھی کہ کوئی بھی پہچاننے سے انکاری ہوتا... کہ یہ وہی برینڈڈ اسپورٹس کار ہے جو شاہ زین کے والد نے اسے محض دو دن پہلے ہی لے کر دی تھی....

اس نے آس پاس نظر دوڑائی پر اسے اپنی نیلی چھمپاتی برینڈڈ کار کھیں بھی دکھائی نہ دی.... وہ چلتا ہوا واپس اسی کار کی طرف پہنچا....

شاہ زین چلیں غ غ غ وہ ہاتھ میں بکس پکڑے کاندھے پر بیگ لٹکائے نورمل انداز میں بولی...

پہلے کار تو مل جائے!!! وہ برا سا منہ بناتا ہوا بولا...

کیوں کہاں گئی تمھاری کار غ غ غ حیا نے چونکتے ہوئے پوچھا....

عزا درخت کے پیچھے کھڑی شاہ زین کی یہ حالت دیکھ کر محفوظ ہو رہی تھی اور ساتھ ساتھ موبائل

میں ویڈیو بنا رہی تھی.... جبکہ حیا بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی....

لیکن شاہ زین کی دل خراش چیخ پر وہ دونوں ہی اپنی جگہ پر ڈر کر اچھل پڑیں!!

کک کک ہوا شاہ زین تم ٹھیک تو ہو بھوت دیکھ لیا کیا غم حیا نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا....

یہ تو میری ہی کار ہے!!!! وہ گاڑی کے اندر لٹکے ہوئے \$ لاکٹ کو دیکھتے ہوئے بولا جو اس

نے کل ہی خرید کر لگایا تھا.... اب اس نے اپنی تسلی کے لیے جلدی سے چابی نکالی اور فرنٹ ڈور

میں ڈالی. چابی کو ایک ہی دفعہ گھمانے سے گاڑی کا دروازہ کھل گیا....

حیا مسلسل آیت الکرسی کا ورد کر رہی تھی...

کس نے کیا میری گاڑی کا یہ حال غم غم وہ زور سے چلاتے ہوئے بولا

مجھے کیا پتہ میں تو ابھی تمہارے سامنے آئی ہوں یہاں.... وہ سکون سے جواب دیتے ہوئے

بولی جبکہ شاہ زین کو اس طرح پھلی بار غصے میں دیکھ کر وہ اندر اندر خوفزدہ ہو رہی تھی...

یقیناً تم نے پھر کسی سے پنگا لیا ہو گا... جو اس نے تمہاری گاڑی کا یہ حال کر دیا...

چھوڑوں گا انھیں.... بس ایک دفعہ!! بس ایک دفعہ وہ مجھے مل جائے جس نے بھی میری

گاڑی کا یہ حال کیا ہے تم دیکھنا حیا میں اپنے ہاتھوں سے اسکی جان لوں گا... شاید وہ جانتا انھیں

ہے اس نے ایس پی عمر شاہ کے بیٹے سے پنگا لیا ہے!! شاہ زین غصے سے مسٹیاں بھینچتے ہوئے

بولا....

گاڑی کا یہ حال دیکھ دیکھ کر شاہ زین کو تپ چڑھ رہی تھی...

"میری گاڑی".... بے بسی سے اسکی شکل رو دینے والی ہو گئی تھی.... حیا نے تاسف سے اسے

دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا....

جبکہ درخت کے نیچھے کھڑی عزا کیمہ بند کرتے ہوئے اسکی اس حالت پر قہقہے لگا رہی تھی....

وہ تیار ہو کر ہاتھ میں موبائل پکڑے پورچ کی طرف آئی اور حیدر کو کال ملانے لگی... ایک ہی بیل پر کال ریسپو کر لی گئی... حیدر آپ لوگ ابھی تک آئے کیوں نہیں غم میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں آپ لوگوں کا....

ہاں یار ہم لوگ ایئر پورٹ سے سیدھا علینہا پھپھو کی طرف چلے گئے تھے.. بس ہم راستے میں ہیں.... علینہا پھپھو بھی ہمارے ساتھ آرہی ہیں...

کیا واقعی!!!!!! یہ تو بھت اچھا کیا آپ نے کتنے ٹائم بعد ہم سب ایک ساتھ اکٹھے بیٹھیں گے... اب آپ لوگ جلدی آجائیں بس!!! ایشفا خوشی سے نہال ہوتے بولی... اوکے بس ہم پہنچ گئے سمجھو.... حیدر نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا...

وہ لان میں آکر ادھر سے ادھر ٹہلنے لگی... کہ گاڑی کا ہارن بجا چوکیدار نے گیٹ کھول دیا... وہ مسکراتی ہوئی پورچ کی جانب آئی... حیدر نے پورچ میں گاڑی کھڑی کی اور باہر نکل کر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا تو سدرہ بیگم اور علینہا بیگم گاڑی سے باہر آئیں.... اشعر آنکھوں سے گاگلز ہٹاتا ہوا بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے گاڑی سے باہر آیا....

اسلام علیکم پھپھو!!! وہ مسکراتے ہوئے سدرہ بیگم سے گلے ملنے لگی.... والیکم اسلام... کیسی ہے میری پیاری بیٹی زخ میں بالکل ٹھیک... آپ کیسی ہیں زخ میں بھی بالکل ٹھیک بیٹا اللہ کا کرم ہے....

علیناء پھپھو آپ کیسی ہیں.. کتنے ٹائم بعد آج آپ ہمارے گھر آئی ہیں میں شاہ زین سے روز کہتی ہوں پھپھو کو لے آیا کرو پر آپ آتی ہی نہیں... میں بالکل ٹھیک بیٹا بس گھر میں ہی اتنی مصروف رہتی ہوں... وہ یشفا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں....

آہم آہم بھی ہم بھی کھڑے ہیں یہاں... اشعر نے مسکراتے ہوئے یشفا کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا....

یشفا نے اشعر کی جانب دیکھا تو حیران رہ گئی.... وہ اب چلتی ہوئی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی... کیسے ہو مسٹر اشعر، ماشاء اللہ بھی تم تو کافی ہینڈ سم ہو گئے ہو... یشفا کی بات پر سب ہی ہنس پڑے....

آخر بھائی کسکا ہے بھی... حیدر نے اشعر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فخریہ انداز میں کہا....

جی جی آپ ہی کہ بھائی ہیں ہمارے تو کچھ لگتے ہی نہیں... یشفا نے شکوہ کنہ انداز میں کہا....

ہاھاہا چلو بھی نچو اب اندر بھی لے چلو یا یہیں کھڑے لڑتے رہو گے زخ سدرہ بیگم نے بے صبری سے کہا....

جی چلیں نا پھپھو!! یشفا مسکراتے ہوئے ان سب کو لے کر اندر بڑھ گئی... حیدر اور اشعر سامان اٹھا کر پیچھے پیچھے چلنے لگے....

وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے.... تو عائشہ شاہ کچن میں کھانا بنانے میں محو تھیں جبکہ زیشان شاہ ٹی وی پر ٹاک شو دیکھ رہے تھے...

اما بابا دیکھیں کون آیا ہے یشفا نے ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کھا... زیشان شاہ اور عائشہ شاہ کی نظر جب ان پر پڑی تو ایک دم چونک گئے....

بھابی آپ!!! آپ لوگ کب آئے بتایا بھی نہیں غ غ وہ سدرہ خان سے گلے ملنے لگیں... بس ہم نے سوچا سبکو سپرائس دے دیں... سب لوگ ایک دوسرے سے حال احوال پوچھنے لگے...

ارے بھی حیا کہاں ہے ابھی تک آئی کیوں نہیں غ غ غ بس آنے والی ہے پھپھو یشفا نے سدرہ خان کی جانب دیکھتے ہوئے جواب دیا... حیا کا نام سنتے ہی اشعر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ چھا گئی....

وہ بلیک شرٹ پر براؤن لیڈر جیکٹ اور بلیک پینٹ پر بلیک ہی شوز پہنے گیلے بالوں پر ہاتھ پھیرتا فریش ہو کر سیڑھیاں اترتا نیچے آیا اور لاؤنج میں داخل ہوا...

اما مجھے ایک دوست کی کال آئی ہے اس نے مجھے ابھی بلایا ہے میں تھوڑی دیر میں آجاؤنگا.... بیٹا کھانا تو کھاتے جاؤ... عائشہ شاہ نے اشعر کی جانب دیکھتے کھا....

ممائی جان بس میں تھوڑی دیر میں واپس آ رہا ہوں کھانا آکر کھاؤنگا....

ٹھیک ہے بیٹا! خیال سے جاؤ اور جلدی آنا...

جی ممائی جان!! وہ کہتے ساتھ ہی باہر کی جانب بڑھ گیا....

یا اللہ مجھے میرے ہٹلر ڈیڈ سے بچا لینا اگر انکو پتا لگ گیا کہ انکے نوے لاکھ کی گاڑی کا یہ حشر
ہوا ہے تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑینگے.... یا اللہ پلیز بچا لینا میں پوری یونیورسٹی کی فقیروں میں دس
دس روپے بانٹوںگا.... اور اس چڑیل فقیرنی حیا کو تو پورے بیس روپے دونگا... بس مجھے بچا لینا
آمین!!!! وہ گھر کے باہر کھڑا پچھلے پندرہ منٹ سے دعائیں کر رہا تھا اب گھر کے اندر داخل
ہوا.... اب بیگ کو سونے پر پھینکا اور آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا آس پاس دیکھنے لگا پر گھر میں کوئی
بھی موجود نہ تھا....

مما کھاں ہیں آپ غ غ ڈیڈ کھاں گئے آپ لوگ غ غ وہ زور سے آوازیں لگاتا ہوا ادھر ادھر ڈھونڈنے لگا
پر کوئی نہ تھا....

وہ دوڑتا ہوا باہر کی جانب بھاگا اور چوکیدار کے پاس پہنچا....

گل خان مما بابا کھاں گئے ہیں..
چھوٹے صاحب بڑے صاحب کو کسی ضروری کیس کے سلسلے میں دو دن کے لیے شہر سے باہر
جانا پڑا. اور علیناء بی بی حیدر بابا کے ساتھ شاہ ولا گئی ہیں!!!!

اوہ بیس!!!!!! تمھیں کیو اللہ تعالیٰ وہ آسمان کی جانب نظر کیے خوشی سے نہال ہوتے بولا....
گل خان میں بھی شاہ ولا جا رہا ہوں گھر کا دھیان رکھنا ٹھیک ہے وہ کہتے ساتھ ہی پورچ میں کھڑی
کرولا میں جا بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی....

آج عرصہ دراز بعد شاہ ولا میں سب لوگ اکٹھے بیٹھے تھے... سب بڑے اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف بہت خوش نظر آرہے تھے.... جبکہ حیا مسلسل یشفا کے کان میں سرگوشیاں کر رہی تھی... اور پاس بیٹھا شاہ زین بظاہر تو موبائل میں لگا ہوا تھا۔ پر کان اسکے یشفا اور حیا کی باتیں سننے میں گم ہوئے تھے...

یارر آپی بہت بھوک لگ رہی ہے کب گے گا کھانا؟
وہ بھوک سے بے حال ہوتے بولی.... لڑکی!!! تمھوڑا صبر کر جاؤ لگ جائے گا کھانا ہر وقت کھانے کی پڑی رہتی ہے تمھیں!!!! وہ موبائل پر نظریں جمائے باآواز بلند بولا....
شاہ زین کی بات کانوں میں پڑی تو سدرہ خان نے چونک کر حیا کی جانب دیکھا..
میں نے کب کھا مجھے کھانا کھانا ہے جھوٹے انسان!!! حیا نے شرمندہ ہوتے شاہ زین پر گھوری ڈالنے ہوئے کھا....

ارے یشفا بیٹا!!! اگر حیا کو بھوک لگ رہی ہے تو کھانا لگوا لو.... اشعر بعد میں کھا لیگا!!
ارے تمھیں پھپھو میں نے اشعر کو کال کی ہے بس وہ آتا ہی ہوگا... یشفا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا....

کیا!!!!! خالہ جان اشعر بھائی بھی آئے ہیں آپکے ساتھ؟ شاہ زین اب موبائل چھوڑ کر سدرہ خان کی جانب متوجہ ہوا....

جی بیٹا اشعر بھی میرے ساتھ ہی آیا ہے... کسی دوست سے ملنے گیا ہے...

اوہ!! ڈیس گریٹ!!

جبکہ اشعر کا نام سنتے ہی حیا کے منہ پر بارہ بج گئے.... وہ اٹھ کر چلتی ہوئی کچن میں آئی اور فریج سے پانی کی بوتل نکالے لگی...

ہاہ!!!! اب اس کھڑوس، بدتمیز کی وجہ سے ہم سب بھوکے بیٹھے رہیں... وہ منہ بسورتے ہوئے بولی کہ اچانک اسکی نظر فرج میں پڑے ایک ڈبے پر پڑی.... ڈبے کو دیکھتے ہی حیا کی آنکھوں میں چمک آئی.... اوہ واؤ آسکریم!!!! اس نے جھٹ سے ڈبہ ہاتھ میں لیا اور اسٹینڈ سے چمچ اٹھا کر سلیب پر چڑھ کے بیٹھ گئی. اب آسکریم کا بڑا سا چمچ بھر کے منہ میں ڈالا... اور آنکھیں بند کر لیں..... ا م م م م م بی!!!!

اور اتنے میں شاہ زین اسکے ہاتھ سے ڈبہ چھین کے بھاگ نکلا... بدتمیز انسان!!!!!! واپس دو میری آسکریم حیا سلیب سے چھلانگ لگا کے نیچے اتری اور شاہ زین کے پیچھے لپکی....

شاہ زین بھاگتا ہوا لان میں پہنچا اور آسکریم کا بڑا سا چمچ اٹھا کر منہ میں ڈالا.... وہ بھاگتی بھاگتی اسکے پیچھے آ پہنچی...

شاہ زین نے حیا کو آتا دیکھ کر پھر سے دوڑ لگا دی... شیزی!!!! میں شرافت سے کھ رہی ہوں مجھے میری آسکریم واپس کر دو... وہ غصے سے چیختی ہوئی بولی.... اور اسکے پیچھے پیچھے بھاگے لگی.... شاہ زین اب ایک جگہ رک کر گھٹنے پر ہاتھ رکھے گھرے گھرے سانس لینے لگا.... اور حیا اسکے سامنے آکھڑی ہوئی. واپس دو میری آسکریم ابھی کے ابھی!!!! وہ شاہ زین کے آگے ہاتھ کیے دانت بھینچتے

ہوئے بولی....

ٹھیک ہے یہ لو.... شاہ زین نے ایک ہاتھ سے ڈبہ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے اپنا دوسرا ہاتھ آسکریم میں ڈالا اور حیا کے منہ پر مل دیا.... اور ڈبہ ہاتھ میں پکڑا کر پورچ کی طرف بھاگ گیا.... حیا کا پورا چہرہ آسکریم سے بھر چکا تھا....

شاہ زین..... زین..... وہ غصے سے چیختی ہوئی ہاتھ میں آسکریم کا ڈبہ پکڑے اسکے پیچھے بھاگی.... شاہ زین اسے اپنے پیچھے پیچھے بھاگتا ہوا مین گیٹ کی طرف پہنچا کہ حیا سامنے سے آتے اشعر سے بری طرح جا ٹکرائی.... یہ تصادم اتنا برا ہوا کہ اشعر کی ساری شرٹ پر آسکریم گر گئی.... جبکہ حیا زمین پر بری طرح جا گری اور منہ کے ساتھ ساتھ بال بھی آسکریم سے بھر گئے... اشعر نے گاگلز اتار کر حیران ہوتے پہلے اپنی شرٹ کو دیکھا پھر زمین پر گری حیا کو.... حیا چہرے سے آسکریم ہٹاتی ہوئی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی....

شاہ زین بھاگتا ہوا ان دونوں کے پاس آیا... اور انکی یہ حالت دیکھ کر پیٹ پر ہاتھ رکھے زور زور سے ہنسنے لگ گیا....

جب اشعر ہوش میں آیا تو چلتا ہوا حیا کے پاس آیا اور اسے سہارا دینے کے لیے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا.... شاہ زین نے جب یہ منظر دیکھا تو اسکی ہنسی کو بریک لگ گیا....

حیا نے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا... سرخ و سفید چہرے پر ہلکی سی بیڑ اور گہری نیلی آنکھوں والا اشعر عثمان علی خان چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہا تھا....

حیا اسکا بڑھایا ہوا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑی ہوئی.... اور شاہ زین پر ایک غصیلی نظر ڈال کر تیز تیز
قدم چلتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہو گئی....

شاہ زین ہنستا ہوا اشعر کے پاس آکھڑا ہوا.... "مسٹر اشعر خاندانہ" رائٹ!! شاہ زین نے اشعر کی طرف
ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا.... لینڈ یو "مسٹر شاہ زین شاہ" رائٹ!!! اشعر نے شاہ زین سے ہاتھ ملاتے
ہوئے کہا.... ہاھا رائٹ برو!!

اور وہ جو چڑیل ابھی اندر گئی اسکا ناممم..... "حیا زمان شاہ"!!!! شاہ زین کے بتانے سے پہلے ہی
اشعر نے مسکرا کر جواب دیا.... جی جی بالکل پر آپ نے کیسے پہچان لیا غ
بکوز انکے آنے سے پھلے میرا کوئی نقصان جو نہیں ہوا تھا... وہ شرٹ کی طرف دیکھتے ہوئے گہری
مسکراہٹ دیتے ہوئے بولا....

ہاھا رائٹ برو... چلیں پھر!!!
ہاھا چلو... وہ دونوں مسکراتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہو گئے....

حیا یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے آسکریم کیسے گر گئی تمہارے اوپر غ لیشفا نے کچن سے
نکلتے ہوئے حیا سے سوال کیا....

اپنے چھیتے سے پوچھ لیں!!!! وہ غصے سے کھتی ہوئی روم میں چلی گئی....
شاہ زین اور اشعر کسی بات پر ہنستے ہوئے اندر آ رہے تھے... تو لیشفا کی نظر اشعر کی شرٹ پر پڑی...
اشعر کیا ہوا ہے... حیا اور تمہارے کپڑوں پر آسکریم کیسے گر گئی غ

یار پتہ نہیں میں تو گیٹ کھول کر اندر آ رہا تھا کہ تمہاری بھن مجھ سے ٹکرا گئی... باقی شاہ زین کو پتہ ہو گا یہی تھا باہر اسکے ساتھ....

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ چلیج کر آؤ میں کھانا لگاتی ہوں...

ٹھیک ہے.... وہ کہتے ساتھ ہی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا....

شاہ زین اب تم مجھے بتاؤ تم نے کیا ہے نا یہ سب خ

یار وہ بھوکی مجھے آسکریم نہیں کھلا رہی تھی تو میں نے اسے بھی نہیں کھانے دی بس!! وہ شانے اچکاتے ہوئے بولا....

تو مجھے کھ دیتے پاگل میں دے دیتی.. وہ سر پر چپت لگاتے ہوئے بولی.... اور کچن میں چلی گئی.... آپ آپ کو کیا پتہ اس چڑیل سے چیز چھین کر کھانے کا اپنا ہی مزہ ہے وہ قہقہہ لگاتے ہوئے آگے بڑھ گیا....

وہ چلیج کر کے ڈائننگ روم میں داخل ہوا اور سبکو مشترکہ سلام کر کے چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا... حیا بھی چلیج کر کے ڈائننگ روم میں داخل ہوئی... تو اشعر کی نظر حیا پر جا ٹھہری جو جینز پر بلو ٹوپ پہنے دو بٹے کو شانے پر لٹکائے اپنے سلکی شہد رنگ بالوں کو ڈھیلی پونی میں قید کیے ہلکی سی لپ اسٹک لگائے بھت پیاری لگ رہی تھی....

ماشاء اللہ حیا تو اس رنگ میں بھت کھل رہی ہے بھئی!! سدرہ خان نے حیا کے سراپے پر نظر ڈالے ہوئے کھا.... تمہینکیو بڑی پھپھو! وہ مسکراتے ہوئے چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گئی....

ارے خالہ جان آپکو غلط فہمی ہو رہی ہے غور سے دیکھیں اس رنگ میں حیا بالکل ہماری کام والی
(فردوس آپا) کی بیٹی یا سمین جیسی لگ رہی ہے.... وہ اشعر کو باؤل پاس کرتے ہوئے بولا... اشعر شاہ
زین کی بات پر سر نیچے کیے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا....
اور تم تو بالکل ہمارے مالی بابا کے بیٹے شکیل جیسے لگتے ہو وہ اشعر پر نظر ڈالے ہوئے تڑخ کر
بولی....

اچھا بچو اب لڑائی بند کرو اور خاموشی سے کھانا کھاؤ عائشہ شاہ نے دونوں کو ڈپٹتے ہوئے کھا....
اور سب لوگ کھانا کھانے میں محو ہو گئے... جبکہ اشعر کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ چوری چھپے حیا کو
دیکھ رہا تھا اور یہ اعتراف کر رہا تھا کہ اب وہ مکمل طور پر حیا کی محبت کا اسیر ہو چکا ہے.....
شام کا وقت ہو چکا تھا.... سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے یشتا کے ہاتھ کی بنی چائے سے لطف اندوز
ہو رہے تھے.... جبکہ تینوں لڑکے حیدر، اشعر اور شاہ زین لان میں کرسیاں لگائے موبائل میں ویڈیو
دیکھنے میں مصروف تھے..

(جس میں اشعر اپنی یونی کے لاسٹ ڈے پر کیفیٹیہ میں بیٹھا سب دوستوں کے اصرار کرنے پر
ہاتھ میں گٹار پکڑے سنگنگ کر رہا تھا....

جسے زندگی ڈھونڈ رہی تھی

کیا یہ وہ مقام میرا ہے

یہاں چین سے بس رک جاؤں

کیوں دل یہ مجھے کہتا ہے

جزبات نئے سے لے ہیں
جانے کیا اصر یہ ہوا ہے
اک آس ملی پھر مجھکو
جو قبول کسی نے کیا ہے
کسی شاعر کی غزل
جو دے روح کو سکوں کے پل
کوئی مجھ کو یوں ملا ہے
جیسے بنجارے کو گھر!!!
جیسے کوئی کنارہ دیتا ہو سہارا
مجھے وہ ملا کسی موڑ پر
کوئی رات کاتارہ کرتا ہو اجالا
ویسے ہی روشن کرے وہ شہر
درد میرے وہ بھلا ہی گیا
کچھ ایسا اصر ہوا
جینا مجھے پھر سے سکھا رہا
جیسے بارش کر دے تر
یا مرحم درد پر

کوئی مجھکو یوں ملا ہے

جیسے بنجارے کو گھر!!!!

سنگنگ کرتے ہوئے اشعر کے دل و دماغ پر مسلسل وہی لڑکی چھائی ہوئی تھی جسکی تصویر یشفا نے اسے دو دن پھلے شئیر کی تھی...

وہ بلیک گھیر دار فراک پر ریڈ کمر کا دوبہ شانے پر اوڑھے شہد رنگ بالوں کو کھلا چھوڑے ہاتھوں میں ریڈ کمر کی چوٹیاں پہنے اور دوبے کی ہم رنگ لپ اسٹک لگائے یشفا کے ساتھ کھڑی وہ لڑکی سیدھا اشعر کے دل میں اتری تھی.... وہ گرلز الرجک مین زندگی میں پھلی بار کسی لڑکی سے متاثر ہوا تھا.... اشعر کی آواز نے جو ایک سرور سا پوری کینٹین میں طاری کر دیا تھا... اسے تالیبیوں اور سیٹیوں کی آواز نے توڑا تھا.... پوری کینٹین تالیوں سے گونج رہی تھی... جتنے بھی اسٹوڈنٹس کینٹین میں موجود تھے ان سب کا رخ اشعر کی ٹیبل کی جانب تھا.... جو دل و جان سے اشعر کی تعریف کر رہے تھے... اشعر گانا ختم کر کے جب اس تصویر والی لڑکی کے خیالوں سے باہر آیا تو ایک ہاتھ سینے پر رکھے سر کو ہلکا سا خم دیتا مسکرا کر ان سب کا شکریہ ادا کرنے لگا....

ویڈیو ختم ہوئی تو حیدر نے حیرانگی سے اشعر کی جانب دیکھا.... واہ!!! یارر کمال کر دیا.. کیا گانا گایا ہے تو نے....

شکریہ دوست!!!... اشعر نے سینے پر ہاتھ رکھے حیدر کا شکریہ ادا کیا...

اشعر نے نظر اٹھا کر شاہ زین کی طرف دیکھا.... جو ایک سحر کی سی کیفیت میں بیٹھایک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا...

اوائے کیا ہوا غ شاعر نے شاہ زین کو بازو سے جھنجھوڑا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا....
یارر خانزادے کیا آواز ہے تیری.... واہ!!!! مطلب شکل کے ساتھ ساتھ آواز بھی اے
ون!!... میں تو فین ہو گیا بھائی کا... شاہ زین نے اشعر کو گلے لگاتے ہوئے کھا...
ہاھاہا شکریہ بھائی.... اشعر نے شاہ زین کو خود سے الگ کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا...

چل بھی خانزادے آج سے ہم دونوں جگرمی دوست!!! شاہ زین نے اشعر کی جانب دوستی کا ہاتھ
بڑھایا....

اشعر نے گہری مسکراہٹ دیتے ہوئے شاہ زین کا ہاتھ تھام لیا... اوکے جگر.... ناؤ وی آر فور ایور
جگرز!!!

ہاھاہا یہ ہوئی نابات.... اب تو مجھے یہ بتا کہ سنگر بننے کے بجائے تو بزنس لائن میں کیوں آگیا غ غ
وہ اس لیے کہ اشعر عثمان علی خان کو ایک کامیاب بزنس مین دیکھنا میرے بابا کی خواہش
تھی.... سنگنگ میرا پیشن ہے.... اور بزنس میرا پروفیشن.. پیشن اور پروفیشن دو الگ الگ چیزیں
ہیں... اور میں کبھی بھی اپنے پیشن کو پروفیشن نہیں بنانا چاہتا... ورنہ مجھے سنگنگ میں انٹرسٹ
نہیں رہیگا... اس لیے میں دونوں کام ساتھ ساتھ لے کے چلتا ہوں....

واہ!!!! یار تیری تو فیلسوفی بھی اے ون ہے بھائی.... شاہ زین اور حیدر دونوں نے اشعر کو داد
دی...

حیا اور یشفا ڈش میں مختلف لوازمات لیے چلتی ہوئی ان تینوں کے پاس آئیں... یہ لو بھی

گرم گرم سموسے!! یشفا نے باآواز بلند کھادونوں ڈشیس ٹیبل پر رکھیں... اور حیدر کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گئی....

آپکا بھت بھت شکریہ مس یشفا حیدر!!! حیدر نے ہاتھ میں سموسہ اٹھاتے ہوئے کھا....
یور ویلکم... یشفا نے مسکراتے ہوئے حیدر کو جواب دیا...

حیا اندر جانے لگی تو یشفا نے اسے آواز دے کر روکا... تم کھاں چلی بھی ہمارے ساتھ بیٹھو
یہاں....

حیا نے نظر اٹھا کر اشعر کی جانب دیکھا جو مسلسل اسے ہی دیکھے جا رہا تھا.... انہیں آپنی مجھے اپنی
ایک بھت امپورٹنٹ اسائنمنٹ بنانی ہے میں روم میں جا رہی ہوں... وہ اشعر کی جانب دیکھے منہ
بسورتے ہوئے بولی....

جھوٹی تم نے تو کبھی زندگی میں اسائنمنٹ بنائی ہی نہیں. میں ہی ہر بار تمہیں نوٹس دیتا ہوں
تب جا کر تم اپنی اسائنمنٹ جمع کرواتی ہو... شاہ زین نے قہقہہ لگاتے ہوئے کھا....
ہاں تو آج بنا رہی ہوں... تم سے نوٹس تو انہیں مانگے نا میں نے!! وہ اشعر کے سامنے اپنی عزت
افزائی ہوتے دیکھ کر پاؤں پٹکھتی ہوئی اندر چلی گئی.... اور وہاں بیٹھے سب ہی لوگ ہنسنے لگ
گئے....

اچھا بھی میں آپ سبکو ایک بریکنگ نیوز دینے آئی ہوں.... یشفا نے سبکو اپنی طرف متوجہ کرتے
ہوئے کھا....

کونسی بریکنگ نیوز جلدی سنائیں آپی!!!!!!... شاہ زین جھٹ سے بولا....

اب سب لوگ یشفا کی جانب متوجہ ہو گئے کہ وہ کیا نیوز سنانے والی ہے....
وہ نیوز یہ ہے کہ پھپھو اور اشعر..... آج سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہمارے اوپر والے پورشن میں رہیں گے....
کیا!!!!!! یہ کس نے کہہ دیا تم سے غز اشعر نے چونکتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا.....
بابا نے کھا ہے پھپھو سے.. کہ انھیں کھیں اور گھر لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے... ہمارا اوپر والا پورشن بالکل خالی پڑا ہے تو وہ اب ہمارے ساتھ ہی رہیں...
میں پوچھتا ہوں ماما سے وہ کہتے ساتھ ہی اٹھا اور چلتا ہوا گھر کے اندر داخل ہو گیا.... وہ سب لوگ بھی اسکے پیچھے پیچھے چل دیے....

وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو سدرہ خان نے اسے پکارا.... آؤ بھی اشعر یہ دیکھو اپنے ماموں کو ہم سے جھوٹ بولا تھا کہ گھر لے لیا ہے اور کھ رہے ہیں کہ ہم لوگ اوپر والے پورشن میں شفٹ ہو جائیں....

مامو جان یہ کیسے ممکن ہے غز ہم وہاں کیسے رہ سکتے ہیں. وہ تو زمان ماموں کا پورشن ہے.... اشعر نے زیشان شاہ کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا....

بھی کیوں ممکن نہیں ہے اس میں کون سی مشکل بات ہے.... اتنی بڑی حویلی ہے... اور اوپر والے پورشن میں جب کوئی رہتا ہی نہیں ہے. تو پھر دوسرا گھر ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے غز

لیکن ماموں!!!!!! بابا سہی کھ رہے ہیں اشعر اوپر والا پورشن خالی رہتا ہے... پھپھو پلیز آپ لوگ اوپر والے پورشن میں شفٹ ہو جائیں... ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا.... لیشفا نے خوشدلی سے کھا.... عائشہ شاہ علیناء شاہ سب لوگ سدرہ خان کو قائل کرنے کی کوشش کرنے لگے.... ٹھیک ہے بھائی جان جیسے آپکی مرضی سدرہ خان نے مسکراتے ہوئے حامی بھر لی....

چلو بھی شاہ زین چلیں تمہارے بابا کا فون آیا ہے وہ آگئے ہیں گھر.... علیناء شاہ نے کال کاٹتے ہوئے شاہ زین کو مخاطب کیا....

کیا ڈیڈ آگئے پر وہ تو دو دن کے لیے گئے تھے ناغہ شاہ زین کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں... ہاں گئے تو وہ دو دن کے لیے تھے پر انکا کیس جلدی ختم ہو گیا اس لیے واپس آگئے جلدی... ارے تو آج تم یہیں رک جاؤ علیناء عائشہ شاہ نے مسکراتے ہوئے کھا... ارے نہیں بھابھی عمر آگئے ہیں گھر اگر نہ آتے تو پھر رک جاتی شاہ زین اٹھو بیٹا... علیناء شاہ نے نظر گھما کر دیکھا تو شاہ زین وہاں سے غائب تھا.... ارے یہ کہاں چلا گیا.... وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اشعر کے روم میں بھاگتا ہوا آیا اور اندر سے روم لوک کر لیا.... یار حیدر بھائی,, خانزادے مجھے بچا لو ورنہ آج میں اپنے باپ کے ہاتھوں شہید ہو جاؤں گا... حیدر لیپ ٹوپ پر اپنا کوئی ضروری کام کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اشعر کو دکھا رہا تھا کہ شاہ زین کو وہاں دیکھ کر وہ ایک دم چونک گئے....

پر ہوا کیا ہے غم حیدر نے شاہ زین کی طرف آتے سوال کیا....

یار وہ میری اسپورٹس کار.... یونی میں کسی کمینے نے میری گاڑی سے جیلس ہو کر میری گاڑی کا برا حال کر دیا اور اگر ڈیڈ کو پتہ چل گیا تو وہ میرا گلہ دبا دنگے....
کیا!.... تم نے دو دن پھلے وہ کار لی تھی شاہ زین.... وہ غصے سے ڈپٹتے ہوئے بولا... جبکہ اشعرنا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا...

یار خانزادے تو کچھ کر وہ اسے پوری بات سمجھانے لگا....
اچھا ٹھیک ہے میں کھ دیتا ہوں خالہ سے وہ کہتے ساتھ ہی دروازہ کھول کر سیڑھیاں اترتا نیچے گیا اور علیناء شاہ کے پاس پھنچا....

علیناء خالہ آج آپ شاہ زین کو ہمارے پاس ہی رہنے دیں ہمارا مووی دیکھنے کا پلین ہے...
ٹھیک ہے بیٹا لیکن اسے کل ضرور بھیج دینا گھر ورنہ خود سے تو وہ کبھی نہیں آئیگا....
جی خالہ جان وہ سر جھکاتا ہوا باہر آیا.... اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر بھاگ گیا....
شاہ زین نے کھڑکی سے علیناء شاہ کو جاتے دیکھا تو خدا کا شکر ادا کیا.

پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا.... کھڑکی پر ڈارک بلیو دبیز پردے پڑے تھے جو سورج کی روشنی کو اندر آنے سے روک رہے تھے.... اے سی کی کولنگ نے پورے کمرے کو ٹھنڈا کر رکھا تھا....
وہ گہری نیند سویا ہوا تھا.... جب اسکے فون پر الارم بجنے لگا.... پر شاہ زین اور حیدر ساتھ رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے اسکی آنکھ نہیں کھل رہی تھی.. وہ ویلے ہی سویا رہا.. پر وقفے وقفے سے بجتا الارم اسکی نیند میں خلل ڈال رہا تھا....

اس نے جھنجھلا کر منہ پر سے تکیہ ہٹایا.... نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھول کر ادھر ادھر دیکھا تو فون سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا.... اس نے فون اٹھا کر آف کیا اور تکیہ منہ پر لیے پھر سے سو گیا.... کہ تھوڑی دیر بعد ہی کمرے میں گونجتے کسی کے کھراٹوں کی آواز سے اسکی آنکھ کھل گئی.... وہ تخت سے بلینکٹ ہٹاتا ہوا اٹھا اور چلتا ہوا کھڑکی کے پاس آیا....

دونوں پردوں کو وا کیا تو سورج کی چھن چھن کرتی کرنیں کمرے میں داخل ہوئیں اور پورے کمرے کو روشن کر گئیں.... اس نے نظر اٹھا کر بیڈ پر دیکھا پر شاہ زین وہاں موجود نہیں تھا (جو کہ رات اسی کے ساتھ سویا تھا).... پھر یہ آواز کہاں سے آرہی ہے.. وہ خود سے ہمکلامی کرتا ہوا ادھر ادھر دیکھنے لگا پر کوئی نہ تھا....

وہ سر جھٹکتا ہوا وارڈروب سے کپڑے نکال کر واشروم میں جا گھسا....

پندرہ منٹ میں شاور لے کر تویلے سے بال رگڑ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آیا.... بال سنوارنے کے بعد پرفیوم کی بوتل اٹھا کر خود پر اسپرے کیا.... گھڑی اٹھا کر ہاتھ پے باندھی.... اب آئینے میں خود پر نظر ڈالی.... اور سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھانے کے لیے چلتا ہوا بیڈ کے قریب پہنچا کہ دوسری طرف پڑا شاہ زین کا موبائل زور و شور سے بجنے لگا.... جس پر کسی روکنگ سونگ کی رنگ ٹون لگائی گئی تھی.. جس نے دو سیکنڈ میں ہی اس پر سکون کمرے میں طوفان برپا کر دیا تھا....

وہ غصے سے چلتا ہوا بیڈ کی دوسری طرف آیا. متواتر بجتے ہوئے فون کو ہاتھ بڑھا کر جھپٹنے کے

انداز میں اٹھایا اور نمبر دیکھے بنا ہی کاٹ دیا.... موبائل کو ٹیبل پر پٹکھ کر واپس پلٹا تو اسکا پاؤں کسی چیز سے بری طرح ٹکرایا.... کیا مصیبت ہے یار!!! اس نے جھنجھلا کر نیچے دیکھا تو بیڈ کے نیچے سے کسی کے پاؤں نمودار ہو رہے تھے....

اس نے جھک کر نیچے دیکھا.... تو چونک گیا.... شاہ زین بیڈ کے نیچے تیرھا سیدھا ہوا منہ کھولے نیند کی وادیوں میں گم تھا....

اوائے شازو اٹھ میاں کیوں سویا ہوا ہے.. اس نے شاہ زین کو بازو سے جھنجھڑتے ہوئے کھا.. شاہ زین تھوڑا کسمسایا اور کروٹ لے کر بیڈ کی دوسری طرف جا پھنچا.... شاہ زین کا فون پھر سے بجنے لگا.... اشعر کو یہ رنگ ٹون سن سن کر تپ چڑھ رہی تھی وہ مسٹھیاں بھینچتا ہوا بیڈ کی دوسری جانب آیا اور اس بار اسنے شاہ زین کے منہ پر زور سے پینچ مارا تو وہ ہڑبڑاتا ہوا اٹھ گیا....

نہیں ڈیڈ میری کوئی غلطی نہیں میں نے کچھ نہیں کیا!!!! وہ زور زور سے چلاتے ہوئے بولا... اشعر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا.... شاہ زین نے جب آنکھیں کھول کر سامنے اشعر کو دیکھا تو حیران ہو گیا... اوائے تو نے مارا ہے مجھے غ غ غ وہ بیڈ کے نیچے سے نکلتا ہوا باہر آیا اور اشعر کو گھورنے لگا....

ہاں تو اور کیا... کب سے اٹھا رہا ہوں تجھے پر تو تو جیسے گھدے گھوڑے ٹھکانے لگا کر سویا ہوا تھا....

شکر ہے خواب تھا!! وہ خود سے ہمکلامی کرتے ہوئے پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا....

اوائے ویلے تو نیچے کیا لینے گیا تھا.... اشعر نے قہقہہ لگاتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھاتے

ہوئے کھا....

کینے تیری وجہ سے پھنچا میں نیچے خود تو پورے بیڈ پر قبضہ کر کے سو گیا.. اور میں بیڈ سے نیچے جا
گرا... پھر مجھے اتنی نیند آرہی تھی کہ میں نیچے ہی سو گیا اور پتہ نہی کب کروٹ لیتا بیڈ کے نیچے
گھس گیا...

ہاھاہا اشعر نے شاہ زین کی بات پر بھرپور قہقہہ لگایا... شاہ زین منہ بسورے اسے دیکھ رہا تھا کہ اسکا
فون پھر سے بجنے لگا....

اوائے اپنی یہ رنگ ٹون چیلنج کر لے صبح سے بج بج کر دماغ خراب کر دیا اس نے.. وہ دانت بھینچتے
ہوئے بولا اور روم سے باہر چلا گیا....

شاہ زین نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھا کر دیکھا تو ساری نیند اڑن چھو ہو گئی... اس نے ڈرتے ڈرتے
کال کو لیس کیا اور فون کان سے لگایا.... جی ڈیڈ!!

شاہ زین کھاں ہو تم!!! تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری کال کاٹنے کی.... عمر شاہ کی رعب دار آواز
پورے کمرے میں گونجی...

نہیں ڈیڈ میں نے نہی کاٹی میں توو!!!!

ابھی کے ابھی گھر پھنچو نہی تو میں پہنچ جاؤں گا وہاں.... عمر شاہ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے

کھا.. اور کال بند کر دی.... جبکہ شاہ زین بے بسی سے موبائل کو گھورنے لگا....

وہ شرٹ کی آستینوں کو فولڈ کرتا ہوا سیڑھیاں اتر رہا تھا کہ اچانک اسکی نظر روم سے نکلتی حیا پر پڑی...

حیا!!!! اشعر نے آواز دے کر اسے روکا.... حیا جو ڈائنگ روم میں جا رہی تھی اشعر کی آواز پر چونک گئی.. نظر اٹھا کر دیکھا تو اشعر جو بلیک پینٹ پر ڈارک براؤن شرٹ پہنے ہمیشہ کی طرح بہت ڈیسنٹ لگ رہا تھا....

اشعر اترتا ہوا دوسری سیڑھی پر آرکا.... جی خ حیا نے بیزاریت سے پوچھا.... آپکے یہاں سوری بولے کا رواج نہیں ہے کیا خ اشعر نے گہری مسکراہٹ دیتے ہوئے طنزیہ کھا....

کس بات کے لیے خ وہ حیرانگی سے بولی

واہ بھئی!! آپکو تو اپنی غلطی بھی یاد نہیں تو سوری کیسے بولینگى خ

مسٹر اشعر سیدھا پوائنٹ پر آئیں مجھے اپنا ٹائم ویسٹ کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے....

مس حیا کل آپ نے میری شرٹ پر آسکریم گرائی تھی... یاد ہے نا خ

اوہ!!!! تو اسکی بات کر رہے ہیں آپ... مسٹر اشعر وہ آسکریم میں نے جان مبھوج کر نہیں گرائی

تھی بلکہ آپ سامنے دیکھ کر نہیں چل رہے تھے اس میں آپکی اپنی غلطی تھی... اور آپکو ہی سوری بولنا

چاہیے تھا... وہ شانے اچکاتے ہوئے بولی.... اور ڈائنگ روم کی طرف بڑھ گئی... جبکہ اشعر حیرت سے

کھڑا اسے دیکھتا رہ گیا....

وہ چھلانگیں لگاتا ہوا سیڑھیاں اترتا اور اشعر کو ایک ہاتھ سے سائیڈ کر کے پورچ کی طرف جانے لگا...

اونے کیا ہوا غوغا نے شاہ زین کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا...

یار مجھے ابھی کے ابھی گھر پہنچنا ہے نہی تو میرا باپ اپنی پوری نفری کے ساتھ مجھے یہاں اریسٹ کرنے پہنچ جائیگا.. وہ اشعر سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے پورچ کی طرف بھاگ گیا... جبکہ اشعر اسے جاتا دیکھ کر سر نفی میں ہلاتا ہوا ڈانٹنگ روم میں داخل ہو گیا....

وہ ڈرتا ڈرتا گھر میں داخل ہوا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا لاؤنج کی طرف آیا جہاں عمر شاہ پولیس یونیفارم پہنے ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے....

السلام علیکم ڈیڈ!!!

والیکم اسلام... آگئے تم!!! عمر شاہ نے اخبار فولڈ کرتے ہوئے ٹیبل پر رکھی... اور ایک غصیلی نظر شاہ زین پر ڈالی جو سر جھکائے انکے سامنے کھڑا تھا جی... ڈیڈ..

اب زرا مجھے یہ بتاؤ برخوردار تمہاری گاڑی کہاں ہے غوغا نے عمر شاہ سے پوچھتے ہوئے کہا.... وہ وہ ڈیڈ دراصل میری گاڑی خراب ہو گئی ہے... شاہ زین نے ہکلاتے ہوئے ڈرتے ڈرتے جواب دیا....

موبائل نکالو اپنا!!!

شاہ زین بے بسی سے انھیں دیکھنے لگا...

میں نے کھا موبائل نکالو ابھی!!!!!! عمر شاہ نے دھاڑتے ہوئے کھا....
شاہ زین نے رونی صورت بنائے پوکٹ سے اپنا قیمتی فون نکالا اور ایک حسرت بھری نگاہ ڈال کر عمر
شاہ کے حوالے کر دیا....

آج سے تمھاری ساری عیاشیاں بند!!!!!! یہ فون اور چابی اٹھاؤ اور آج سے تم یہی چیزیں استعمال
کرو گے سمجھے بھت ڈھیل دے دی میں نے تمھیں. عمر شاہ نے ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کھا....

شاہ زین نے ٹیبل پر پڑے اس نوکیا کے کیپیڈ موبائل اور چابی کو دیکھا تو صدمے سے اسکی
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں...
ڈیڈ سوری مجھے معاف کر دیں پلیز آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا پلیز ڈیڈ!!!!!! وہ عمر شاہ کے سامنے ہاتھ
جوڑے منت کرنے لگا....

میں نے کھا اٹھاؤ یہ اور دور ہو جاؤ میری نظروں سے!!!!!! وہ غصے سے چیختے ہوئے بولے....
شاہ زین ٹیبل پر پڑے فون اور چابی اٹھا کر روم میں چلا گیا... روم میں آیا تو دروازے کو زور سے
پٹکھتے ہوئے بند کیا اور فون اٹھا کر صوفے پر پے دے مارا.... نہیں چھوڑوگا!!!!!! بس ایک دفعہ مجھے پتہ
لگ جائے کہ کس نے کیا تھا... اپنے ہاتھوں سے جان لوں گا اسکی وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے غصے
سے بے حال ہوتے بولا....

سب لوگ ناشتہ کرنے میں محو تھے... اشعر ٹراؤزر پر بلیکٹ ٹی شرٹ اور ہاتھوں میں بینڈز پہنے
جاگنگ سے واپس آیا.... اور گھر میں داخل ہوا.... تبھی لیشفا کی نظر اشعر پر پڑی...
اشعر فریش ہو کے آجاؤ جلدی ناشتہ لگ گیا ہے.... اوکے بس دو منٹ میں آیا... وہ مسکراتا ہوا سر
کو ہلکا سا خم دیتا آگے بڑھ گیا....

وہ فریش ہو کر نیچے آیا ڈائننگ روم میں سب کو سلام کرتا ہوا داخل ہوا....
والیکم اسلام بیٹا... بیٹھو!!

وہ چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا.... ایک نظر حیا پر ڈالی جو ناشتہ کرنے میں محو تھی.... اور بریڈ کا پیس
اٹھا کر اس پے جیم لگانے لگا....

بیٹا اب آگے کا کیا پلین ہے تمہارا خ زمان شاہ نے اشعر کو مخاطب کرتے ہوئے کھا....
مامو جان میں نے جاب کے لیے اپلائے کر دیا ہے بس جاب ملتے ہی آفس جوائن کر لوں گا....
ارے بھی تمہیں کھیں جاب کرنے کی کیا ضرورت ہے تم میرے آفس میں جوائن کر لو.... حیدر
نے اشعر کی جانب دیکھتے کھا....

تھینکیو حیدر!!! پر میں اپنی محنت سے آگے بڑھنا چاہتا ہوں مجھے اصل میں سیلری سے مطلب
نہیں.. بلکہ ایکسپیرینس سے ہے.... اس لیے میں ماموں کے آفس میں جاب نہیں کرنا چاہتا کیونکہ
میں جانتا ہوں اگر میں وہاں کوئی کام نہ بھی کروں تب بھی ماموں مجھے سیلری دے دینگے.... اس
نے مسکراتے ہوئے زیشان شاہ کی طرف دیکھتے کھا....

واہ بھی!!! کیا کہنے... مجھے یقین ہو گیا ہے اشعر! کہ تو فیوچر میں ایک کامیاب بزنس مین ضرور

بنے گا.... حیدر اشعر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا....

انشا اللہ... عائشہ شاہ نے دل سے کھا.... باقی سب لوگ بھی حیدر کی بات سے متفق ہوئے.... جبکہ حیا اشعر پر ایک نظر ڈال کر واپس ناشتہ کرنے میں لگ گئی....

اچھا بھی اب ہم لوگ چلتے ہیں... زیشان شاہ نے چٹیر سے اٹھتے کھا... اور حیدر جوس کا گلاس ختم کر کے کوٹ پھنسنے لگا اور دونوں سب کو خدا حافظ کہتے ساتھ ہی آفس کے لیے روانہ ہو گئے....

حیا بیٹا شاہ زین انھیں آیا ابھی تک غ غ عائشہ شاہ نے حیا کو مخاطب کرتے کھا....

پتہ انھیں تائی جان آج بھت دیر کر دی اس نے میں کال کر کے پوچھتی ہوں.... اس نے بیگ سے فون نکالا اور شاہ زین کو کال ملائی....

شاہ زین بانک اسٹارٹ کرنے ہی لگا تھا کہ حیا کی کال آئی.... اس نے پوکٹ سے فون نکال کر کال اٹینڈ کی....

ہاں بولو حیا!!!

شیزی ابھی تک آئے کیوں انھیں غ غ

یار میں انھیں آسکتا تم حیدر بھائی کے ساتھ آ جاؤ....

پر تم کیوں انھیں آرہے غ غ

کیونکہ آج میں اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ جا رہا ہوں!!!! شاہ زین نے مٹھی بھینچتے ہوئے بیچ بنا کر موٹر سائیکل پر مارتے ہوئے نخت سے کھا...

اوہ!!!! تو کونسی والی کے ساتھ جا رہے ہو بلو والی یا بلیک والی غ غ حیا نے تمسخرانہ مزاق اڑاتے

کھا...

چپ کرو تم چڑیل!!! اس نے ٹھک سے فون بند کیا اور بائیک سٹارٹ کر دی....
حیا نے اسکرین کو دیکھ کر قمقہ لگایا....

تائی جان!! شیزی تو نمھیں آرہا اسکی گاڑی خراب ہے.... پھر اچانک کچھ یاد آنے پر سر
پیٹا... اوہ!!! میں نے تو سرتابش کو اپنے فرسٹ پیریڈ میں اسائنمنٹ جمع کروانی ہے!!!!!! اب میں
کیا کرونگی.... وہ پریشانی سے بولی....

تو بیٹا اشعر ہے نا!! وہ چھوڑ آئیگا تمھیں یونیورسٹی.... سدہ خان بیٹے کی طرف دیکھتے بولیں....
نمھیں پھپھو میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی ہوں... وہ بیگ اٹھاتے ہوئے جھٹ سے بولی...
ارے بھی جب اشعر ہے تو کیا ضرورت ہے ڈرائیور کے ساتھ جانے کی اشعر تم چھوڑ آؤ اسے.... لیشفا
بولی.

اوکے چلو حیا!!! وہ چٹیر پیچھے گھسیٹتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا....
دونوں چلتے ہوئے پورچ کی طرف آئے... اشعر نے آگے بڑھ کر گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا تو حیا گاڑی
میں بیٹھ گئی... اشعر نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سمجھالی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی...

گاڑی میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی.... حیا کھڑکی کی طرف منہ کیے باہر دیکھ رہی
تھی.... اہم اہم!! اشعر نے مصنوعی گلا کھنکھارتے ہوئے بات کا آغاز کیا...

حیا!!! ایک بات پوچھوں غ

جی!! اوہ اسی سابقہ پوزیشن میں بیٹھے بولی...

تمہیں میرا آنا اچھا نہیں لگا کیا غ

ایسی ٹوکوی بات نہیں ہے.... بھلا مجھے کیا پرابلم آپکے آنے سے.... وہ پر سکون لہجے میں بولی....

تو پھر تم مجھ سے اتنی کھنچی کھنچی کیوں رہتی ہو غ

مجھے ہر کسی سے فری ہونے کی عادت نہیں ہے... میں بس اپنے کام سے کام رکھتی ہوں.. وہ دو

ٹوک انداز میں بولی...

اوہ!! لیکن مجھے تو ایسا نہیں لگتا. مجھے تو لگتا ہے تم ابھی تک اسی بارہ سال پرانے واقعے میں اٹکی

ہوئی ہو اسی لیے تو مجھ سے ایسا بھڑک کر رہی ہو غ وہ گاڑی کو بریک لگاتے ہوئے بولا آج اسکا حیا

سے بات کرنے کو بھت دل کیا تھا اس لیے اسے اپنی باتوں میں الجھا رہا تھا....

اب کی بار حیا نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا جو آنکھوں میں شرارت لیے مسکرا رہا تھا....

مسٹر اشعر خان!!! میرے پاس ان بارہ سالوں میں اور بھی بھت سے کام تھے میں آپکی طرح فارغ

نہیں تھی!!!! اور ویلے بھی یہ میرے لیے کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی.... بچپن میں انسان بھت

ساری نادانیاں کرجاتا ہے. اور مار بھی کھا لیتا ہے!!!! وہ خود کو نورمل کرتے ہوئے انتہائی شائستگی

سے بولی جبکہ وہ اس واقعہ کا ذکر سن کر ہی کھول اٹھی تھی... جب زندگی میں پھلی بار کسی نے

اس پر ہاتھ اٹھایا تھا.... اور تمہیں اتنا بے دردی سے مارا گیا تھا کہ اسکا گال بری طرح سوجھ گیا

تھا.... اور تکلیف کے باعث وہ پورا دن روتی رہی تھی....

اوہ ڈیٹس گریٹ!!! میں تو سوچ رہا تھا آج تم سے معافی مانگ لیتا ہوں لیکن اب اسکی ضرورت

نہیں پرہیگی کیونکہ بقول تمہارے تو یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی.... ہے ناغہ نہ
حیا نے ایک نظر رک کر اشعر کے مسکراتے چہرے کو دیکھا اور بغیر کوئی جواب دیے گاڑی
سے باہر نکلی.... اور یونیورسٹی میں داخل ہو گئی.....
پاگل لڑکی!!! اشعر اسے جاتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا.... اور گاڑی اسٹارٹ
کردی....

عزا درخت کے پیچھے کھڑی چھپ چھپ کر شاہ زین کو دیکھ رہی تھی.... جو منہ بسورے موٹر
سائیکل کو پارکنگ ایریا میں کھڑا کر رہا تھا.... وہ شاہ زین کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر قہقہے لگا رہی
تھی....

ارسل اور شہیار چلتے ہوئے شاہ زین کے پاس آئے....
اوائے یہ کیا غہ غہ ایس پی کا بیٹا آج موٹر سائیکل پہ آیا ہے!!!! ارسل نے شہیار کے ہاتھ پر تالی
مارتے ہوئے کہا....

ہاھاھاھا اوائے تیری اسپورٹس کار کہاں گئی بھائی غہ شہیار نے تمہارے مزاق اڑاتے کہا....

خراب ہو گئی!! شاہ زین نے دہائی دیتے کہا....

ہیں کیسے غہ دونوں نے حیرانگی سے پوچھا....

یاروو.... شاہ زین نے گاڑی کی حالت سے لے کر عمر شاہ کے فون چھیننے تک کی ساری داستان

سنادی....

ہووووو یار تو تو کنگلا ہو گیا اب!!!! ارسل نے قہقہہ لگاتے کھا... شہریار نے بھی بھرپور قہقہہ لگایا... جبکہ
عزا یہ سب سن کر ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی....

چپ کرو دونوں!!!! وہ غصے سے انکی جانب بڑھنے لگا کہ وہ دونوں وہاں سے بھاگ نکلے.....
عزا مسلسل ہنس رہی تھی کہ اچانک شاہ زین کی نظر درخت پر پڑی... عزا جھٹکے سے پیچھے ہوئی
اور ہنسی کو بریک لگایا....

شاہ زین سر جھٹکتا ہوا آگے بڑھ گیا... عزا نے دوبارہ چھپ کر درخت کے پیچھے سے گردن نکال کر
دیکھا تو کوئی نہ تھا... وہ گہری سانس لیتی ہوئی پیچھے مڑنے لگی کہ اچانک کسی نے دو انگلیوں کی
پستول بنا کر اسکے سر پر رکھی.... ہینڈز اپ!!!!!! وہ ایک دم ہڑبڑا گئی اور دونوں ہاتھوں کو ہوا میں
اٹھائے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑی تو سامنے وہ شیطان کھڑا تھا.... شاہ زین کو سامنے دیکھ کر اسکی
سانس گلے میں ہی اٹک گئی اور دل تیزی سے چلنے لگا....

سچ سچ بتا دو لڑکی یہاں کیا کر رہی تھی خ!!!!!! اور مجھے یوں چھپ چھپ کہ کیوں دیکھ رہی
تھی.... شاہ زین اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا....

ووو بھبھ بھابھ!!!!!! چپ بالکل چپ!!!! جبردار مجھے بھائی کا لفظ بھی بولا تو!! وہ اسکے منہ پر ہاتھ
رکھتے ہوئے چیخ کر بولا....

وو مم میں آپکو دیکھ رہی تھی.... وہ اٹک اٹک کر بولی....

کیوں کھیں_____!!!! وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا....

ایکسیوزمی!!!!!! کسی خوش فہمسم..... وہ کچھ بولتی اس سے پھلے ہی شاہ زین نے اسے گھور کے

دیکھا....

وہ میرا مطلب تھا کہ میں آپکی بائیک دیکھ رہی تھی ماشاء اللہ ماشاء اللہ بھت پیاری ہے وہ معصوم سی شکل بناتے بولی....

سنو لڑکی!!! اپنے ڈرامے بند کرو اور میری بات کان کھول کر سنو.... اگر مجھے پتہ لگ گیا کہ وہ حرکت تمہاری تھی تو یاد رکھنا شاہ زین عمر شاہ تمہیں بھی چھوڑیگا!!!! وہ درخت پر مکہ مارتے ہوئے سنجیگی سے بولا.... اور گاگلز انکھوں پر لگاتا ہوا کلاس کی جانب روانہ ہو گیا.... جبکہ عزا گھری سانس لیے اسے جاتا دیکھ رہی تھی.....

آج اتوار اور چھٹی کا دن تھا.... اشعر اپنے روم میں بیٹھا لیپ ٹوپ پر آفس کاکوئی کام کر رہا تھا.... جی بھی کسی نے دروازہ ناک کیا....

کم ان!! وہ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے مصروف انداز میں بولا....
یشفا دروازہ کھولتی ہوئی روم میں داخل ہوئی... اور اشعر کے سامنے آکھڑی ہوئی....
بھئی کیا مسئلہ ہے اشعر!!! جب سے تمہاری جاب لگی ہے.... تم تو ہمیں بھول ہی گئے ہو ہر وقت کام میں گئے رہتے ہو.... وہ شکوہ کنہ انداز میں بولی....
یار بس تھوڑا سا کام ہے!!

کوئی ضرورت نہیں ہے ادھر دو یہ سب!! اور میرے ساتھ چلو!!!! وہ لیپ ٹوپ بند کرتی ہوئی فائلس کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولی....
پر کہاں خ خ اشعر نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا....

لڈو کھیلنے!!! وہ اشعر کو بازو سے کھینچتے ہوئے اپنے روم میں لے گئی جہاں حیدر پھلے سے ہی زمین پر کشن لگائے لڈو سامنے رکھے بیٹھا تھا....

اوائے تو آگیا غواہ بھی بیگم صاحبہ کیا کہنے.... جب میں ان موصوف کو لینے گیا تو "بڑی ہوں" کا سائن بورڈ دکھا کر مجھے واپس بھیج دیا.... اور آپ دو منٹ میں لیکے حاضر بھی ہو گئیں....

ہاھاہا بس دیکھ لیں پھر!! وہ فخریہ انداز میں بولی....

اشعر ان دونوں کی باتوں پر مسکراتا ہوا کشن پر بیٹھ گیا....

اب رہ گئے شاہ زین اور حیا!!! حیدر آپ شاہ زین کو کال کریں اتنے دن ہو گئے اس نے چکر بھی نہیں لگایا.... یسفا بولی

ہاں یار اس کمینے کی کمی تو مجھے بھی مخصوص ہو رہی ہے جب سے انکل نے بائیک دی ہے گھر سے نکلنا ہی چھوڑ دیا بیچارے نے.... حیدر قنقہ لگاتے ہوئے بولا....

چلیں آپ جلدی سے کال کریں.... میں حیا کو بلا کر لاتی ہوں.... وہ کہتے ساتھ ہی روم سے باہر چلی گئی....

حیدر نے شاہ زین کو کال ملائی.... ایک ہی بیل پر کال ریسپو کر لی گئی.... ہیلو شیزی یار کہاں ہے تو!!! آج کل نظر ہی نہیں آتا....

یاررر کیا کروں!! ڈیڈ تو میری ظالم ساس ہی بن گئے ہیں کہ نحو کے مائیکے جانے پر بھی پابندی لگادی ہے... وہ دہائی دیتے بولا....

ہاھاہا کمینے تو نہیں سدھریگا... چل اب انکل سے اجازت لیکے جلدی یہاں پہنچ!!! ہم لڈو کھیلنے

گے ہیں.... حیدر بولا

ہیں واقعی غ غ غ میں بس ابھی آیا.... وہ خوشی سے اچھلتے ہوئے بولا.... اور ٹیبل سے بائیک کی چابی اور حیا کے نوٹس اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گیا....

تیار ہو جاؤ بھی طوفان آرہا ہے!! حیدر نے قمقہ لگاتے ہوئے فون پوکٹ میں رکھتے کھا.... اشعر اسکی بات پر ہنس دیا....

حیا اٹھو بھی جلدی میرے روم میں چلو!! وہ روم میں داخل ہوتے ہوئے حیا سے بولی جو فون پر کسی سے بات کرنے میں محو تھی....

کیوں کیا ہوا غ غ اس نے حیرانگی سے پوچھا....

ہم سب لڈو کھیلنے گے ہیں... شاہ زین بھی آرہا ہے! یشفا بولی....

واؤ لڈو!!!!!! وہ خوشی سے نہال ہوتے بولی.. آپی بس دو منٹ!!! میں دوست سے بات کر کے ابھی آئی....

ٹھیک ہے جلدی آنا!! وہ کہتے ساتھ ہی روم کا دروازہ بند کر کے اپنے روم میں چلی گئی....

شاہ زین ہاتھ میں نوٹس پکڑے گھر میں داخل ہوا... اور چلتا ہوا حیا کے روم کی طرف

آیا.... ہینڈل پر ہاتھ رکھے دروازہ کھولے ہی لگا تھا کہ روم سے آتی حیا کی باتوں کی آواز نے اسے روک دیا....

(ہاں یار فکر کی ضرورت نہیں ہے.... اسے صرف تم پر شک ہوا ہے یقین تھوڑی!! بس اب تم احتیاط کرنا....

یار جس طرح وہ مجھے دھمکی دے رہا تھا میری تو جان ہی نکل گئی تھی.... دوسری طرف سے عزا بولی....

ڈونٹ وری یار نہیں پتہ چلیگا اسے پھلے میں بھی ڈر رہی تھی کہ اگر اسے پتہ چل گیا تو میں اسمنٹ کیسے جمع کرواؤنگی زخ پر شکر ہے اتنے دن گزر گئے.... اسے تو مجھ پر زرا برابر بھی شک نہیں ہوا.... اب تم بھی ڈرنا چھوڑو اور chill کرو.... وہ پر سکون انداز میں بولی....

ہاں یار شکر ہے خدا کا.... عزا بولی...

میں نے تو ابھی ویڈیو دیکھی میرا تو ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا قسم سے.... وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولی....

ہا ہا ہا یار قسم سے اسکی شکل دیکھنے والی تھی بیچارے کی!!! عزا تمسخرانہ مزاق اڑاتے ہوئے بولی....

سچی کھ رہی ہو یار.... اچھا اب میں فون رکھتی ہوں آپنی بلا رہی ہیں مجھے...

ہمم ٹھیک ہے.... دونوں نے ایک دوسرے کو خدا حافظ کھا اور فون بند کر دیا)

جبکہ شاہ زین روم سے باہر کھڑا انکی یہ باتیں سن کر غصے سے پاگل ہو رہا تھا.... حیا اور عزا اب دیکھو

میں تم دونوں کے ساتھ کرتا کیا ہوں.... وہ مٹھیاں بھینچتا ہوا غصے سے بے حال ہوتے

بولا.... اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اشعر کے روم میں بھاگا... روم کے اندر دیکھا تو کوئی نہ تھا... اس نے

جلدی سے ٹیبل سے پین اور ورق اٹھائے اور اس پر کچھ لکھنے لگا.... لکھ کر ان صفحوں کو حیا کی

نوٹس والی فائل میں اٹیچ کر دیا.... اور شیطانی مسکراہٹ دیتا ہوا اس فائل کو دیکھنے لگا.... تیار ہو جاؤ
حیا تم لوگوں نے شاہ زین شاہ سے پنگا لیا تمہانا.... اب تم دیکھو میرا کمال!!!! وہ قہقہہ لگاتے
ہوئے بولا.... اور عزا میڈم تمہیں تو میں ایسا سبق سکھاؤں گا کہ ساری زندگی یاد رکھوگی..... وہ غصے سے
دانت بھینچتے ہوئے بولا اور فائل اٹھا کر سیڑھیاں اترتا نیچے آیا اور لیشفا کے روم میں داخل ہو گیا جہاں
سب لوگ بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے....

آؤ بھئی آؤ!! شیزی بڑے دن بعد نظر آئے.... لیشفا مسکراتے ہوئے بولی.... شاہ زین سبکو سلام
کرتا ہوا جمپ لگا کر کشن پہ بیٹھا.... حیا یہ لو تمہارے نوٹس.... وہ حیا کی طرف فائل
بڑھاتے بولا.... تمہینکیو شیزی... وہ اسکا شکریہ کرتے ہوئے فائل کو ایک سائیڈ رکھتے ہوئے بولی....
چلو بھئی ہو جاؤ اسٹارٹ!!! کون کسکی ٹیم میں ہے.... شاہ زین بولا....
بھئی میں تو اپنے ہی کی ٹیم میں ہوں باقی تم لوگ اپنا ڈیساؤڈ کرلو....
حیا تم کسکی ٹیم میں ہو غ میری یا اشعر کی.... شاہ زین نے حیا سے پوچھا....
حیا نے اشعر کی جانب دیکھا جو پر امید نظروں سے مسکراتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا.... پھر نظر گھما کر
شاہ زین کو دیکھا.... اور جھٹ سے بولی... میں کسی کی ٹیم میں نہیں ہوں میں اکیلی کھیلونگی.... حیا
نے منہ بسورتے ہوئے دونوں پر نظر ڈالنے کھا اور اپنی گیٹیاں سیٹ کرنے لگی....
چل بھئی خانزادے!!! پھر تو میری ٹیم میں.... شاہ زین نے اشعر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کھا.... اور
اپنی گیٹیاں سیٹ کرنے لگا جبکہ اشعر افسردہ ہوئے حیا کو دیکھنے لگا....

گیم اسٹارٹ ہو چکی تھی.... حیدر نے پھلی باری چلائی... اور لیشفا اسکی گیٹیاں نمبرز پر رکھتی جا رہی

تھی... شاہ زین بڑی چلاکی سے سبکی نظروں سے بچا کر اپنی گیٹیاں ادھر ادھر کرتا جا رہا تھا کہ اچانک حیا نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا.... حیا نے سبکو چلا چلا کر بتایا کہ شاہ زین بے ایمانی کر رہا ہے.....

میں نے کب کی جھوٹی!!!! ایشفا آپی یہ جھوٹ بول رہی ہے.... شاہ زین بڑی ڈھٹائی سے بولا.... پورے کمرے میں شور شرابا مچ چکا تھا.... حیا کھ رہی تھی شاہ زین نے بے ایمانی کی جبکہ شاہ زین یہ ماننے کے لیے ہر گز تیار نہیں تھا.... سب لوگ ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرنے میں مگھے تھے.....

چپچپ کر وووو سببببب!!!! اشعر زور سے چلاتے ہوئے بولا.... اور سب لوگ ایک دم خاموش ہو گئے اور اشعر کی طرف دیکھنے لگے.....

ایشفا شاہ زین نے پوری چھ بار بے ایمانی کی ہے.... اپنی گیٹیاں اٹھا کر ادھر ادھر کیں ہیں اس نے میں نے خود دیکھا ہے اسے!!!! اشعر بولا.....

اوائے کمینے کتنا جھوٹ بول رہے ہیں نے صرف تین دفعہ رکھیں تمہیں.... شاہ زین اشعر کی جانب دیکھتے ہوئے غصے سے بولا.... بدلے میں اشعر اسکی بے وقوفی پر زور زور سے ہنسنے لگا....

شاہ زین کو جب سمجھ آیا تو اس نے گردن گھما کر سبکی طرف دیکھا تو سب اسے ہی گھور رہے تھے.... شاہ زین دانت نکالے ہوئے آہستہ آہستہ پیچھے کھسکنے لگا کہ حیا نے اسے پکڑ لیا.... حیدر

نے جھٹ سے آکر اسکی گردن پکڑ لی.... اچھھااا سورری معاف کر دو اب نہیں کروں گا نا!!!! وہ معصوم سی شکل بنائے بولا....

سزا تو تمہیں ملیگی شاہ زین!! ایشفا غصے سے بولی.... اور تمہاری سزا یہ ہے کہ تم ابھی کچن میں جا کر ہم سب کے لیے کافی بنا کر لاؤ گے.....

ہاھاہاہا ڈیئر سسٹر مجھے تو کافی بنانی آتی ہی نہیں سو سزا کینسل!! وہ شانے اچکاتے ہوئے بولا اور واپس کشن پر بیٹھنے لگا کہ حیدر نے پھر اسے گردن سے پکڑ لیا.....

اچھا بھائی جا رہا ہوں..... وہ منہ بسورتے ہوئے حیا پر ایک کسلی نظر ڈاک کر کچن کی طرف چلا گیا.....

یہ لو ٹھوسو.... وہ ٹرے میں کپ سجائے روم میں داخل ہوا..... اور سبکو کافی سرو کی..... تھینکیو!! حیا نے ایک دل جلا دینے والی مسکراہٹ شاہ زین پر ڈالنے ہوئے کہا.... اور کافی کا ایک گھونٹ بھر کر واپس کھیل میں لگ گئی....

ایشفا حیدر ٹیم سے باہر ہو چکے تھے اب اشعر اور حیا کا سخت مقابلہ چل رہا تھا....

دونوں کی آخری گیٹھیں رہ گئیں تمہیں....

شاہ زین ایک اور کپ یارر!! حیدر نے ہانک لگائی....

کوئی ضرورت نہیں ہے تین بار بے ایمانی کے بدلے تین بار کافی پلا دی اب بس!!!! وہ دانت بھینچتے ہوئے بولا اور اشعر اور حیا کا مقابلہ دیکھنے میں محو ہو گیا.....

اشعر اپنی باری چلا چکا تھا پر اسکا تین نمبر نہیں آیا.... اب حیا کی باری تھی حیا نے دل میں دعا مانگ کر اپنی باری چلائی.... اور چار نمبر آگیا.....

حیا خوشی سے چیخ اٹھی.. میں جیت گئی یا ہووووووو میں جیہیہیت گئی!!!!!!
حیا خوشی سے پاگل ہو رہی تھی.. سب نے حیا کو داد دی... جبکہ اشعر اسے اس طرح خوش دیکھ کر
خود بھی بھت خوش ہو رہا تھا.....

تمھاری ایک مسکراہٹ کے لیے تو میں اپنی زندگی بھی ہار دوں حیا!!!! یہ گیم کیا چیز ہے..... وہ دل
ہی دل میں حیا سے اعتراف کر رہا تھا.... اور حیا کے مسکراتے چہرے کو اپنے دل میں نقش کر رہا
تھا.....

مس حیا" پروفیسر تابش نے آپکو ہیڈ آفس میں بلایا ہے.... وہ دونوں کیفیٹیریا میں بیٹھی خوش گپیوں
میں مصروف تھیں.... جب سی.آر نے آکر اسے اطلاع دی....
مجھے غزغز پر کیوں!!!! اس نے حیرانگی سے پوچھا....
پتہ نہیں شاید اسائنمنٹ کے حوالے سے کوئی بات کرنی ہے.... وہ شانے اچکاتے ہوئے بولا اور وہاں
سے چلا گیا.....

لگتا ہے سر سرٹو کو میری اسائنمنٹ پسند آئی ہے" وہ عزا کے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے قہقہہ لگاتے
بولی.... اور جلدی سے جوس ختم کر کے چئیر سے اٹھ گئی.... عزا تم میٹھیں رہنا میں بس دو منٹ میں
آئی!!!! وہ کہتے ساتھ ہی ہیڈ آفس کی طرف بڑھ گئی.....
عزا مزے سے سینڈوچ کھانے میں لگ گئی....

تبھی ایک موٹا سا لڑکا چلتا ہوا عزا کی جانب آیا.... لڑکے نے نظر گھما کر درخت کی طرف دیکھا جسکے
پیچھے شاہ زین کھڑا مسلسل اسے اشارے کر رہا تھا....

مش!!! اس نے دُرتے دُرتے عزا کو اپنی طرف متوجہ کیا....

عزا نے نظر اٹھا کر اس لڑکے کی جانب دیکھا جو ہاتھ میں بھاری بکس پکڑے بالوں کو تیل سے ماتھے پر چپکائے اور آنکھوں پر موٹا سا چشمہ لگائے اسے دیکھ رہا تھا....
یس!! عزا نے حیرانگی سے پوچھا....

مشش ووو آپکو مش حیا بلا رُی ہیں!!!! وہ ناک پر چشمہ لگاتے ہوئے بولا....

حیا!!!! پر وہ ابھی ابھی تو گئی ہے!! وہ الجھتے ہوئے بولی

جی مشش انھوں نے ہی کھا ہے کہ مشش عجا کو لے کر آجاؤ!!!! وہ پھر سے ناک پر چشمہ لگاتے ہوئے بولا....

اچھا چلو پھر!!!! وہ کندھے اچکاتے بولی.... اور اپنا سامان اٹھا کر اس لڑکے کے پیچھے چل دی....

مے آئی کم ان سر!!!! وہ آفس کے دروازے پر کھڑی پوچھ رہی تھی....

یس کم ان!!!! ہیڈ نے چشمہ اتار کر میز پر رکھتے کھا.... انکے سامنے والی کرسی پر پروفیسر تابش بھی تشریف فرما تھے.... اور انکے ہاتھ میں حیا کی اسائمنٹ تھی....

جی سر آپ نے بلایا غ اس نے سر جھکائے شائستگی سے پوچھا....

بیٹا مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی! ہیڈ نے خفتگی سے کھا.... تو وہ ایک دم حیران ہو گئی....

کیسی امید سر غ میں کچھ سمجھی نہیں!!!

بیٹا یہ اسائمنٹ آپکی ہی ہے نا غ پروفیسر تابش نے حیا کی جانب اسائمنٹ بڑھاتے ہوئے پوچھا....

جی جی سر یہ میں نے ہی بنائی ہے !!! وہ پروفیسر کے ہاتھ سے فائل تھامتے بولی.....
تو پھر اسے کھول کر بھی دیکھ لیں کہ آپ نے کیا اسائنمنٹ بنا کر مجھے دی ہے !!! وہ سخت خفگی سے بولے.....

حیا نے فائل کھول کر تین چار صفحے پلٹ کر دیکھے تو سب کچھ ٹھیک تھا.... پر جیسے ہی اس نے اگلا صفحہ پلٹا تو اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے.... جیسے جیسے وہ صفحے پلٹتی گئی اسکا دماغ گھومتا چلا گیا.... ہر صفحے پر تیرہ ہی میڑھی شکلیں بنا کر اس پر "پروفیسر تابش سرُوو" لکھا گیا تھا.... پر جیسے ہی اس نے آخری ورق پلٹا صدمے سے اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں (جس پر کچھ اس طرح کی ڈرائنگ کی گئی تھی کہ کوئی لڑکی کسی کو چھت پر سے دھکا دے رہی ہے۔ دھکا دینے والی لڑکی پر "حیا" اور گرنے والے بندے پر "سر سُرُو" لکھا ہوا تھا)

اور اسکے ایک کورنر پر لکھا گیا تھا....(سر جب جب آپ مجھے اسائنمنٹ بنانے کا کہتے ہیں میرا دل چاہتا ہے میں آپکو یونی کی چھت پر لیجا کر اوپر سے دھکا دے دوں.... تاکہ ان بورنگ اسائنمنٹس سے میری جان چھوٹ جائے)"

جی جی کہیں ہم سن رہے ہیں....

کس سر را یہ سبب میں نے نہیں بنایا پتہ نہیں کس نے.....

اوہ!! تو یہ سب آپ نے نہیں بنایا.... تو کیا جن بھوتوں نے بنایا!!!!!! اوہ غصے سے چیختے ہوئے بولے.....

سر میرا یقین کریں یہ میں نے نہیں بنایا.... شرمندگی سے اسکی شکل رو دینے والی ہو گئی تھی....
تو ٹھیک ہے مس حیا!!! آپکی سزا یہ ہے کہ آپ چھٹی تک میھاں بیٹھ کے میرے سامنے پوری
اسائنمنٹ بنائیںگی وہ بھی پورے تین دن لگاتار!!! ہیڈ نے ہمتی فیصلہ سناتے ہوئے کھا...
جبکہ حیاتین دن لگاتار چھٹی تک اسائنمنٹ بنانے کا سوچ کر ہی مرنے والی ہو گئی تھی....
اوکے سر!! وہ سر جھکائے بولی....

میھاں بیٹھیں اور کام پہ لگ جائیں شاباش!!! وہ صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے....
اور حیا بے بسی سے چلتی ہوئی صوفے پر ڈھے گئی.... اور منہ بسورتے ہوئے اسائنمنٹ بنانے میں
لگ گئی....

وہ اس لڑکے کے ہمراہ چلتی چلتی یونی کے بیک ایریا کی طرف آگئی.... اس نے نظر گھما کر
ادھر ادھر دیکھا تو وہ جگہ بالکل سنسان سی تھی....
بھائی یہ کہاں لے آئے ہو میھاں تو دور دور تک کوئی آفس نہیں نظر آ رہا.... عزائے
گھبراتے ہوئے پوچھا.... اور مڑ کر پیچھے دیکھا تو وہ لڑکا غائب ہو چکا تھا....
ہیں یہ کہاں چلا گیا غوغا وہ حیرت سے بولی....

اسے اس ویرانے میں خوف سا مخصوص ہونے لگا..... اس نے واپس جانے کے لیے ایک قدم بڑھایا ہی تھا کہ شاہ زین نے سامنے آکر اسکا رستہ روک لیا..... ہیلو عزا میڈم کہاں چلی!!!!!! وہ مسکراتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولا..... عزا ایک دم اسے یوں اپنے سامنے دیکھ کر بوکھلا سی گئی.... دل تیزی سے چلنے لگا..... دھڑکنوں کی آواز کانوں تک سنائی دینے لگی.....

جج جانے دو مجھے..... وہ ڈرتے ڈرتے بولی اور وہاں سے بھاگنے لگی کہ شاہ زین نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا..... ارے ایسے کیسے جانے دیں ابھی تو میں نے تم سے اپنا حساب برابر کرنا ہے.... وہ شیطانی مسکراہٹ دیتے بولا.....

دیکھو شاہ زین!! پلز مجھے معاف کردو مجھ سے غلطی ہو گئی آئندہ کبھی نہیں کرونگی پرومیس پلز مجھے جانے دو!!!!!! وہ منت سماجت کرتے بولی.....

شاہ زین ایک جھٹکے سے اسے بازو سے کھینچتا ہوا اسٹور روم کی طرف لے گیا..... شاہ زین چھوڑو مجھے پلز چھوڑو وہ دوسرے ہاتھ سے بکس کو شاہ زین کے کندھے پر زور زور سے پٹکتے ہوئے چلانے لگی.....

شاہ زین نے لات مار کر اسٹور روم کا دروازہ کھولا اور عزا کو اندر دھکا دے دیا.... عزا زمین پر جا گری.... شاہ زین نے جھٹ سے دروازہ بند کیا اور باہر سے تالا لگا دیا..... وہ زمین سے اٹھ کر دروازے کی طرف آئی اور زور زور سے پیٹنے لگی.... شاہ زین پلز دروازہ کھولو کہاں جا رہے ہو.... کوئی بچاؤ پلز کوئی بچاؤ وہ زور زور سے چلانے لگی.... پر باہر کوئی نہ تھا.... اس نے کمرے میں کوئی کھڑکی تلاش کرنے کے لیے قدم بڑھایا تو پیر کے نیچے کوئی چیز مخصوص

ہوئی.... اس نے جھک کر نیچے دیکھا تو ایک لال بیک نظر آیا.... اس نے جب سامنے دیکھا تو پوری زمین پر لال بیکوں کی فوج تھی..... اس نے زور زور سے چیختے ہوئے اچھلنا شروع کر دیا..... بچاؤ کوئی بچاؤ!!!!!! شاہ زین دروازہ کھولو میاں لال بیک ہیں وہ زور زور سے چلا رہی تھی..... شاہ زین اسٹور روم کے باہر کھڑا ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا..... وہ مسلسل چلا رہی تھی کہ اچانک شاہ زین کی ہنسی کو بریک لگا.... عزا کی آواز آنا بند ہو گئی تھی اس نے جلدی سے دروازہ کھول کر دیکھا تو عزا زمین پر بیچوش پڑی تھی.....

مر گیا شاہ زین تو آج!!!! وہ ڈرتے ہوئے بولا اور عزا کے پاس آیا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا پر وہ بے سدھ پڑی تھی وہ جلدی سے باہر گیا اور پانی کی بوتل لے کر آیا اس پر چھینٹے مارے تو وہ آہستہ آہستہ ہوش میں آنے لگی.... اس نے مکمل آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے شاہ زین تھا وہ جلدی سے اٹھی اور چلاتی ہوئی باہر بھاگ گئی..... میرا بدلہ پورا!!!! شاہ زین نے قہقہہ لگاتے ہوئے کھا اور پوکٹ سے ایک شاپر نکال کر پورے کمرے سے نقلی لال بیک اکٹھے کر کے اس میں ڈالے اور دوڑتا ہوا باہر بھاگ گیا.....

مما!! آپ نے بلایا مجھے غ غ وہ دروازہ ناک کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے بولا جہاں سدرہ خان صوفے پر بیٹھیں اسی کا انتظار کر رہی تھیں.... ہاں بیٹا!! بیٹھو میاں... مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے.....

وہ چئیر گھسیٹ کر سدرہ خان کے سامنے بیٹھ گیا.... جی بولیں ممما.... سب خیریت ہے نا!!!

ہاں بیٹا سب خیریت ہے.... مجھے تم یہ بتاؤ تمہیں حیا کیسی لگتی ہے غ غ
ہاتھ میں چائے کی ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہوتی حیا دروازے پر ہی ٹھٹھک گئی....
کیا مطلب ماما آپ کیوں پوچھ رہی ہیں غ غ وہ چونکتے ہوئے بولا....
کیونکہ میں حیا کو اپنی نحو بنانا چاہتی ہوں لیکن اس سے پھلے میں تم سے تمہاری رائے پوچھنا چاہتی
ہوں تمہیں حیا کیسی لگتی ہے غ غ

مما یہ آپ کیا کھ رہی ہیں حیا اور میں بالکل مختلف ہیں.... ہمارے عادات و اطوار، سوچ، مزاج سب
مختلف ہیں اور تو اور وہ انتہائی ضدی اور مغرور قسم کی لڑکی ہے مجھے تو بالکل بھی پسند نہیں!! وہ
اپنی جھجھک اور چہرے پر چھائی خوشی کو چھپانے کے لیے چٹیر سے اٹھ کر دوسری طرف منہ کیے
بولا....

حیا یہ سن کر دھک سی کھڑی رہ گئی....

بیٹا پر میں تو سمجھی تھی کہ تم اسے پسند کرنے گے ہو!!! سدرہ خان افسردہ ہوتے بولیں....
نہیں ماما ایسی کوئی بات نہیں ہے.... میں تو آریڈی کسی اور کے عشق میں مبتلا ہوں.... اور وہ اس
حیا سے کئی گنا بھتر ہے.... وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا....

کون ہے وہ غ غ سدرہ خان پوچھ رہی تمہیں اور حیا اٹے قدموں واپس مرگئی.... اپنی اس قدر توہین سننا
اب اسکی برداشت سے باہر ہو رہا تھا....

اشعر واپس آکر چٹیر پر بیٹھا اور مسکراتے ہوئے ماں کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا.... میں اس حیا
سے عشق کرتا ہوں جو ہر وقت میرے دل و دماغ پر چھائی رہتی ہے بھت پیاری اور بھت ہی

معصوم!!! بالکل بھی ضدی اور مغرور نہیں ہے.... وہ مسکراتے ہوئے شرارت سے بولا....
سدرہ خان کے چہرے پر ایک دم خوشی سے رونق چھاگئی.... شکر ہے میرے اللہ میں کب سے
یہ خواہش دل میں دبائے بیٹھی تھی.... میرے بھائی کی آخری نشانی اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
میرے پاس رہیگی.... وہ آبدیدہ لہجے میں بولیں اور اشعر کا ماتھا چومنے لگیں..... میں کل ہی تمہارے
بڑے ماموں سے بات کرتی ہوں.... وہ اشعر کے سر پر ہاتھ پھیرتے بولیں
اشعر نے مسکراتے ہوئے ماں کی گود میں سر رکھ لیا.....

سمجھتے کیا ہیں خود کو جو منہ میں آیا بول دیا خود تو جیسے کسی ریاست کے شہنشاہ ہیں.... ہے
ناخ وہ غصے سے بھری اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ زور سے پٹکتے ہوئے بند کیا....
اپنے جیسی ہی کوئی بدتمیز جاہل پسند کی ہوگی تبھی تو مجھ میں برائیاں نکال رہے ہیں....
مسٹر اشعر آپ کیا مجھے ریجیکٹ کرینگے میں خود آپکو ریجیکٹ کرتی ہوں!!!!!!!!!!!!!! مجھے بھی کوئی
شوق نہیں آپ جیسے شوآف انسان سے شادی کرنے کا....
آئی ہیٹ یو مسٹر اشعر!!! آئی ہیٹ یو سوچ!!!! اشعر کو مسلسل کوستے رہنے کے بعد وہ تھک ہار
کر بیڈ پر آئی.... اور لائٹس آف کر کے بلینکٹ منہ تک اوڑھ کر سو گئی....

وہ یونی سے آتے ہی کھانا کھاتے ساتھ ہی عزا کے گھر روانہ ہو گئی....
وہ مسلسل بیل بجا رہی تھی تبھی عزا کا چھوٹا بھائی شایان باہر آیا.... شایان نے گیٹ کھولا تو حیا

سامنے کھڑی تھی.... کیا مسئلہ ہے باجی کیوں گھنٹیاں بجاری ہو ہماری....

میں عزا کی دوست حیا ہوں عزا گھر پر ہے غ

اوہ اچھھا تو آپ آپ کی بریانی کھانے آئی ہو پر وہ تو ابھی مریں ہی نہیں ہیں!! آپ دو تین دن بعد آئے گا اگر وہ مر گئیں تو آپکو بریانی کے ساتھ چنے بھی دے دینگے... وہ دانت نکالے ہوئے بولا....

توبہ کتنے بدتمیز ہو تم!!!! اللہ نہ کرے اسے کچھ ہو.... بلکہ تم کیا اس دنیا کے سارے لڑکے ہی

بدتمیز اور جاہل ہیں پھر چاہے وہ چھوٹے ہوں یا بڑے.... وہ غصے سے ترخ کر بولی....

ارے باجی اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو کھانا دو تین دن بعد آجانا مل جائے گی بریانی!! وہ حیا کو مزید چڑاتے ہوئے بولا....

تمہاری تو میں.... وہ کچھ کھتی اس سے پھلے ہی فرح بیگم وہاں آ گئیں....

شایان کون آیا ہے باہر....

امماں آپ کی دوست ہے کوئی.... شایان بولا....

ایک تو میں اسکی دوستوں سے بڑی تنگ ہوں جیسی نکمی خود ہے ویسی نکمی دوستیں رکھی ہوئی ہیں وہ کہتے ساتھ چل کر گیٹ تک آئیں اور شایان کو پیچھے کیا....

اے لڑکی کیا کام ہے تمہیں غ وہ حیا کی طرف دیکھتے بولیں....

السلام علیکم آنٹی.... میں عزا کی دوست ہوں حیا!!! اس نے شائستگی سے جواب دیتے کھا....

والیکم السلام.... فرح بیگم نے گھور کر اسے سر سے پاؤں تک دیکھا....

لڑکی تو اچھے گھر کی معلوم ہو رہی ہے.... اندر آؤ بیٹا!!!

حیا چلتی ہوئی اندر آگئی.....

یہاں بیٹھو.... وہ صوفے کی طرف اشارہ کرتے بولیں.... اور جانچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگیں....
عزا کو بلا کر لا.... سامنے کھڑے شایان کو کہتے ساتھ ہی انہوں نے حیا کا انٹرویو لینا شروع کر
دیا.... شایان بھاگتا ہوا عزا کے روم کی طرف چلا گیا....

آپنی تمھاری دوست آئی ہے باہر!! شایان نے کمرے میں داخل ہوتے عزا کو کھا جو بخار میں بلیںکٹ
سر تک اوڑھے لیٹی ہوئی تھی....

کیا حیا آگئی!!!! وہ بلیںکٹ کو دور پھینکتے ہوئے ایک جھٹکے سے اٹھی اور باہر بھاگ گئی....
شایان اسے دیکھتا ہی رہ گیا....

فرح بیگم اس وقت سے مسلسل کوئی نہ کوئی سوال کرتی جا رہی تھیں اور حیا بیچاری خاموشی سے
انہیں سچ جھوٹ بتاتی جا رہی تھی....

بیٹا منگنی ونگنی یا کوئی بات وات پکی ہوئی تمھاری غ غ

نہیں آنٹی میں ابھی سنگل ہوں.... حیا نے جھجھکتے ہوئے جواب دیا....

اچھا بیٹا.... ماشاء اللہ تم اتنی پیاری اور سمجھدار ہو اللہ تمہیں بالکل تمھارے جیسا شوہر دے.... فرح بیگم
نے شیریں لہجے میں اسے دعا دی.... تو حیا مسکرا دی...

معصوم سی حیا انہیں بیحد پسند آئی تھی...

امماں کبھی مجھے تو اس طرح دعائیں نہیں دیں غ غ کہ بیٹی جا اللہ تجھے بھی خوبو سمجھدار شوہر عطا

کرے.... وہ صوفے پر ٹکلتے ہوئے شرارت سے بولی....

تو چپ کر!!! تجھے تو تیرے جیسا ہی جہنمی لے گا..... وہ چڑتے ہوئے بولیں.... عزا کے زہن میں
ایک دم شاہ زین کی تصویر ناچنے لگی اس نے فوراً جھرجھری لی اور لاجول پڑھنے لگی...
حیا نے انکی بات پر خوب قہقہہ لگایا..... فرح بیگم کچن میں گئی تو عزا اٹھ کر اسکے پاس آکر بیٹھ
گئی.... تمہیں بڑی ہنسی آری ہے. عزا نے جل کر کھا.....
ہاھاہا یار سیریلی آئی بالکل ٹھیک کھ رہی ہیں تمہیں تمہارے جیسا ہی جہنمی ملیگا..... حیا نے
تمسخرانہ مزاق اڑاتے کھا.....

تم شاید میری طبیعت پوچھنے آئی تھی غ عزا نے منہ بسورتے کھا.....
آئی نے مجھے پھلے ہی بتا دیا ہے کہ اب تم ٹھیک ہو..... حیا نے شانے اچکاتے کھا.....
توبہ کتنی میسنی ہو تم ابھی دیکھو اور اماں کے سامنے دیکھو کتنی شریف بنی ہوئی تھی.....
ہاھاہا بس دیکھ لو... حیا نے فخریہ انداز میں کھا.....
چلو روم میں چلتے ہیں! عزا نے صوفے سے اٹھتے کھا..... اور وہ دونوں روم میں چلی گئیں...

بھائی صاحب مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے.... وہ سب لوگ اس وقت زیشان شاہ کے
روم میں جمع تھے.... علیناء شاہ کو بھی سدرہ خان نے فون کر کے بلوا لیا تھا.....
کھو بھن کیا بات ہے غ زیشان شاہ بولے....
بھائی صاحب اشعر کی اب جاب لگ چکی ہے... وہ اب مکمل اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا ہے اس
لئے میں نے سوچا ہے اسکی شادی کر دوں....

یہ تو اچھی بات ہے.... بچوں کے فرائض سے جتنی جلدی فارغ ہو لیا جائے اتنا اچھا ہوتا ہے..... تو
پھر کوئی لڑکی پسند کی غز زیشان شاہ بولے....

جی بھائی صاحب لڑکی ہمارے گھر کی ہی ہے اور مجھے بے حد پسند ہے اسی لیے میں اسکو اپنی نحو
بنانا چاہتی ہوں... بس آپکی اجازت چاہئے....

کون حیا غ زیشان شاہ بولے...

جی بھائی صاحب ہماری حیا.... میں اسکو اشعر کی دلہن بنانا چاہتی ہوں.....

یہ تو ہماری خوشنصیبی ہوگی ماشاء اللہ اشعر جیسا لائق بچا ہمارا داماد بنے.... پر کوئی بھی فیصلہ کرنے
سے پہلے ہمیں بچوں سے ضرور پوچھ لینا چاہیے.... عائشہ شاہ بولیں.....

جی بھابھی میں اشعر سے پوچھ چکی ہوں.... اسے کوئی اعتراض نہیں ہے.... اور مجھے یقین ہے حیا
کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن پھر بھی آپ لوگ اس سے پوچھ لیں اور پھر ہی مجھے کوئی
جواب دیجئیے گا.... سدرہ خان نے خوشی سے کھا....

آپا دل تو میرا بھی بہت تھا شاہ زین کے لیے پر اشعر بھی میرا ہی بچہ ہے.... مجھے بیحد خوشی ہے آپکے
اس فیصلے پر!! اللہ پاک ہمارے بچوں کو دنیا کی ہر خوشی سے نوازیں.... آمین. علیناء شاہ نے دل
سے کھا....

ٹھیک ہے پھر! شفا بیٹا تم حیا سے پوچھ لینا اس بارے میں.... پھر ہی بات آگے بڑھائی جائے
گی.... زیشان شاہ بولے....

جی بابا میں پوچھ لوں گی.....

سب لوگ ہی اس فیصلے سے بہت خوش تھے.... مگر سب سے زیادہ خوشی یثفا کو تھی.... کیونکہ وہ جانتی تھی حیا جتنی اکھڑ اور ضدی ہے اسکے ساتھ ایک کوپریٹو اور میچور بندہ ہی سوٹ کر سکتا تھا.... جو اسکو سمجھے.... اور یہ سب خوبیاں وہ اشعر میں دیکھ چکی تھی.... اشعر سے بہتر لائف پارٹنر حیا کو کھیں نہیں مل سکتا.... وہ دل میں اشعر اور حیا کے لیے دعائیں کرنے لگی....

آخر وہ دن بھی آگیا جب حیا اشعر کے نام کی انگوٹھی پھنسنے جا رہی تھی....

منگنی کی تقریب کا انتظام گھر کے لان میں ہی کیا گیا تھا.... لان کو بہت خوبصورتی سے حیا کے پسندیدہ ٹیولپ کے پھولوں اور برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا.... ہر طرف پھول ہی پھول اور روشنیاں بکھری ہوئی تھیں....

اسٹیج پر کھڑے بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس جیل سے بال سیٹ کیے چہرے کے تاثرات کسی حد تک مغرورانہ بنائے وہ اشعر کے ساتھ کھڑا موبائل میں سیلفیاں لے رہا تھا....

اشعر جو نیوی بلیو پینٹ پر وائٹ شرٹ اور اس پر نیوی بلیو ہی کوٹ پہنے... بالوں کو جیل سے سیٹ کیے.... ہاتھ میں برینڈڈ واچ پہنے چہرے پہ گہری مسکراہٹ سجائے شاہ زین کے ساتھ کھڑا سیلفیاں بنوا رہا تھا.... وہ آج بے انتہا خوش تھا.... خوشی اسکے چہرے سے صاف عیاں تھی.... جیسے کوئی بہت ہی قیمتی چیز آج اسے ملنے جا رہی ہو.... زندگی میں پہلی بار جس لڑکی کی خواہش کی تھی.... وہ آج اسکا مقدر بننے جا رہی تھی.... کچھ پالینے کے احساس نے اسکا اندر باہر سرشار کر دیا تھا.... شاہ زین ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسے انٹرکشن دے رہا تھا.... چل اب ایسے کر.... اب تمھوڑا پیچھے ہو.... اب سائیڈ پوز کر کے کوٹ ہاتھ میں پکڑ.... ہاں ایسے!! ویری گڈ.... پکچر لینے کے بعد تمھد

اب کا اشارہ کر کے ضرور بتاتا تھا کہ پکچر کیسی آئی ہے.....

شاہ زین ایک پکچر میری بھی!!! حیدر نے اسٹیج پر آتے اسے اپنی طرف متوجہ کرتے کھا....

آجا بھائی.... شاہ زین نے اشارہ دیتے کھا.... تو حیدر اسٹیج پر چڑھ کے انکے پاس آیا.... اب وہ تینوں سیلفیس لینے میں مچو ہو گئے.....

شاہ زین ادھر آؤ!!! ایشفا نے دور سے آواز دیتے کھا....

یہ لو بھائی لوگ!!!! تم لوگ بناؤ.... میں ابھی آتا ہوں.... اشعر نے سر ہلاتے ہوئے اپنا فون اس سے لے لیا اور حیدر کے ساتھ سیلفی بنانے لگا....

جی آپنی حکم!!!! شاہ زین نے ایشفا کے سامنے کھڑے ہوتے کھا....

شاہ زین حیا کے ہاتھوں کے گجرے لانے ہیں.... تم پلیز جا کر لے آؤ اسے پھنانے ہیں ابھی!.... ایشفا بولی....

ہائے آپنی!! آپ نے تو میری دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھ دیا.... اب میں گجرے لینے جاؤں!!!! تو وہ بھی کسی اور کی محبوبہ کے لیے.... وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا....

ہاھاہا ڈرامے باز!! صبر کر لو زرا!! تمہاری شادی بھی کرا دینگے.... پھلے سدھر تو جاؤ!!!! وہ اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے بولی....

صبر ہی تو کر رہے ہیں یارر!!!! اور کیا پتا اس کو میرا صبر اتنا پسند آجائے

کے چٹ منگنی پٹ بیاہ ہو جائے.... وہ شاعرانہ انداز میں انتہائی بیچاگی سے بولا تو ایشفا کی ہنسی چھوٹ گئی....

اچھا اچھا بے صبرے انسان!!!! اب جلدی سے جاؤ اور گجرے لے کر آؤ.... وہ کہتے ساتھ ہی اندر چلی گئی....

شاہ زین مسکراتا ہوا پورچ کی طرف آگیا.... بائیک پر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ اسکی نظر گیٹ سے اندر آتی لڑکی پر پڑی.... جو ریڈ کلر کا گھیردار فراک پھنے جس کے گلے اور دامن پر گولڈن کلر کا نفیس کام کیا گیا تھا.... سلکی سیاہ بالوں کو شانوں پر کھلا چھوڑے میک اپ کے نام پر بس ہلکی سی ریڈ کلر کی لب اسٹک لگائے ہاتھ میں گولڈن کلچ پکڑے وہ لڑکھڑاتی ہوئی چلتی آرہی تھی....

اف!! کیا مصیبت ہے.... اماں کو بھی نہ پتہ نہیں کیا ضرورت تھی!!!! پتہ بھی ہے مجھ سے نہیں پھنے جاتے یہ بڑے بڑے سوٹ... اوپر سے یہ سینڈل!!!! وہ جھنجھلاتی ہوئی رک رک کے چلتی آرہی تھی.... اور ساتھ ساتھ اپنی اس ہیل والی سینڈل کو کوس رہی تھی.... جسکی وجہ سے اسے چلنے میں دشواری ہو رہی تھی....

اسے دیکھتے ہی شاہ زین کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی.... آج پھلی بار وہ اسے لڑکیوں والے لیے میں دیکھ رہا تھا.... وہ سحر کی سی کیفیت میں کھویا یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا.... نظریں تمہیں کہ اس پاگل لڑکی سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہیں تمہیں....

عزا کی نظر جب شاہ زین پر پڑی.... تو ایک دم ہڑبڑا گئی.... وہ اسکے ڈر سے تیز تیز قدم چلتی ہوئی تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی کہ سینڈل کے مڑنے سے دھڑام سے نیچے جا گری....

گر گئی گر گئی میں گر گئی!!!! وہ آنکھوں کو کس کے بند کیے زور زور سے چلا رہی تھی کہ شاہ زین

ایک دم ہوش میں آیا.....

وہ چلتا ہوا عزا کے پاس آیا اور اسکو اس طرح زمین بوس دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگا..... عزا نے آنکھیں میچتے آہستہ آہستہ کھول کر دیکھا تو سامنے شاہ زین کھڑا اسکی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا..... وہ منہ بسورتے ہوئے ایک جھٹکے سے اٹھی کہ سینڈل پھر سے مڑی اور وہ دوبارہ نیچے جا گری....

کیا مصیبت ہے!!!!!! شاہ زین کو اپنے سامنے کھڑا قہقہے لگاتا دیکھ کر اسے مزید تپ چڑھ رہی تھی..... وہ ایک بار پھر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی پر سہارے کے بغیر اٹھنا مشکل ہو رہا تھا.....

مے آئے غ غ شاہ زین نے اپنی ہنسی کو بریک لگاتے ہوئے شائستگی سے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے کھا.....

یشفا نے کچھ دیر اسے دیکھا پھر اسکی طرف ہاتھ بڑھایا..... ایک منٹ!!! شاہ زین نے ایک دم کچھ یاد آنے پر اپنا ہاتھ پیچھے کیا....

زرا آسمان پر دیکھو..... شاہ زین نے سنجیگی سے کھا..... تو عزا نے ایک دم چونکتے ہوئے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا.....

زرا دیکھو مغرب کا ٹائم ہو رہا ہے اور میں نے بھر بھر کے پرفیوم بھی لگایا ہوا ہے اس لیے میں تمہیں ہاتھ نہیں لگا سکتا بھی!!!! شاہ زین نے کندھے اچکاتے ہوئے معاضرت کرتے کھا..... مطلب غ غ عزا نے نا سمجھی سے پوچھا.....

مطلب یہ کہ میری مما کہتی ہیں کہ اگر مغرب کے ٹائم تیز پرفیوم لگا کر باہر نکلو تو چڑیلین چمڑ جاتی ہیں اور مجھے تو تم انھی کی قوم میں سے لگ رہی ہو ہونٹ دیکھو جیسے ابھی کسی کا تازہ تازہ خون پی کر آئی ہو!!! میں تمہیں سھارا نہیں دے سکتا مس چڑیل اگر تم مجھے چمڑی تو غ ز غ ز وہ ڈرتے ہوئے پیچھے کھسکتے بولا.....

عزا کو جب اسکی بات سمجھ آئی تو غصے سے بھری کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورتی ہوئی سینڈل اتارنے لگی..... شاہ زین نے اسکے اٹھنے سے پھلے ہی بائیک کی طرف دوڑ لگا دی..... چھپھورے کمینے..... وہ غصے سے چیختی ہوئی سینڈل اٹھا کر اسکے پیچھے بھاگی تو شاہ زین نے ایک کک لگاتے ہوئے بائیک اسٹارٹ کی اور باہر کی جانب دوڑا دی..... عزا مٹھیاں بھینچتی رہ گئی.... ہئے قسم سے اللہ تعالیٰ آج مجھے ایسے لگا جیسے میں ابھی ابھی اپنی لڑکا بیوی سے منگے لے کر آیا ہوں وہ آسمان کی طرف نگاہ کیے خوشی سے نہال ہوتے بولا..... اور عزا کی حالت سوچ کر ہنسنے لگا.....

وہ اس وقت اپنے کمرے میں شیشے کے آگے بیٹھی تھی..... بیوٹیشن کو گھر ہی بلایا گیا تھا جو اسے تیار کر رہی تھی.... بھت ہلکا سا انگیجمینٹ کے حساب سے میک اپ کیا گیا تھا..... اس نے ہلکے گلابی رنگ کی میکسی پہن رکھی تھی....

یشفا اسکے کمرے میں داخل ہوئی اور بیوٹیشن سے پوچھا.... اور کتنی دیر ہے تیاری میں غ ز اشعر تیار ہو کر پہنچ بھی چکا ہے وہاں!!

بس مسم فائل ٹچ دے رہی ہوں وہ تیزی سے ہاتھ چلاتے بولی.....

یشفا اب حیا کی جانب متوجہ ہوئی..... ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو!!!! اشعر تو کھے گا آج ہی رخصتی کروادیں..... وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی.....

پلیز آپی!!!! حیا نے چڑتے ہوئے کھا..... اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں.....

ارے کیا ہوا یار رو کیوں رہی ہو غم یشفا نے اس کے ہاتھ پکڑتے کھا.....

تبھی عزا روم میں داخل ہوئی اور سبکو سلام کیا.....

والیکم سلام!!!! یشفا نے جواب دیا....

ارے تمہیں کیا ہو گیا بھی رو کیوں رہی ہو غم عزا نے حیرانگی سے حیا کی جانب دیکھتے کھا..... پر وہ کوئی بھی جواب دیے بغیر بس روتی جا رہی تھی.....

تم اسے دیکھو میں بعد میں آتی ہوں یشفا کہتے ساتھ ہی بیٹیشن کو چھوڑنے باہر چلی گئی.....

حیا یار بتاؤ کیا ہوا ہے غم

وہ وہ کسی اور سے محبت کرتے ہیں عزا وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے..... وہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی.....

یہ کیا کھ ری ہو حیا تم پاگل تو نہیں ہو گئی اگر ایسی بات ہوتی تو وہ تم سے منگنی ہی کیوں کرتے..... وہ حیا کے گالوں سے آنسو صاف کرتے بولی.....

نہیں ووو مجھے پسند نہیں..... اس سے پھلے کہ وہ کچھ کہتی شاہ زین چھلانگیں لگاتا ہوا روم میں داخل ہوا.....

اُوئے یہ کیا غم یہ چڑیل کیوں رو رہی ہے بھی غم وہ حیا کے آنسوؤں پر چوٹ کرتا ہوا بولا.....
آپ سے مطلب غم آپ جائیں یہاں سے!!!! عزا نے اس کے ہاتھ سے گجرے تھامتے ہوئے
کھا..... اور حیا کو گجرے پھنسانے لگی..

اوہ! ہیلو مس میں اپنی کزن سے بات کر رہا ہوں آپ سے نمٹیں غم آپ کیوں جیلنس ہو رہی
ہیں.... وہ دانت نکالتے ہوئے بولا.....

شاہ زین پلیر دماغ خراب مت کرو جاؤ یہاں سے..... حیا نے چڑھتے ہوئے کھا....

او! مطلب معاملہ سیریس ہے!! وہ پر سوچ انداز میں بولا.....

تبھی لیشا روم میں داخل ہوئی..... چلو بھی حیا!!!!!! سب بلارے ہیں تمہیں..... بھت لیٹ, ہو رہا
ہے.... لیشا بولی....

آپی!!!! وہ افسردہ لہجے میں بولی....

حیا مت پریشان ہو..... ایسا ہوتا ہے..... وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولیں.....

اور تم کیا یہاں کھڑے لڑکیوں کی ڈسکشن سن رہے ہو باہر جاؤ اشعر اور حیدر کب سے ویٹ

کر رہے ہیں تمہارا!!!! وہ سامنے کھڑے شاہ زین سے بولی.... تو وہ منہ بسورتا ہوا باہر چلا گیا.....

چلو عزا اسکو لیکے چلیں!!!! اس نے عزا کو مخاطب کیا اور اس کے سر پر دوپٹہ اوڑھا کر دونوں اسکو لیکے
باہر کی جانب چلی گئیں.....

شاہ زین اور حیدر اشعر کو مسلسل چڑا رہے تھے.....

لو جی آگئی چڑیل!!! شاہ زین نے اشعر کے کان میں سرگوشی کرتے کہا..... تو اشعر نے نظر گھما کر سامنے کی طرف دیکھا.... جہاں پھولوں کی روش پر چلتی ہوئی یسفا اور عزا حیا کو اسٹیج کی طرف لا رہی تھیں.....

مائے ڈال!!! اشعر کے منہ سے بے ساختہ نکلا.....

ہیں ڈال غوغا بھائی غور سے دیکھ ڈال انھیں چڑیل ہے چڑیل.... شاہ زین نے تمسخرانہ مزاق اڑاتے کہا تو حیدر کی بھی ہنسی چھوٹ گئی.....

اشعر ان دونوں کو گھورتا ہوا صوفے سے اٹھا اور اسٹیج کی دوسری طرف آیا....

حیا جب اسٹیج پر پہنچی تو اشعر نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا.....

حیا نے یسفا کی طرف دیکھا تو یسفا نے اسے اشارے سے ہاتھ آگے بڑھانے کا کہا.....

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو اشعر اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے صوفے کی طرف لے آیا.... اور دونوں بیٹھ گئے....

سدرہ خان نے رسم کا آغاز کیا..... چھوٹی سی مگر خوبصورت سی ٹرے میں رکھی مٹھل کی ڈبی اشعر کی

طرف بڑھائی تو اشعر نے حیا کا ہاتھ تھام کر اسے رنگ پہنائی..... ہر طرف تالیوں کی آواز گونجنے

لگیں..... پھر عائشہ شاہ نے حیا کی طرف رنگ بڑھائی تو حیا کے کانوں میں اشعر کے کہے الفاظ گونجنے لگے....

کھاں کھو گئی حیا!!!! یسفا نے آگے بڑھتے کہا تو حیا ایک دم چونک گئی.....

کک کھیں نہی!!! وہ کنفیوز ہوتے بولی....

چلو رنگ پھناؤ بھئی وہ بیچارہ کب سے ہاتھ آگے کیے بیٹھا ہے.... لیشفا نے اسے تنگ کرنے کو
کھا.... تو حیا نے ڈبی سے رنگ نکال کر اشعر کو پہنادی.....

مبارک ہو مبارک ہو.... شاہ زین نے با آواز بلند کھا.... سب لوگوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد
دی.....

عزا بھی حیا اور اشعر کو مبارکباد دینے اسٹیج پر آئی.....

مبارک ہو بیوٹیفل کیپل!!!! اشعر نے مسکراتے ہوئے خیر مبارک کھا جبکہ حیا نے جوا بن پھسکی سی
مسکراہٹ دی.....

اشعر بھائی اب میری بیسی کو ہمیشہ خوش رکھنا ہے آپ نے سمجھے!!!! اشعر نے سر کو ہلکا سا خم
دیتے ہوئے انشا اللہ ضرور!! کھا.... شاہ زین نے عزا کو مسکراتے دیکھا تو پھر سے اسکے سحر میں کھو
گیا.....

مبارک ہو جناب!!!! آخر آپکو آپکی پرنسس مل ہی گئیں.... دعا نے اسکرین کے اس پار سے اسے
چھیڑتے ہوئے کھا....

ہاھا خیر مبارک بھابھس!!!! تو کیسی لگی آپکو آپکی دیورانی جی غغ اشعر نے آنکھ دباتے ہوئے شرارت
سے پوچھا....

بھئی سچ پوچھو تو مجھے تو بالکل اچھی نہیں لگی.... تھوڑی عجیب سی ہے.... دعا نے برا سامنہ بناتے ہوئے کھا....

او ہیلو مسس ارحم آپکو پتہ بھی ہے آپ کسکی بات کر رہی ہیں غ غ اس نے گھورتے ہوئے کھا....
ہاھاہا بھئی مزاق کر رہی ہوں... ماشا اللہ سے میرے دیور کی چوائس ہے.... اور اشعر عثمان علی خانزادہ کی چوائس ہوا!! اور اچھھی نہ ہو ایسا ہو سکتا ہے بھلا غ

تھینکیو مائے سویٹ بھابس.... اشعر نے سینے پر ہاتھ رکھے اسکا شکریہ ادا کیا....

اچھا اسے بلاؤ تو سہی میں بات کر لوں....

ارے نہیں بھابس ابھی تک تو میری بات نہیں ہوئی آپکی کیسے کروا دوں.... اشعر نے افسردہ ہوتے کھا....

کیوں بھئی اتنے دن ہو گئے تمہیں وہاں گئے ہوئے اور ابھی تک بات ہی نہیں ہوئی اور منگنی بھی کر لی غ غ غ دعا نے حیرانگی سے پوچھا....

بس یار کیا کریں لفٹ ہی نہیں کرواتا.... وہ بیچاگی سے بولا....

اوائے ہوئے کون لفٹ نہیں کرواتا میرے ننھے منے خانزادے کو غ غ وہ دانت نکالتا ہوا کمرے

میں داخل ہوتے بولا.... تو اشعر نے دعا بھابھی کو بعد میں بات کرنے کا کھ کر لیپ ٹوپ بند

کیا.... اور شاہ زین کی طرف متوجہ ہوا....

شازو تووو!! تو تو گھر چلا گیا تمہانا غ اشعر نے چونکتے ہوئے پوچھا....

جا تو رہا تھا پر پھر مجھے کچھ یاد آگیا....

اب کیا یاد آگیا تجھے غ غ اس نے بیزاریت سے پوچھا.... تو شاہ زین نے اسکے کندھے پر ایک دھپ
رسید کی....

کمینے!! دو دن ہو گئے تم لوگوں کی منگنی کو!!!! ابھی تک ہمیں ٹریٹ ہی نہیں دی.... چل
اٹھ!! اور ہمیں لیکے چل!!! شاہ زین نے اسے بازو سے کھینچ کر اٹھایا.....

بھئی مجھے نیند آرہی ہے!!! اشعر بازو چھڑا کر واپس بیڈ پر لیٹ گیا.....

اوہ!!! اچھا!!!!!! تو بھائی کوو نیند دد آ آرہی ہے!! اٹھیک ہے پھر.... میں حیا کو جا کر بول دیتا
ہوں کہ تیار ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.... تمہارا کنجوس لکھی چوس منگیتر ہمیں کھیں نہیں
لیکے جا رہا.... وہ کندھے اچکاتے بولا....

ہیں کیا واقعی غ غ حیا بھی جا رہی ہے غ غ اشعر نے جھٹ سے اٹھتے ہوئے پوچھا.....

تو اور کیا میں فارسی بول رہا ہوں غ غ شاہ زین نے منہ بسورے کھا....

پر کیسے غ غ

وہ ایسے کہ تو تو رہا سدا کا ڈرپوک بزدل نکما انسان اس لیے میں نے ہی ہمت کی اور یشفا آپی سے جا
کے کھا کہ اشعر آج سبکو ڈنر پہ لیکے جا رہا ہے.... اور اس نے فرمائش کی ہے کہ حیا بھی ہمارے
ساتھ چلے.... شاہ زین نے گردن اکڑائے فرضی کولر جھاڑتے کھا.... ورنہ تو نے تو شادی تک بس
اسکی شکل ہی دیکھتے رہنا تھا.... آخر میں اس نے قہقہہ لگایا.....

تو اس سے کیا ہوگا.... نہ وہ سبکے سامنے مجھ سے بات کریگی اور نہ میں کر سکوں گا غ اس سے اچھا تو ہم گھر کے ڈائننگ پہ ہی کھانا کھا لیں وہ منہ بسورتے ہوئے واپس لیٹا تو شاہ زین نے اسے جھٹکے سے اٹھایا....

میری بات سن اوئے!!!!!! میں اگر حیا کو ڈنر کے لیے کنوینس کروا سکتا ہوں نہ تو تم دونوں کی اکیلے میں بات بھی کروا سکتا ہوں سمجھایشفا آپ کو میں نے سب سمجھا دیا ہے!!!!!! اب تو جلدی سے اٹھ اور چل نیچے.... انھیں تو اس چڑیل نے پھر پلین کینسل کروا دینا ہے.....

اشعر سر ہلاتا ہوا فورن اٹھا اور وارڈروب سے کپڑے نکال کر واشروم میں جا گھسا.... شاہ زین ہنستا ہوا روم سے باہر چلا گیا....

شاہ زین سیرھیاں اترتا نیچے آیا اور حیا کے روم میں داخل ہوا جہاں یشفا حیا کو تیار کرنے میں محو تھی....

آپی بس بھی کر دیں ہم ڈنر پہ جا رہے ہیں یا شادی پہ غ وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی....

بھئی تم اپنے منگیتیر کے ساتھ فرسٹ ٹائم باہر جا رہی ہو.... تیار ہونا تو بنتا ہے نا غ وہ اسے تنگ کرتے ہوئے بولیں....

ہاں تو اور کیا نہیں تو سب بولینگے.... ہئے ہئے دیکھنا کینیڈا کے ایک پڑھے لکھے خوبرو شہزادے نے ایک فقیرنی سے منگنی کرلی.... اسی لیے تم پر میک اپ کرنا ضروری ہے بھی!!!! اور نہ خاندانے کی تو ناک ہی کٹ جائیگی شاہ زین نے ٹانگ اڑاتے ہوئے کھا.... تو حیا کو تپ چڑھ گئی....

آپی چھوڑیں مجھے میں نے نہیں جانا کھیں بھی!!!! وہ چئیر سے اٹھتے ہوئے غصے سے بولی....

حیا تم چھوڑو اسے اسکی تو عادت ہے تم یہاں بیٹھو!!!! ایشفا نے اسے بازو سے پکڑتے کھا....

نہیں آپی!!!! مجھے نہیں جانا تو مطلب نہیں جانا.... وہ کہتے ساتھ ہی واشروم میں گئی اور منہ دھونے لگی....

شاہ زین کیا ضرورت تھی تمہیں بکواس کرنے کی.... کتنی مشکل سے منایا تھا اسے.... پتہ بھی ہے کتنی ضدی ہے اب کچھ بھی ہو جائے وہ نہیں جائیگی!!!!

سوری یارر آپی میں تو مزاق کر رہا تھا.... وہ بیچاگی سے بولا....

بیٹھے رہو اب کوئی نہیں جا رہا!!!! وہ افسردہ ہوتے چئیر پہ ڈھے گئی... کہ اچانک ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا حیا کا موبائل بجنے لگا.... ایشفا نے ہاتھ بڑھا کر اٹھا کر دیکھا تو عزا کالنگ کے لفظ جگمگا رہے تھے.... ایشفا کے ذہن میں ایک دم جھماکا ہوا.... اس نے جلدی سے کال ریسپو کی....

ہیلو حیا میڈم کیسی ہو منگنی کرا کے بھول ہی گئی ہو یارر!!!! عزا نے شکوہ کنہ انداز میں کھا....

کسکا فون ہے آپی!!!! شاہ زین نے پوچھا تو ایشفا نے اسے اشارے سے چپ رہنے کا کھا....

ہیلو عزا!!!! میں ایشفا بول رہی ہوں!!!!

ارے آپی آپ حیا کا موبائل آپکے پاس تھا کیا غ

ہاں یار میں اسکے روم میں اسے تیار کرنے آئی تھی....یشفا نے اسکو ساری داستان سنا دی.....
اف یار کیا چیز ہے یہ لڑکی!!!! اتنی سی بات پر ناراض ہو کر بیٹھ گئی ویلے آپ سی پوچھیں تو کم آپکا
وہ کزن بھی نہیں ہے ہر ایک سے منگے لیتا رہتا ہے...بدتمیز!!!! عزا نے دانت بھینچتے کھا....تو
یشفا شاہ زین کی طرف دیکھتے ہوئے قہقہہ لگانے لگی....شاہ زین نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا....
اچھا یار پلیرز کیا تم ہماری ہیلپ کر سکتی ہو....تم پلیرز میاں آجاؤ اور اسے منا لو ہم نے تو
ریزرویشن بھی کروالی ہے....اور مجھے یقین ہے حیا صرف تمہاری بات مانگی....پلیرز آجاؤ!!!
یار آپ مشکل ہے اماں مانینگے تو نہیں....پر میں بھی عزا ہوں شورٹ کٹ نکال لونگی....آتی
ہوں تھوڑی دیر تک!!! وہ قہقہہ لگاتے بولی....

ہاھا ہا تھینکیو سوچ عزا!!! جلدی پھنچو ہم ویٹ کر رہے ہیں....یشفا نے مسکراتے ہوئے فون بند
کیا جبکہ عزا کے میاں آنے کا سن کر شاہ زین ہجوش ہوتے ہوتے بچا....
آپی!!!! عزا بھی آرہی ہے غ غ غ شاہ زین نے حیرانگی سے پوچھا....
ہاں اب وہی آکے منائگی اسے!!! یشفا نے پرسکون ہوتے کھا....

ہئے عزا آرہی ہے!!! وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا....تو یشفا نے اسے گھور کر دیکھا....
وو مم میرا مطلب ہے کہ اچھی بات ہے اب ہمارا پلین کینسل نہیں ہوگا....وہ ہچکچاتے ہوئے
بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا....

پلین کینسل نہیں ہوگا اگر اب تم کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کرو تو!!! وہ اسکے سر پر چپت لگاتے
ہوئے باہر چلی گئی....جبکہ شاہ زین جلدی سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آیا اور برش اٹھا کر بال

سیٹ کرنے لگا... اب پرفیوم کی بوتل اٹھا کر بھر بھر کر خود پر اسپرے کیا اور شیشے میں خود پر نظر ڈالی....ہئے کتنا خوش قسمت ہے تو شیزی!!!! چار دن پہلے محبت ہوئی اور فورن ڈیٹ!!! وہ خود پر فخریہ نظر ڈالتے ہوئے بولا.....

کیا کرے ہو تم میھاں غنہ حیا ٹاول سے منہ صاف کرتی ہوئی باہر نکلی تو اسکی نظر شاہ زین کے ہاتھ میں پکڑے اپنے جان سے پیارے پرفیوم پر پڑی جو اسکا سب سے فیورٹ اور مہنگا ترین پرفیوم تھا.... تم نے میرا پرفیوم یوز کیا.... وہ چیختی ہوئی اسکے پاس آئی.....

نہیں تو میں صرف یوز تھوڑی کر رہا ہوں بلکہ لیکے بھی جا رہا ہوں کیونکہ مجھے یہ پسند آگیا ہے.... وہ دانت نکالتے ہوئے پیچھے کھسکنے لگا کہ حیا نے ہاتھ میں کپ اٹھا لیا.... اسکے سر میں مارتی اس سے پہلے ہی شاہ زین چیخ نکل گئی.... حیا پاگل ہو کیا غنہ لگ جائیگا نیچے رکھو اسے.... وہ ڈرتے ہوئے بولا....

لگ جائے اچھا ہے سکون ہو جائیگا دنیا میں.... وہ کپ اٹھا کے مارنے لگی کہ شاہ زین پہلے ہی بیخوش ہو کر زمین پر گر گیا....

شیزی کیا ہوا تمہیں غنہ وہ چیختی ہوئی زمین پر بیٹھی اور اسے زور زور سے بلانے لگی....

شاہ زین ایک جھٹکے سے اٹھا اور جلدی سے شرٹ پر ایک اور اسپرے کیا....

اس سے پہلے کہ حیا کچھ سمجھ پاتی وہ پرفیوم ڈریسنگ پر رکھ کر بھاگ نکلا....

شیزی کے پیچھے وہ پیچھے چیختی رہ گئی....

شاہ زین بھاگتا ہوا سیرھیاں چڑھا اور پیٹ پر ہاتھ رکھے زور زور سے ہنسنے لگا....

وہ تیار ہو کر کچن میں آئی جہاں فرح بیگم شام کا کھانا بنانے میں مگھ تھیں.....

امماں میں اپنی دوست کی طرف جارہی ہوں.... عزا نے کچن میں داخل ہوتے کھا.... فرح بیگم نے نظر اٹھا کر عزا کی طرف دیکھا جو ہمیشہ کی طرح پینٹ شرٹ زیب تن کیے تیار کھڑی تھی....

اب کون سی دوست آگئی تیری زخ ایک تو میں تیرے ہاتھوں بھت تنگ ہوں عزی!! کوئی ضرورت نہیں ہے کسی دوست و دوست کے گھر جانے کی!!! فرح بیگم نے غصے سے کھا....

امماں پھلے سن تو لیا کریں!!! میں حیا کی طرف جارہی ہوں بیچاری آج صبح سیڑھیوں سے گر گئی اتنی چوٹیں آئی ہیں اسے اور ایک بازو بھی فریکچر ہوگئی ہے!!!! اسی کو دیکھنے جارہی ہوں!!! وہ انتھائی بیچاری سے بولی.....

ہیں کیسے!!! ہئے ہئے منگنی پہ پیاری بھی تو اتنی لگ ری تھی.... کسی کی بری نظر لگ گئی ہوگی بچی کو.... وہ حیا کا سن کر افسردہ ہو گئیں....

ہاں نا امماں!!! بیچاری اتنا رو رہی تھی.... اب میں جاؤں اسے دیکھنے زخ عزا نے معصویت سے پوچھا....

ہاں چلی جا!!! میری طرف سے بھی پوچھ لینا!!!! فرح بیگم نے اسے جانے کی اجازت دی تو وہ دل ہی دل میں اپنی اس اداکاری پر خود کو داد دینے لگی....

اب جا بھی کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہے!!! فرح بیگم نے اسے ڈپٹا تو وہ جلدی سے باہر کی طرف بھاگ گئی.....

اوائے ہنس کیوں رہا ہے غز اشعر نے اسکی کمر پر ایک مکہ جڑتے ہوئے کھا....

یارر مت پوچھ آج تو تیری ہونے والی بیگم کو ایسا تپا کر آیا ہوں کہ جو بھی اسکے سامنے گیا تو سمجھ وہ اس دنیا فانی سے گیا!!! شاہ زین نے قہقہہ لگاتے کھا....

کینے!!! تو کیوں چھیرتا رہتا ہے میری معصوم سی ڈال کو.... اشعر نے اسکے کندھے پر ایک دھپ رسید کی....

اوائے مجھے یہ بتا!!! تجھے کس ہنگل سے وہ ڈال لگتی ہے غز جبکہ مجھے تو وہ بالکل چڑیلوں کی سرداری لگتی ہے جو آدھی رات کو گلیوں میں نکل کر کالی بلی کا شکار کرتی ہے اور پھر اس سے اپنی بھوک مٹاتی ہے.... شاہ زین نے برا سا منہ بناتے ہوئے کھا تو اشعر نے اسکی گردن دبوچ لی....

اچھھا بھائی سوری میں تو مزاق کر رہا تھا.... چھوڑ دے یارر!!!!

پہلے بتا حیا کو چڑیل بولیگا غز اشعر نے ہاتھ کی گرفت کو اور مضبوط کرتے کھا....

ہاں مم میرا مطلب نہیں.... شاہ زین اشعر کے ہاتھ سے اپنی گردن چھڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگا....

گڈ بوائے!! اشعر نے اسکی گردن چھوڑی تو وہ سینے پر ہاتھ رکھے زور زور سے سانس لینے لگا....

اور آج سے تو اسے بھابھی بولیگا انڈر سٹینڈ!!

اے چل.... بھابھی!!! شکل دیکھی ہے اس نے....

اشعر نے جھٹکے سے اسے کھینچ کر سیڑھیوں کی طرف کیا....

اوائے پاگل ہو گیا ہے کیا!!! گر جاؤنگا میں!!! وہ زور زور سے چیختے ہوئے بولا....

حیا کو بھابھی بولیگا یا نہیں غ غ غ

بول دونگا میرے باپ!!! اب جلدی اوپر کھینچ مجھے....

چل آجا.... اشعر نے ہنستے ہوئے اسے ہاتھ سے اوپر کھینچا تو شاہ زین کی جان میں جان آئی....

بڑا کوئی کمینا انسان ہے تو!! محبوبہ کی خاطر دوست کی جان لے رہا ہے... شاہ زین نے منہ

بسورے سخت خفگی سے کھا.... تو اشعر نے قمقہ لگایا....

تو ایسے ہی سدھریگا بیٹا!!! چل اب نیچے.... اشعر اسکا ہاتھ پکڑنا ہوا نیچے لے آیا....

وہ دونوں چلتے ہوئے لاؤنج میں آئے جہاں سب لوگ بیٹھے تھے....

سب ریڈی ہیں غ غ حیدر نے پوچھا....

ہم لوگ تو ریڈی ہیں بس وہ تین خواتین رہتی ہیں.... شاہ زین نے شائستگی سے جواب دیا....

تیسری کون غ غ اشعر اور حیدر نے مشترکہ پوچھا غ غ

بھئی میرے والی اور کون!!! شاہ زین نے دانت نکالے ہوئے آہستگی سے جواب دیا....

اے کون تیرے والی غ غ حیدر نے بے صبری سے پوچھا....

مس عزا.... خانزادے کی ہونے والی بیگم کی بیسٹ فرینڈ!!! شاہ زین نے شرمائے لجھائے انداز میں بتایا.... تو حیدر کی ہنسی چھوٹ گئی.... بس کردے بھائی!! ایسی پچاس لڑکیاں تو مجھے "میرے والی" کے طور پہ دکھا چکا ہے.... حیدر نے تمسخرانہ مزاق اڑاتے بات کو ہوا میں اڑایا....

بٹ اس بار یہ واقعی میرے والی ہے!! جسٹ ویٹ!!

لینڈ واچ!! شاہ زین نے مغرورانہ انداز میں کھا....

بچوں!! گئے انھیں ابھی تک زخ سدرہ خان نے ان تینوں کی طرف متوجہ ہوتے پوچھا جو ایک دوسرے کیساتھ سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے....

جی پھپھو بس نکل رہے ہیں.... حیدر نے جواب دیا.... اور وہ تینوں دوبارہ باتوں میں مچو ہو گئے....

عزا گھر میں داخل ہوئی تو یثفا پھلے سے ہی اسکی منتظر کھڑی تھی....

اسلام علیکم آپی!!! عزا نے اس سے گلے ملتے سلام کیا....

والیکم اسلام!!! شکر ہے عزا تم آگئی.... چلو اب جلدی سے اپنی ڈیوٹی پہ لگ جاؤ....

اوکے باس!!! عزا سر ہلاتی ہوئی حیا کے روم کی طرف بڑھ گئی....

پندرہ منٹ میں وہ حیا کو ریڈی کر کے روم سے باہر لے آئی....

ماشاء اللہ بھی ہماری حیا تو بہت پیاری لگ ری ہے.... یثفا نے حیا کے سرپے پر نظر ڈالے کھا.... تو

حیا نے دوسری طرف منہ پھیر لیا....

اوائے ہوئے.... آج تو لگتا ہے چاند زمین پر اتر آیا ہے!!!.. شاہ زین نے شوخ انداز میں عزا کی طرف نظریں کیے حیا کو مخاطب کیا.... اشعر اور حیدر بھی وہاں پہنچ گئے....
تم سے کسی نے پوچھا غ حیا نے تپ کر جواب دیا.... جبکہ عزا نے شاہ زین کو گھوری سے نوازا.... اشعر حیا کی بات سن کر سر جھکائے اپنی زور سے آنیوالی ہنسی کو ضبط کر رہا تھا....
اشعر کو اس طرح منہ چھپائے ہنستے دیکھ کر حیا کو مزید تپ چڑھ رہی تھی..
چلیں بھی حیدر اس سے پھلے کہ معاملہ پھر سے بگڑ جائے.... لیشفا نے حیا کا موڈ بگڑتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے کھا....

ہاں چلو!!! حیدر کہتے ساتھ ہی ان تینوں کو ساتھ لیے پورچ کی طرف آگیا....

اوکے حیا میں چلتی ہوں اب.... وہ حیا سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولی.... تم کھاں جا رہی ہو بھی غ لیشفا نے حیرانگی سے پوچھا....
گھر اپنے اور کھاں! عزا نے جواب دیا....

کوئی ضرورت نہیں ہے تم بھی چل رہی ہو ہمارے ساتھ!!! لیشفا نے اسے حکم سنایا.... پر آپی....
کوئی آپی واپی نہیں.... بھی اگر تم چلی گئی تو اس آفت کو کون سمجھا لگا غ لیشفا نے حیا کی طرف ٹوٹ کر تے کھا....

حیا نے منہ بسور لیا....

ٹھیک ہے!!! لیکن مجھے ہر حال میں دس بجے تک گھر پہنچنا ہے!!! عزا نے حامی بھرتے کھا....

اوکے ڈن!!

وہ تینوں بھی چلتی ہوئیں انکے پیچھے آگئیں..... اشعر اور حیدر کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تھے.... جبکہ
تینوں لڑکیاں کار کی بیک سیٹ پر بیٹھیں تھیں....
اور شاہ زین بانیک پر انکے پیچھے پیچھے آ رہا تھا....
اشعر مرر سے بار بار حیا کو دیکھ رہا تھا.... جو ہنوز منہ بنائے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی....
اور عزا اور یشفا اپنی خوش گپیوں میں مگھ تھیں....

ریسٹورنٹ کا ماحول خاصہ خواب ناک تھا.... وہ سب لوگ ایک ٹیبل پر آ بیٹھے تھے.... تینوں
لڑکیاں ایک طرف بیٹھیں تھیں اور وہ تینوں لڑکے دوسری طرف.... اشعر نے ویٹر کو اشارہ کر کے
بلوایا تھا....

بھئی حیا کیا مسئلہ ہے ہم تمھاری انگیجمنٹ ٹریٹ انجوائے کرنے آئے ہیں اور تم منہ بنائے بیٹھی
ہو.... عزا نے منہ بسورے بیٹھی حیا کو کھا....
میں کیسے خوش ہو جاؤں جبکہ میں تو کسی کی زندگی میں زبردستی داخل کی گئی ہوں.... وہ دل ہی دل
میں خود سے بول رہی تھی....

جسبھی یشفانے اسے ٹھکا دیا.... حیا یار اشعر تو یہیں بیٹھا ہے پھر تم کہاں کھو جاتی ہو.... وہ اسکا موڈ ٹھیک کرنے کو چھیڑتے ہوئے بولیں.... چلو آرڈ کرو!!

اے ہاں!! چائیز فرائیڈ رائس اور جلفریزی..

آرڈر لکھواتے ہوئے اسکی نظر اشعر پر پڑی جو اپنی نیلی آنکھیں اسی پر جمائے بیٹھا تھا.... حیا نے ناراضگی سے زور سے پلکیں جھپکتے منہ موڑ لیا تھا....

چل شیزی تو آرڈ کر اب!! شاہ زین یک ٹک عزا کو دیکھ رہا تھا.... کہ حیدر نے اسکے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں مارا....

آہ!! شاہ زین ایک دم ہوش میں آیا....

شاہ زین نے غصے سے حیدر کی طرف دیکھا جو دانت نکالے ہنس رہا تھا....

اب وہ ویٹر کی طرف متوجہ ہوا....

ہاں تو ویٹر بھائی!! میرے لیے ایک نلی نہاری، بھنی ہوئی کلچھی، گردے اور ساتھ میں پھینچھڑے.....

اور ایک ڈش اور بھیجا فرامی بھی ایڈ کر دو....

اوکے سر!! ویٹر نے ساری ڈش پیپر پر لکھیں اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا....

اشعر بھائی یہ سب کیا ہے خ خ عزا نے چیختے ہوئے کہا.... حیا کا جی بھی خراب ہونے لگا....

شاہ زین یہ سب کیا ہے!!! تم ہمیں ٹریٹ انجوائے نہیں کرنے دو گے نا خ یشفانے غصے سے کھا....

یارر آپ! یہ میری فیورٹ ڈشس ہیں.... شاہ زین نے بیچاگی سے کھا....

ارے بھی کیا ہو گیا ہم لوگ اپنی ڈشس کھانگے تم اپنی کھانا اس میں اتنا ریکیٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے... حیدر نے بھی شاہ زین کا ساتھ دیا....

ویٹر ساری ڈشس ٹرالی پر سجائے گھسیٹتا ہوا لے آیا اور ٹیبل پر سجانے لگا....

یہ لو حیا یہ ڈش میں نے اسپیشلی تمہارے لیے منگوائی ہے.... دی "بھیجا فرامی" تمہیں اسکی زیادہ ضرورت ہے شاہ زین اسکے سامنے پلیٹ کرتے ہوئے بولا....

آپی اسے کھیں ہٹائے میرے سامنے سے.... حیا نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے نخوت سے کھا....

بھی انھیں چھوڑو شاہ زین ہم لوگ اپنا شروع کرتے ہیں.... حیدر نے ہاتھ ملتے ہوئے نلی نمھاری کی ڈش کو اپنے سامنے رکھا.... اور وہ تینوں کھانے میں مچو ہو گئے.... تینوں لڑکیاں انھیں یہ سب کھاتا دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھے الٹی کر دینے کو تمہیں....

حیا بھاگتی ہوئی ریسٹورنٹ کے باہر گئی اور کھلی فضا میں سانس لینے لگی....

چل بھائی تیرا ٹائم آگیا!!! شاہ زین نے اشعر کو کہنی مارتے ہوئے کھا تو اشعر مسکراتا ہوا اٹھو پیپر سے ہاتھ صاف کرتا حیا کے پیچھے چلا گیا....

مس آپ دونوں کھانگے شاہ زین نے عزا اور یشفا کی جانب ڈش بڑھائی....

بھاڑ میں جائیں آپ اور آپکی ڈش!!!! عزا نے چیختے ہوئے کھا.... تو حیدر نے زوردار قہقہہ لگایا....

نہ سئ!! وہ کندھے اچکاتا ہوا واپس کھانے میں مچو ہو گیا...

چلو عزا ہم آسکریم کھانے چلتے ہیں یشفا نے عزا کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور دونوں آسکریم لینے چلی گئیں.....

حیا!!!! اشعر نے اسے پکارا تو اس نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا....

حیا نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا....

یار ایکچوٹی میں تم سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا تھا اس لیے چلا آیا....
کھیں! حیا نے مختصر سا جواب دیا....

وو مم میں پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا تم میرے ساتھ خوش ہو غ اشعر نے اٹکتے ہوئے سوال کیا....
یہ سوال تو آپکو اپنے آپ سے کرنا چاہیے کیا آپ میرے ساتھ خوش ہیں غ حیا نے آبدیدہ لہجے میں
کھا تو وہ ایک دم چونک گیا....

کیا مطلب غ غ

مطلب آپکو اچھے سے پتہ ہے جب آپ کسی اور کو پسند کرتے تھے تو مجھ سے رشتہ جوڑنے کی کیا
ضرورت تھی.... بڑوں کا مان رکھنے کے لیے آپ نے اس لڑکی سے رشتہ جوڑ لیا جو آپ کو ہمیشہ سے نا

پسند تھی.... جانتے بھی ہیں اس سے کیا ہو گا ہم دونوں کی زندگیاں تباہ ہو جائیں گی کبھی ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں رہ سکیں گے.... وہ کہتے کہتے رو پڑی.....
اوہ!! تو محترمہ کسی بھت ہی بری غلط فہمی کا شکار ہیں.... اشعر نے شرارت سے کھا تو حیا ایک دم چونک گئی.....

اشعر نے پوکٹ سے اپنا موبائل نکال کر آن کیا.... اور حیا کی آنکھوں کے سامنے لہرایا....
یہ لڑکی دیکھ رہی ہو غ

حیا نے حیرت انگیزی سے اشعر کا موبائل تھاما اور غور سے اس کے موبائل میں لگی والیپپر پکچر کو دیکھنے لگی....

میں اس لڑکی سے شدید محبت کرتا ہوں.... میرے دل و دماغ میں اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے صرف اسی لڑکی کا چہرہ آتا ہے.... یہ لڑکی میرے جینے کی وجہ بن چکی ہے اور میں اسے کسی بھی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا.....

حیا نے نظر اٹھا کر اشعر کی طرف دیکھا جو گہری مسکراہٹ دیے اسے دیکھ رہا تھا.... حیا نے اسکی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ محبت دیکھی تھی....

محبت کے اس خوبصورت اقرار پر حیا کا چہرہ گلنار ہو گیا تھا.... وہاں کینیڈا کی ہسیناؤں کو بھی اسی طرح پٹاتے تھے کیا غ حیا نے اپنی جھجھک چھپانے کے لیے فورن سوال کیا....

انکو پٹانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی وہ خود ہی مجھ پہ مر مٹی تھیں.... اشعر نے فخریہ انداز میں فرضی کولر جھاڑتے کھا....

حیا نے ایک ابرو اٹھا کر اسے غصے سے دیکھا....
کتنی مریں پھر غم

فلحال تو ایک میرے سامنے کھڑی ہے باقی یاد نہیں.... وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا... تو حیا
جھینپ گئی....

مجھے تو لگا تھا آپ باقی مردوں سے مختلف ہیں اشعر!! پر آپ بھی دوسرے مردوں کی طرح "دل
پھینک" ہیں..... وہ خفگی سے بولی.....

یارر مزاق کر رہا ہوں.... میں ون ووین مین ہوں بھی!!! کیونکہ مجھے اچھے سے پتہ ہے ابھی ایک ہی
لڑکی نے یہ حال کیا ہے تو باقی کیا کرینگی.... اشعر نے شرارت سے کھا تو حیا کو تپ چڑھ گئی....
کیا کیا ہے میں نے غم ابھی دو منٹ کی بات ہوئی اور میں نے آپکو تنگ بھی کر دیا... وہ غصے سے
اندر جانے لگی کہ اشعر نے اسے روکا.....

اپنا گفٹ تو لیتی جاؤ یارر!! وہ اسکی طرف ریڈ کلر کی چھوٹی سی مٹھی ڈبی بڑھاتے ہوئے بولا.... حیا
نے خفگی سے دوسری جانب منہ موڑ لیا.....

ٹھیک ہے پھر میں ہی کھول کر دکھا دیتا ہوں.... اس نے ڈبی کھول کر حیا کے سامنے کی جس
میں خوبصورت سا گولڈ پینڈینٹ جس پر (H♡A) لکھا تھا....

ول یو میری می!!!! مس حیا زمان شاہ,,,,,, وہ حیا کی طرف ڈبی کرتے ہوئے بولا اس نے ستائشی
نظروں سے پینڈینٹ کو دیکھا اور پھر اشعر کی طرف دیکھا... جو اسکے جواب کا منتظر کھڑا تھا....

اس سے پھلے کہ وہ کوئی جواب دیتی.... شاہ زین نے اشعر کو کمر پر ایک دھپ رسید کر کے نیچے بٹھایا.... اوئے بیوقوف ایسے کرتے ہیں پروپوز!!! شاہ زین نے قہقہہ لگاتے ہوئے کھا تو اشعر شرمندہ ہوتے ایک گھٹنے پر زمین پر بیٹھے حیا کی طرف ڈبی بڑھاتے ہوئے پھر سے پوچھنے لگا.... حیا دل یو میری می!!! وہ گھری سانس لیے بولا....

حیا نے مسکراتے ہوئے سر کو ہلایا اور ڈبی کو تھام لیا....

اشعر خوشی سے اٹھ کھڑا ہوا... تو شاہ زین، حیدر، لیشفا اور عزا نے بھرپور تالیاں بجائیں اور انکو مبارکباد دی....

شاہ زین نے تین چار پٹاٹھے بھی جلانے جو آسمان پر جا کے روشنیاں بکھیر رہے تھے.... حیا آج بھت خوش تھی.... وہ اشعر کو اس طرح خوش دیکھ کر دل ہی دل میں اپنے اور اشعر کے رشتے کی سلامتی کے لیے دعائیں کر رہی تھی....

وہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے پچھلے پندرہ منٹ سے کسی سے فون پر بات کرنے میں محو تھے.... جی جی!! یہ سب آپ ہی کی مہربانی ہے.... ایس پی صاحب ورنہ ہم تو ہمت ہی ہار بیٹھے تھے.... وہ جگہ میرے بھائی کی برسوں کی محنت تھی آپکا بھت بھت شکریہ!!! آپ نے ہماری اتنی مدد کی... اور اس فراڈیئے دو نمبر انسان سے ہمیں چھٹکارا دلوا دیا....

بھئی کیوں شرمندہ کر رہے ہو حسین!!! کیا فراز چوہدری میرا کچھ نہیں لگتا تھا؟ جو مجھ سے غیروں کی طرح شکریہ ادا کر رہے ہو!! عمر شاہ نے خفگی سے کھا..... تو حسین شرمندہ ہو گئے....

نہیں بھائی صاحب ایسی بات نہیں ہے.... جس طرح آپ نے فراز بھائی کے دنیا میں نہ ہونے کے باوجود ان سے وفاداری نبھائی ہے.... ایسا تو کوئی سگا بھی نہیں کرتا.... اللہ ہر ایک کو آپ جیسا وفادار اور مخلص دوست عطا کرے.... حسین چوہدری نے دل سے کھا.... تو عمر شاہ مسکرا دیے.... کس سے بات کر رہے ہو حسین؟ فرح بیگم نے ٹیبل پر چائے رکھتے پوچھا....

بھابھی!! بھت بھت مبارک ہو!!! آپکی جگہ پر جس بندے نے قبضہ کر رکھا تھا.... عمر شاہ نے آج صبح اسے اریسٹ کر لیا ہے....

کیا واقعی!!! میرے اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے.... لاؤ فون مجھے دو!!! فرح بیگم نے خوشی سے نہال ہوتے کھا.... تو حسین نے انکی طرف فون بڑھایا.... یہ لیں بات کریں!!!

ہیلو.... السلام علیکم عمر بھائی!!!

والیکم اسلام!! بھابھی...

عمر بھائی! میں کس طرح آپکا شکریہ ادا کروں اگر آپ نہ ہوتے تو.... وہ کھتے کھتے آبدیدہ ہو گئیں....

ارے بھابھی شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے.... میں نے کوئی احسان تھوڑی کیا ہے آپ لوگوں پر!! فراز میرا دوست تھا.... اور میں نے صرف اپنی دوستی نبھائی ہے.... اس سے زیادہ کچھ

نہیں!! عمر شاہ نے خوشی سے کھا....

اچھا ٹھیک ہے عمر بھائی!! لیکن پھر آپکو میری ایک بات ماننی پڑیگی!!! فرح بیگم نے دوپٹے سے آنسو پوچھتے کھا....

جی کھیں بھابھی خ

آپکو کل اپنی پوری فیملی کے ساتھ کھانا ہماری طرف کھانا ہوگا....

ارے بھابھی اسکی کیا ضرورت ہے...

ضرورت ہے!! بس آپ بھابھی اور بچوں کو کل لے کر آرہے ہیں!!

چلیں جیسی آپکی مرضی بھابھی.... ہم لوگ کل آپکی طرف ہی کھانا کھائینگے پھر!! عمر شاہ نے حامی بھرتے کھا....

شکریہ بھائی صاحب اللہ تعالیٰ آپکو ہمیشہ خوش رکھے!!!!

فرح بیگم نے دعائیں دیتے ہوئے خدا حافظ کھا اور فون بند کر دیا....

دیکھا بھابھی آج بھی دنیا میں اچھے لوگ موجود ہیں.... عمر شاہ صاحب نے پھلے ہماری جگہ ہمیں واپس دلوائی اور اب اتنے بڑے آدمی ہونے کے باوجود بھی وہ ہم جیسے غریبوں کے گھر آنے کے لیے راضی ہو گئے....

تم بالکل ٹھیک کھ رہے ہو حسین!! عمر شاہ بھت اچھا انسان ہے.... اگر وہ ہماری مدد نہ کرتا تو میں

اپنے بچوں کا مستقبل کیسے بناتی خ اب میں شایان کو خوب پڑھاؤنگی.... اور اپنی عزا کی شادی

دھوم دھام سے کرونگی.... میرے اللہ کا کروڑوں شکر ہے کہ اس نے میری دعائیں سن

لیں.... فرح بیگم نے دعائیہ انداز میں ہاتھ اٹھائے خدا کا شکر ادا کیا....

انشا اللہ بھابھی ایسا ہی ہو گا.... حسین نے پر سکون لہجے میں کھا اور چائے کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگا لیا.....

شہرت کا شوق کھاں,, میں تو بس عام ہونا چاہتا ہوں....
عاشق ہوں تیرا تیرے عشق میں نیلام ہونا چاہتا ہوں....

وہ کیفیٹیہریا میں بیٹھا بسکٹ کو چائے میں ڈبو ڈبو کے کھا رہا تھا.... اور ساتھ ساتھ شاعری کرتا
ہو اسامنے والی ٹیبل پر حیا کے ساتھ بیٹھی عزا کو دیکھ دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھر رہا تھا.... جو باتیں
کرنے میں محو تھی....

اے ڈھکن!! بس کردے.... دماغ کی دہی بنادی تو نے سڑے ہوئے شعر سنا سنا کے.... شہریار
نے کانوں میں انگلیاں ٹھونسے ہوئے کھا....

تو نہی سمجھے گا پگلے!! یہ سڑے ہوئے شعر نہیں.. میرے عشق کی داستان ہے.... جو میں اسکے دل
تک پھنچانے کی کوشش کر رہا ہوں...

شاہ زین کا بس اتنا کھنا تھا کہ پاس بیٹھے ارسل کو ہنسی کا دورہ پڑ گیا....

شہریار نے بھی ارسل کا بھرپور ساتھ دیا... وہ دونوں ہنس ہنس کے بے حال ہوتے ایک دوسرے پر گر رہے تھے....

کمینو!! تم لوگوں کو میرا عشق مزاق لگ رہا ہے غ. شاہ زین نے دونوں کو غصے سے گھورتے ہوئے کھا...

اوائے نفسیات!! کچھ یاد بھی ہے یا یادداشت واداشت چلی گئی تیری غ. ارسل نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے کھا....

کیا مطلب غ. شاہ زین نے چونکتے ہوئے پوچھا....
مطلب یہ کہ تجھے اسی لڑکی سے عشق ہونا تھا.... جس نے پہلی ملاقات میں ہی تیرے نوے لاکھ ڈبو دیے.... ارسل نے اسکی عقل پر ماتم کرتے کھا....

ہاھاہا اور کیا ارسل سوچ زرا اگر وہ چڑیل اسکی منکوحہ بن گئی تو یہ تو روڈ پہ آجائیکا.... شہریار نے تمسخرانہ مزاق اڑایا....

اوائے!! چڑیل مت بول اسے!! شاہ زین نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے غصے سے کھا....
اے چل!! چڑیل کو چڑیل ہی بوٹے ہیں تو پری تھوڑی.... شہریار نے پرسکون سا جواب دیا.... تو شاہ زین کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی....

شیری!! میں تجھے آخری دفعہ کھ رہا ہوں چڑیل مت بول اسے!!! اس نے چلاتے ہوئے کھا....
بولونگا ہزار دفعہ بولونگا کیا کرلیگا غ

اب تو دیکھ بیٹا!! شاہ زین نے اسے بیچ مارنے کے لیے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا اس سے پھلے ہی شہریار نے دوڑ لگا دی..... شہریار بھاگتا ہوا عزا کی ٹیبل پر پھنچا....

بھا بھی!!! مجھے بچا لیں ورنہ آپکی وجہ سے یہ بھوکا شیر میرے ٹکڑے کر دیگا.... اس نے ایک ہی سانس میں عزا سے کہہ ڈالا.... شاہ زین بھی بھاگتا ہوا اسکے پیچھے آیا..... عزا نے غصے سے شاہ زین کی طرف دیکھا....

شیزی!! یہ تمہارا دوست کیا بکواس کر رہا ہے خ خ حیا نے دانت بھینچتے ہوئے سامنے کھڑے شاہ زین سے پوچھا جو پھولی سانس کو ہموار کر رہا تھا....

کک کیا کھا ہے اس نے خ خ شاہ زین نے ڈرتے ڈرتے پوچھا....

رکو حیا!! شاہ زین تم میرے ساتھ چلو زرا مجھے تم سے بات کرنی ہے....

عزا کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور گراؤنڈ کی طرف چل دی شاہ زین شہریار پر ایک غصیلی نظر ڈالتا ہوا عزا کے پیچھے چل دیا....

یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے خ خ

عزا نے ہاتھ باندھے انتہائی غصے سے پوچھا....

کون سا تماشہ خ خ وہ خود کو نارمل دکھاتے ہوئے بولا....

میں کئی دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں شاہ زین!!!!!! تم میرے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو جہاں

جاتی ہوں وہاں پھنچ جاتے ہو.... آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا خ خ

عزا!! ایکچوٹلی میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں.... پر پلیز تم مائیڈ مت کرنا....

مچلے کھو!! باقی بعد میں دیکھینگے... عزا نے لاپرواہی سے جواب دیا....

اوکے اسٹارٹ!! شاہ زین نے گہری سانس لی اور ایک گٹنے کے بل بیٹھ گیا.... عزا چونک کر ایک دم پیچھے ہوئی اور شاہ زین کو دیکھنے لگی....

عزا!! آئی ایم ان لووڈیو!! ول یو میری می زغ شاہ زین نے شائستگی سے کھا اور سر جھکائے عزا کے جواب کا انتظار کرنے لگا....

جب کوئی جواب نہ ملا تو اس نے سر اٹھا کر عزا کی طرف دیکھا جو غصے میں بھری پڑی تھی.... شاہ زین ایک دم اٹھ کھڑا ہوا....

نو نیور مسٹر شاہ زین!!!..... وہ کہتے ساتھ ہی واپس جانے کے لیے مڑی تو شاہ زین نے اسکا ہاتھ پکڑ کے روک لیا....

پر کیوں زغ

کیونکہ میں تم جیسے امیرزادوں کو اچھی طرح جانتی ہوں.... ایک نمبر کے فلرٹی دھوکے باز!!! ٹائم پاس کو محبت کا نام دیکر کتنی ہی لڑکیوں کو بیوقوف بناتے ہو.... پر میں ان بے وقوف لڑکیوں میں سے ہرگز نہیں ہوں سمجھے!!! آئندہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کرنا.... وہ غصے سے کہتی ہوئی جھٹکے سے ہاتھ چھڑا کر وہاں سے چلی گئی....

جبکہ شاہ زین سکتے میں کھڑا عزا کو جاتا دیکھ رہا تھا.... میں نے تو تم سے سچی محبت کی عزا!!! اور تم مجھے فلرٹی دھوکے باز کھ کر چلی گئی.... وہ دل ہی دل میں عزا سے مخاطب تھا..... اور عزا سے محبت کرنے پر کھڑا خود کو ملامت کر رہا تھا....

شاہ زین تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے بیٹا خ علیناء شاہ نے روم میں داخل ہوتے ہوئے شاہ زین سے پوچھا.... جو منہ تک بلینکٹ اوڑھے کمرے میں گھپ اندھیرا کیے لیٹا ہوا تھا.... اور یہ کیا خ کمرے میں اتنا اندھیرا کیوں کر رکھا ہے خ. علینا شاہ لائٹس آن کرتی ہوئی بولیں... ممالیز آپ لوگ چلے جائیں میرا موڈ نہیں ہے... شاہ زین نے دوسری طرف کروٹ لیتے کھا.... کیوں کیا ہوا خ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا خ علیناء شاہ نے پریشانی سے اسکی پیشانی کو چھوتے ہوئے پوچھا....

مما ٹھیک ہوں میں!! پلیر آپ لائٹس آف کر کے چلی جائیں.... اس نے بے دلی سے جواب دیا.... شاہ زین اٹھو بیٹا!! مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے تمہیں خ مجھے ٹینشن ہو رہی ہے!! اکھیں تمہارے بابا نے تو نہیں کچھ کھا خ

کچھ نہیں ہوا مما بس ایسے ہی لیٹا ہوں.... سر بھاری ہو رہا تھا میرا.... شاہ زین نے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے پھسکی سی مسکراہٹ دی....

ارے بھی!! دیر ہو رہی ہے آپ لوگ ابھی تک تیار نہیں ہوئے کیا غم عمر شاہ کی بھاری آواز
پورے کمرے میں گونجی.... جو پینٹ کوٹ زیب تن کیے ابھی کمرے میں داخل ہوئے تھے....
اور یہ کیا یہ موصوف ابھی تک تیار نہیں ہوئے.... انہوں نے شاہ زین کے سرالے پر نظر ڈالنے
کھا.... جو بلیک ٹراؤزر پر بنیان مچنے... جبکہ بال سارے بکھرے ہوئے تھے... اور آنکھیں ساری رات
نہ سونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں.....

عمر دیکھیں نا! شاہ زین کو پتہ نہیں کیا ہوا ہے.... کل سے ایسے ہی کمرے میں خود کو بند کیا ہوا
ہے.... علینا شاہ نے فکر مندی سے کھا....
کیا ہوا ہے بھی کھیں نشا و شا تو نہیں شروع کر دیا غم عمر شاہ نے طنزیہ غصے سے پوچھا....
نو ڈیڈ!! ایسی کوئی بات نہیں ہے....

تو پھر کیا مسئلہ ہے غم
کچھ نہیں!! بس تھوڑا سر بھاری ہو رہا تھا.... اس لیے لیٹ گیا!!
یہ سب تمہاری حرکتوں کی وجہ سے ہے.... علیناء!! آپ اسے میڈیسن دیں.... اور جلدی سے نیچے
آجائیں.... فرح بھابھی دو بار فون کر کے پوچھ چکی ہیں ہمارا!!

جی اچھا!! علیناء شاہ نے سر ہلاتے کھا.... تو عمر شاہ روم سے باہر چلے گئے...
علیناء شاہ نے جلدی سے ڈار سے میڈیسن نکالی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی
انڈیل کر شاہ زین کی طرف بڑھایا....

یہ لو شاہ زین!! میڈیسن لے لو بیٹا... ٹھیک ہو جاؤ گے!!

شاہ زین نے ہاتھ بڑھا کر میڈلسن لی اور واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی.... مجھے انھیں کھانی ماما! وہ کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا اور وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا....

پھر تم ہمارے ساتھ چل رہے ہو غ علینا شاہ نے اسے وارڈروب سے کپڑے نکالتا دیکھ کر پوچھا... انھیں ماما میں شاہ ولا جا رہا ہوں.... اور آج رات وہیں رکونگا آپ بابا کو بتا دیجیے گا.... وہ شرٹ کو ہینگر سے نکالنے ہوئے بولا....

چلو ٹھیک ہے!!! چلے جاؤ میں بول دوں گی تمہارے بابا کو.... علیناء شاہ بیٹے کو پیار کرتی ہوئیں روم سے باہر چلی گئیں....

شاہ زین بھی کپڑے اٹھاتا ہوا واشروم میں چلا گیا....

باہر گھنٹی بجی تو شایان دوڑتا ہوا گیٹ کی طرف گیا....
عزا بریانی کو دم دے.... میں دیکھ کے آؤں وہ لوگ آگے ہیں.... فرح بیگم نے عزا کو مخاطب کرتے
کھا.... جو سلیب پر بیٹھی جھومتے جھومتے سلاد بنا رہی تھی....
فرح بیگم نے مڑ کر پیچھے دیکھا....

اے عزا!! تجھے سنائی انھیں دے رہا کیا غ انھوں نے زور سے چیختے ہوئے کھا... لیکن وہ ہنوز اسی
پوزیشن میں بیٹھی جھوم رہی تھی....

وہ غصے سے چلتی ہوئی اسکی طرف آئیں اور اپنے بھاری ہتھڑوں سے اسکے کندھے پر زور سے ایک دھپ لگائی.... تو عزا کی چیخ نکل گئی.... اس نے جلدی سے دیپٹ کھول کر ہینڈ فریس اتاریں اور چونکتے ہوئے فرح بیگم کی طرف دیکھنے لگی....

کیا ہے امماں... اس نے کندھے کو سھلاتے ہوئے پوچھا.....

اچھا!!! تو گانے سن مر رہی تھی اسی لیے ماں کی آواز کانوں میں نہیں گھسی!!! انھوں نے مزید دو ہتھڑوں سے عزا کے کندھوں کی سیوا کردی....

آہ!!! کیا ہے امماں بھی!!! وہ چڑتے ہوئے کندھوں کو سھلانے لگی.....

اٹھ بیھاں سے جلدی اور بریانی کو دم دے.... میں باہر ان لوگوں کو دیکھوں.... فرح بیگم نے اسے شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے سلیب سے اترنے کا کھا.... تو عزا نے جلدی سے سلیب سے جمپ لگائی.... اور اپنی ہینڈ فری اٹھانے لگی.....

ادھر دے اس منحوس کو!!! انھوں نے عزا کے ہاتھ سے ہینڈ فریز کھینچیں اور ڈسٹ بن میں ڈال دیں.....

امماں کیوں پھینکی میری ہینڈ فری.... عزا نے صدمے سے چپکھتے ہوئے کھا.....

تو زارک!!! میں تجھے آکے بتاتی ہوں.... فرح بیگم نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کھا.... اور کچن سے باہر چلی گئیں.....

السلام علیکم بھابھی!! فرح بیگم نے علیناء شاہ سے گلے ملتے سلام کیا....

والیکم اسلام بھابھی کیسی ہیں آپ غز

میں ٹھیک اللہ کا شکر ہے!! فرح بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا....

اور آپ کیسے ہیں عمر بھائی!! ارے بچے نہیں لائے ساتھ.... میں نے آپ سے کھا بھی تھا.... فرح بیگم نے شکوہ کنہ انداز میں کھا....

ارے بچے نہیں صرف بچہ بھابھی!! ہمارا ایک ہی بیٹا ہے شاہ زین!! علیناء شاہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا....

اچھا اچھا ماشاء اللہ!! فرح بیگم نے جواب دیا...

ہے تو ایک ہی پر سو بچوں کے برابر ہے بھئی!! عمر شاہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کھا....

عمر!! کبھی تو بس کر جایا کریں.... بھابھی یہ ہر وقت اس بیچارے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اب

اس عمر میں تو لڑکے تھوڑی بہت شرارتیں کرتے ہی ہیں.... اور یہ ہیں کہ بس!!! ہر وقت

میرے بچے کو ڈانٹتے رہتے ہیں.... علیناء شاہ نے عمر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے خفگی سے بولا.....

ارے بھئی اگر اسے ڈانٹوگا نہیں تو وہ سدھریگا کیسے!! عمر شاہ نے مسکراتے ہوئے کھا....

کتنا بڑا ہو گیا ہے شاہ زین غز بچپن میں تو بس ایک دفعہ ہی دیکھا تھا جب بھائی صاحب اسے

ہمارے گھر لیکر آئے تھے... تب وہ تین چار سال کا تھا شاید!!... فرح بیگم نے علیناء شاہ کی طرف

دیکھتے ہوئے پوچھا....

ماشاء اللہ!! ایم اے فرسٹ ایئر کا اسٹوڈنٹ ہے!! علیناء شاہ نے جواب دیا.....

اوہ اچھا واہ بھی ماشاء اللہ!! اللہ لمبی زندگی دے..... فرح بیگم نے دل سے دعا دی....

آپکے بچے کہاں ہیں بھابھی خ خ علیناء شاہ نے پوچھا ہی تھا کہ عزا ٹرائی پر لوازمات سجانے کمرے میں داخل ہوئی اور سبکو مشترکہ سلام کیا....

والیکم سلام بیٹا!!! ماشاء اللہ آپ تو بڑی ہوں گئیں ہیں بھی.... عمر شاہ نے عزا کے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے کھا اور اسے اپنے پاس بٹھا لیا.....

بھابھی یہ ہے میری بیٹی عزا!! فرح بیگم نے علیناء شاہ سے عزا کا تعارف کروایا....
ماشاء اللہ بھت پیاری ہے....

عزا نے کھڑے ہو کر سبکو شامی سرو کرنا شروع کر دیے.... عمر شاہ مسلسل پیار سے عزا کو دیکھ رہے تھے.... علیناء آپکو پتہ ہے فراز عزا بیٹی کو اکثر میرے پاس لے آیا کرتا تھا.... اور یہ ہمیشہ مجھ سے چاکلیٹ لینے کی ضد کرتی تھی.... پھر میں اسے شاپر بھر کے چاکلیٹس دیتا تھا.... اور جیسے ہی میں نے اسکو چاکلیٹ دینی یہ فورن پارٹی بدل لیتی تھی.... اور پھر اپنے بابا سے کہتی تھی کہ یہ انکل گندے ہیں... میرے بابا اچھے ہیں.....

اوہ واقعی!!! پھر تو آپ بڑی سیلفش گریا تمہیں بھی!! علیناء شاہ نے ہنستے ہوئے عزا کی طرف دیکھتے کھا. تو وہ سر جھکائے مسکرا دی....

عزی!! انکل کو بھی شامی کباب دے.... فرح بیگم نے عزا کو گھورتے ہوئے مسکرا کر کھا....

اوہ سوری!!! یہ لیں انکل!! عزا نے فورن پٹیٹ میں شامی ڈال کر عمر شاہ کی جانب بڑھائی تو سب ہنس دیے....

کوئی بات انھیں بیٹا!! بھابھی آپ بھی عمر کی طرح عزا کو ڈانٹتی رہتی ہیں.... علیناء شاہ نے مسکراتے ہوئے فرح بیگم کو مخاطب کرتے کہا...

بس بھابھی بھت بے وقوف سی ہے یہ!! جب تک ڈانٹوں انھیں تب تک کوئی بات انھیں سنتی!!! عزا میٹھا بھی لیکر آ بیٹا.... فرح بیگم نے عزا کو پھر سے گھورا تو وہ جلدی سے بھاگتی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی.....

ارے مت ڈانٹا کریں بھابھی یہ بیٹیاں پرانی ہوتیں ہیں.... انھیں صرف محبت اور پیار سے رکھنا چاہیے.... یہ نالائق بیٹوں کی طرح تھوڑی ہوتی ہیں.... جنھیں پیار دو تو بگڑ جاتے ہیں.... عمر شاہ نے ہنستے ہوئے کہا.... تو فرح بیگم کی آنکھوں میں نمی آگئی.....

جی بھائی صاحب!! میں تو جب بھی اسے بیاہنے کا سوچتی ہوں تو دل کٹ جاتا ہے.... پتہ انھیں کیسے میں اسے خود سے دور کرونگی.... فرح بیگم نے آبدیدہ لہجے میں کہا تو عمر شاہ مسکرا دیے... بھئی تو اسے دور بھیجنے کی ضرورت ہی کیا ہے.... آپ آس پاس دیکھ لیں.....

کیا مطلب میں کچھ سمجھی انھیں غغ فرح بیگم نے حیرانگی سے پوچھا.... جبکہ علیناء شاہ نے چونکتے ہوئے عمر شاہ کی طرف دیکھا.....

جی بھابی!!! مجھے عزا بیٹی بھت پسند آئی ہے.... بھت معصوم اور شرم و حیا والی بچی ہے.... ورنہ آجکل تو بچیوں میں وہ لحاظ شرم رہا ہی نہیں ہے.... کیا میں آپ سے اپنے بیٹے کے لیے عزا بیٹی کا ہاتھ مانگ سکتا ہوں..... عمر شاہ کا اتنا کھنا تھا کہ فرح بیگم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے..... جبکہ باہر کھڑی عزا یہ سن کر سکتے میں چلی گئی.... میرا رشتہ!!!!!! عزا نے خود سے ہمکلام ہوتے کھا.....

ارے بھابی کوئی زبردستی نہیں ہے.... اگر آپکو نہیں پسند تو آپ انکار کر سکتی ہیں.... میں بالکل بھی برا نہیں مانوں گا.... عمر شاہ نے فرح بیگم کو اس طرح روتے دیکھ کر کھا....
نہیں بھائی صاحب!! میں تو اپنی بیٹی کی خوشنصیبی پر خوش ہو رہی ہوں!!!! یہ خوشی کے آنسو ہیں.... میرے اللہ کی بھت بڑی مہربانی ہے کہ آپ جیسے رحم دل اور فرشتہ پرست انسان کے گھر میں اپنی بیٹی دوں.... فرح بیگم نے آنسو پوچھتے ہوئے کھا....
تو پھر میں آپکی طرف سے ہاں سمجھوں!! عمر شاہ نے پوچھا تو فرح بیگم نے سر اثبات میں ہلا دیا.... آج سے میری بیٹی آپ لوگوں کی امانت ہے بھابی!!!! فرح بیگم نے علیناء شاہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کھا.... تو علیناء شاہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا....
عزا خود کو اس بات سے لاعلم دکھاتی ہوئی نارمل سے انداز میں کمرے میں داخل ہوئی اور کھیر سے بھرا باؤل ٹیبل پر رکھا....

واہ بھی عزا بیٹا!!! بڑے ہی اچھے ٹائم پر میٹھ لائیں ہیں آپ.... عمر شاہ نے شرارت سے کھا تو عزا کنفیوز ہو گئی..... اور ہلکی سی مسکراہٹ دیے کٹوری میں کھیر ڈالنے لگی جبکہ علیناء شاہ ذہن میں کچھ سوچتی ہوئیں مسلسل عزا کو دیکھے جا رہیں تھیں.....

ارے بھابھی لیں نا!!! علیناء شاہ کی آواز کان میں پڑی تو وہ سوچوں کے حصار سے باہر آئیں.... اور مسکراتے ہوئے فرح بیگم کے ہاتھ سے کٹوری تھام لی اور چچچ اٹھا کر کھیر کھانے لگیں.....

وہ بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی.... اور دروازہ لاک کیے اوندھے منہ بیڈ پر آ کے گر گئی.... یا اللہ یہ میں نے کیا کر دیا.... شاہ زین کی محبت کو آزبانے کے چکر میں میں نے تو اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دیا.... وہ روتی ہوئی سیدھی ہوئی.... یا اللہ میں کیا کروں اب!! میں نے تو کل شاہ زین سے معافی مانگنی تھی.... اپنے اس دن کے کھے ہوئے لفظوں پر!!! اور اسکو بتانا تھا کہ جانے کب کیسے کس طرح میں بھی اسکی محبت میں گرفتار ہونے لگی تھی.... اور آج.... آج امماں نے میرا رشتہ کسی اور سے طے کر دیا..... وہ خود سے ہمکلامی کرتے ہوئے مسلسل ہچکیاں لیتے رو رہی تھی.... کاش!!! کاش!!! میں اس دن حیا کی بات مان لیتی تو آج مجھے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا.... وہ روتے روتے اس دن کے گزرے واقعے میں کھو گئی....

(وہ غصے سے بھری چٹیر گھسیٹ کر بیٹھ گئی... اور جگ اٹھا کر گلاس میں پانی انڈیل کر پینے لگی.....)

کیا کہ رہا تھا شیزی!!!! حیا نے اسکو جانچتی نظروں سے دیکھا جو سخت غصے میں بھری بیٹھی تھی....
کہ انھیں رہا تھا! بلکہ بکواس کر رہا تھا!!!! عزا نے دانت بھینچتے ہوئے جواب دیا....
کیا مطلب غ غ حیا نے چونکتے ہوئے پوچھا.... تو عزا نے اسے شاہ زین کے پروپوز کرنے کا سارا واقعہ سنا دیا....

کیا واقعی عزا تم سچ کہہ رہی ہو یہ تو بھت خوشی کی بات ہے یارر!!!!!! حیا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا...

اس میں خوش ہونیوالی کونسی بات ہے غ غ عزا نے حیرت سے پوچھا....
ارے بیوقوف تم پھلے یہ بتاؤ تم نے اسکا پروپوزل ایکسیپٹ تو کر لیا نا غ غ حیا نے بے صبری سے پوچھا....

پاگل ہو کیا!!!! میں کیوں اس چھچھورے کا پروپوزل ایکسیپٹ کرونگی میں تو سیدھا ریجیکٹ کر آئی پتہ
نہی مجھ سے پھلے کتنیوں کو پروپوز کیا ہوگا اور کتنیوں کو چھوڑا ہوگا.... عزا نے چڑھتے ہوئے
کہا.....

عزا!!!! تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے غ غ تم شاہ زین کے بارے میں ایسا کیسے بول سکتی ہو غ غ حیا غصے
سے ایک دم چٹیر سے اٹھی اور عزا کو گھورنے لگی....

یارر تمھیں کیا ہو گیا ہے غ غ تمھیں انھیں پتہ وہ کیسے لڑکیوں سے کیسے.....

شٹ اپ عزا!!!!!! میں اب ایک لفظ بھی شاہ زین کے خلاف نہ سنوں.... ورنہ میں بھول جاؤنگی کہ تم میری بیسٹ فرینڈ ہو!!!!!! وہ عزا کو شہادت کی انگلی دکھائے وارن کرتے ہوئے بولی... یارر کیا گیا ہے تمہیں خ خ کیوں ہائپر ہو رہی ہو خ خ عزا نے نا سمجھی سے پوچھا....

کیونکہ تم اسکے کردار پر انگلی اٹھا رہی ہو جو میرے بچپن کا دوست اور بھائیوں کی طرح ہے میں اس سے بھت محبت کرتی ہوں.... ہاں میں مانتی ہوں وہ تھوڑا سا شرارتی ہے ہر آتی جاتی لڑکی سے چھیڑ کھانی کرتا ہے.... پر وہ صرف شرارت کرتا ہے سمجھی!!!! کبھی کوئی الٹی سیدھی بات نہیں کی!!!! وہ انتہائی شریف اور ہر عورت کی عزت کرنے والا لڑکا ہے.... کبھی کسی لڑکی کو بری نظر سے نہیں دیکھا.... اور تم اسکے کردار پر کچھڑا چھا رہی ہو....

نہیں!!!! یہ میں ہر گز برداشت نہیں کرونگی عزا!!!!!! حیا نے غصے سے چیختے ہوئے کھا تو عزا ایک دم شرمندہ ہو گئی....

آئی ایم سوری یارر مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا.... میں تو سمجھی تھی کہ وہ آوارہ لڑکوں کی طرح ہے.... آئی ایم ریٹی ریٹی سوری!!!! عزا نے سر جھکائے شرمندہ ہوتے کھا....

دیکھو عزا!!!! میری بات سنو!!!! میری شاہ زین سے پچھلے دس سالوں کی دوستی ہے اور میرا بھی خیال کہ اس نے آج سے پچھلے کبھی کسی لڑکی کو پروپوز کیا ہوا!!!! اور تو اسکی میرے علاوہ اور کوئی دوست نہیں ہے.... اگر اس نے ایک دو بار تم سے مزاق کر لیا تو یہ اسکا لوز کریکٹر نہیں بلکہ شرارتی پن ہے.... جو اسکے بچپن کی عادت ہے....

اچھا نہ یارر سوری بول تو رہی ہوں... عزا نے کان پکڑتے ہوئے کھا....

یارر وہ بیچارہ کتنا ہرٹ ہوا ہوگا تمھاری ان باتوں سے !!! تمھیں مجھ سے بھی بلکہ ابھی کے ابھی اس سے چل کر معافی مانگنی ہوگی اٹھو میرے ساتھ جلدی !!!! حیا نے اٹھاتے ہوئے کھا.....

یارر دو منٹ زرا رک جاؤ میری بات سن لو !!!! عزا نے اسے روکے ہوئے کھا.....

سناؤ غ حیا نے خفگی سے پوچھا.....

مجھے صرف دو تین دن کی مہلت دے دو !!! میں صرف یہ دیکھ لوں کہ تمھارا وہ اچھٹھا کزن مجھ سے واقعی محبت کرتا ہے یا تمھیں غ عزا نے منت بھرے انداز میں انتھائی بیچاگی سے کھا تو حیا کی ہنسی چھوٹ گئی....

ٹھیک ہے صرف دو دن کا ٹائم ہے تمھارے پاس !!! لیکن پھر بھی میں تمھیں بتا دوں کہ شاہ زین نے اگر تمھیں پروپوز کیا ہے تو وہ واقعی تم سے سچی محبت کرتا ہے... اور اسکی گیرنی میں تمھیں دیتی ہوں.....

ٹھیک ہے باس !!! دو دن بعد میں خود جا کر اسے پروپوز کر دوں گی..... اب خوش !!!

ہاں بہت زیادہ خوش !!! حیا نے اس کے گال پر پیار سے چٹکی بھرتے کھا.....

چلو اب چلیں اس سے پھلے کہ سر ہٹلر آجائیں... عزا نے معصومیت سے کھا تو حیا چٹیر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور عزا کیساتھ کلاس کی طرف چل دی)

شاید تم میرا نصیب تمھیں تھے شاہ زین !!! اس لیے ہم جدا ہو گئے..... وہ شاہ زین کے مسکراتے ہوئے چہرے کو سوچ کر رونے لگی.... اور لائٹس آف کر کے سیدھی ہو کر بلینکٹ اوڑھ کر لیٹ گئی..... اور شاہ زین کے ساتھ اپنے گزرے لمحات کو سوچتے لگی جب اس نے شاہ زین کو پھلی بار

یونی میں گراؤنڈ میں دوستوں کیساتھ چئیر لگائے بیٹھے دیکھا تھا..... ایک ایک لمحہ کسی فلم کی طرح
اسکے دماغ میں چل رہا تھا..... وہ شاہ زین کو سوچتی سوچتی نا جانے کب سوئی کہ اسے خبر ہی نہ
ہوئی.....

کیوں خوابوں پہ تیرے سائے ہیں....
دل کیوں ہے تنہا میرا....
کیوں خاموشی ہے زباں میری....
اشکوں سے کھ پاؤں نا!....
کیوں درد ہے اتنا تیرے عشق میں
رہا وے!!

کیوں نظریں تیری یوں انجاں ہیں...
آنکھیں ہیں میری بھی نم!!!
کیوں پا کر بھی تم کو کھویا ہے....
ہم کیوں نہ بن پائے ہم!!!
کیوں درد ہے اتنا تیرے عشق میں....

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے..... ہر طرف سنسان سی خاموشی چھائی ہوئی تھی.... سورج
ڈھلنے کی وجہ سے شام اداس اداس سی لگ رہی تھی.... اس منظر کی طرح شاہ زین کا دل بھی اندر
سے بھت اداس تھا.... وہ ریلنگ پر بازو ٹکائے... کسی غیر مرئی نقتے میں کھویا ہوا تھا....
تبھی پیچھے سے اشعر اور حیدر باتیں کرتے ہوئے اسکی طرف آئے....
اوائے شیزی تو کب آیا یار!!! اشعر نے شاہ زین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا.... پر وہ ہنوز
اسی پوزیشن میں کھڑا رہا....
اسے کیا ہوا غ اشعر نے حیرانگی سے حیدر کی طرف دیکھتے سوال کیا....
پتہ نہیں غ حیدر نے کندھے اچکائے....
اوائے اپنے ہٹلر ڈیڈ سے پٹ کے آیا ہے کیا غ حیدر نے اسکو بازو سے جھنجھوڑا تو وہ ہوش کی دنیا
میں واپس آیا....
ہاں کیا غ شاہ زین نے چونکتے ہوئے مڑ کر ان دونوں کی طرف دیکھا.... جو جانچتی نظروں سے اسے
گھور رہے تھے....
کیا ہوا بھائی غ آج تو ہمارے گھر اتنی خاموشی سے کیسے آگیا غ انھیں تو پورے شاہ ولا کو پتہ چل
جاتا ہے کہ شاہ زین جیسا طوفان ہمارے گھر نازل ہو رہا ہے.... حیدر نے تنسخرانہ مزاق اڑاتے
کھا....

کچھ نہیں!! بس موڈ آف ہے تھوڑا!! شاہ زین نے بے دلی سے چٹیر پر بیٹھتے کھا....
کیوں سب خیر تو ہے ناخ ز اشعر نے چٹیر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا.... تو حیدر بھی ان دونوں کیساتھ بیٹھ گیا....

یارر میں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آ رہا زین نے آبدیدہ لہجے میں ان دونوں کو مخاطب کرتے کھا....

پر ہوا کیا ہے... بتا بھی تو سچی زین نے جلدی سے پوچھا... تو شاہ زین نے انہیں پوری داستان سنا ڈالی.... یارر اسے لگتا ہے کہ میں لفنگے امیر زادوں کی طرح اس سے فلرٹ کر رہا ہوں.... پر میں اسے کیسے سمجھاؤں کہ میں اس سے سچی محبت کرتا ہوں... اس کے بغیر ایک پل بھی زندہ نہیں رہ سکتا.... کہتے کہتے شاہ زین سر جھکائے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے رو پڑا....
ہاھاہاہا اوئے تو روتا بھی ہے زین ہاؤ کیوٹ!! اشعر نے اسکا موڈ اچھا کرنے کے لیے شرارت سے کھا....

اوئے کمینے!! تو سچ بول رہا ہے یا پھر سے کوئی ڈرامہ کر رہا ہے زین نے کنفیوز ہوتے ہوئے پوچھا....

تم لوگوں کو میری محبت مزاق لگ رہی ہے زین شاہ زین نے غصے سے چیختے ہوئے کھا... اور جھٹکے سے چٹیر سے اٹھ کھڑا ہوا.... بھاڑ میں جاؤ تم سب!! وہ غصے سے کھتا ہوا واپس جانے لگا.. تو اشعر نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس اپنے پاس بٹھایا....

شیزی بیٹھ... اور میری بات سن!!!

شاہ زین نے ناراضگی سے دوسری طرف منہ پھیر لیا....

اب مجھے سیریلی بتا... کیا تو سچ میں عزا میں انٹرستڈ ہے!!! یا یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تو بس اس سے اٹریکٹ ہوا ہو.... اور تجھے لگ رہا ہو کہ تو اس سے محبت کرتا ہے غ

نہیں یار ایسا نہیں ہے غ میں سچ میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں.... مجھے زندگی بھر بس اسی کا ساتھ چاہیے... پتہ ہے جب اس نے میرے بارے میں یہ سب کھا.... تو میرا دل ٹوٹ گیا.... شاہ زین نے افسردہ ہوتے جواب دیا....

تو بس پھر!! اگر تو واقعی اس سے محبت کرتا ہے تو اب اسے یقین دلانا بھی تیرا کام ہے... کل یونی میں دوبارہ اس سے بات کرنے کی کوشش کر!! اگر پھر بھی نہ مانے تو!!!
گن پوائنٹ پہ نکاح پڑھوا لینا!!!! اشعر کی بات مکمل ہونے سے پھلے ہی حیدر نے بچ میں لقمہ دیا.... تو شاہ زین کے چہرے پر گھری مسکراہٹ چھا گئی....

جی نہیں!! رشتے زبردستی نہیں بنائے جاتے.... اگر وہ تیری محبت کا اعتبار نہیں کر رہی تو... صبر سے کام لے.... اور اسکا دل جیتنے کی کوشش کر!! اور محبت اگر سچی ہو تو محبوب خود بخود آپکی طرف مائل ہونے لگتا ہے.... سمجھا!!! میرے شیر!!! اشعر نے اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے فخریہ انداز میں کھا....

شکریہ جگر!!!! شاہ زین نے خوشی سے ایک دم اسے گلے لگا لیا....
ہاھا کوئی بات نہیں.... اشعر نے اسے خود سے الگ کیا.... اور ٹیبل سے کافی کا مگ اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا.... شاہ زین نے مسکراتے ہوئے مگ تھام لیا....

چٹیس!! تینوں نے مگ کو ایک ساتھ ٹکرایا اور کافی پینے کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر کی باتوں میں مچو ہو گئے.....

عمر یہ آپ نے کیا کیا غز علیناء بیگم نے عمر شاہ کی طرف چائے کا کپ بڑھاتے کھا اور سامنے کرسی پر بیٹھ گئیں....

میں نے کیا کیا ہے بھی غز عمر شاہ نے ریوٹ سے ٹی وی کو آف کیا.... اور علیناء شاہ کی طرف متوجہ ہوئے...

یہی شاہ زین کا رشتہ پکا کر دیا آپ نے.... اور وہ بھی کسی سے پوچھے بتائے بغیر غز علیناء شاہ نے سخت خفگی سے کھا....

کیوں بھی!! آپکو عزا بیٹی پسند نہیں آئیں کیا غز
نہیں مجھے تو بھت پسند آئی ہے... پر مجھے ڈر ہے.... کہیں شاہ زین اس رشتے سے منع نہ کر دے... آپکو پھلے اس سے پوچھ لینا چاہیے تھا.... اور پھر ہی رشتے کی بات کرنی چاہیے تھی....
کیوں بھی وہ کیوں منع کریگا.... کیا برائی ہے عزا میں غز

عزا میں تو کوئی برائی نہیں ہے!! پر آپ تو شاہ زین کو اچھی طرح جانتے ہیں نا.... اور عزا کے اسٹیٹس کو بھی!! اسے صرف ہائی فائی اور موڈرن چیزیں پسند ہیں.... تو کیا وہ عزا جیسی سادی سی

لڑکی سے شادی کریگا غ کبھی نہیں!! اور اگر ہم نے فرح بھابھی کو انکار کیا.... تو کتنا دل دکھے گا
ان لوگوں کا.... عمر!! آپکو پھلے شاہ زین سے مشورہ کر لینا چاہیے تھا.... علیناء شاہ انہیں سمجھاتے
ہوئے بولیں....

کوئی ضرورت نہیں مجھے اس سے مشورہ کرنے کی.... میں اسکا باپ ہوں وہ نہیں!!! میں نے جو
بھی فیصلہ کیا ہے بالکل ٹھیک کیا ہے!!!! اور کیا میں اسے نہیں جانتا غ اس نے آج تک زندگی
میں کوئی ڈھنگ کا فیصلہ نہیں لیا!! تو اب کیا لیگا.... عزا بیٹی شاہ زین کے لیے بالکل پرفیکٹ
چوائز ہے.... اور وہی ہماری بھو بنگی بس!! شاہ زین کو میں خود دیکھ لوں گا!! وہ کہتے ساتھ ہی ٹی
وی آن کر کے ٹاک شو دیکھنے میں محو ہو گئے....

وہ بیڈ پر کتابیں پھیلائے نوٹس بنانے میں محو تھی.... تبھی سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون بجنے لگا.... حیا نے
ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا.... تو اشعر کالنگ کے لفظ جگمگا رہے تھے.... حیا نے مسکراتے ہوئے کال
ریسیو کی اور فون کان سے لگایا....

ہیلو میڈم کیسی ہیں غ اشعر نے مسکراتے ہوئے پوچھا....
میں تو ٹھیک ہوں جناب!!! آپ نے کیسے یاد کر لیا مجھے غ

بس... سب کو ٹرائی کیا!! سب بڑی تمھیں!! اس لیے تمھیں کال ملائی.... اشعر نے کرسی سے ٹیک لگائے آسمان کی طرف نگاہ کیے خوبصورت سے چمکتے دکتے چاند پر نظر ڈالے شرارت سے کھا....

اوہ اچھا!! تو یہ بات ہے!! مسٹر اشعر میں بھی اسوقت بہت بڑی ہوں.... آپ کسی اور کو ٹرائی کر لیں.... مجھ سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اب!!! حیا نے جلتے ہوئے کھا.... اور ٹھک سے فون بند کر دیا....

لو بھی!! یہ تو ناراض ہی ہوگئی!!! اشعر نے مسکراتے ہوئے کھا.... اور پھر سے کال ملانے لگا.... پر حیا کا نمبر کسی اور لائن پر مصروف ملا.... تو وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا چٹیر سے اٹھا... اور چلتا ہوا روم کی طرف آگیا....

آج پھر نیند حرام ہوگی!!! اشعر نے سامنے بیڈ پر پڑے شاہ زین کی طرف دیکھتے ہوئے بے بسی سے کھا.... اور لائٹس آف کر کے اسکے ساتھ آکر لیٹ گیا....

عزا کیا ہوا یا رر!!! تم رو کیوں رہی ہو.... حیا نے پریشانی سے فون کے اس پار روتی عزا سے پوچھا....

حیا!! امم امماں نے میرا رشتہ کسی اور سے طے کر دیا ہے!!! عزا نے ہچکیاں لیتے روتے ہوئے کھا....

کیا خذ یہ کب ہوا خ عزا تم تو شاہ زین سے....

میں کیا کروں حیا خ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا!!!

تو تم آنٹی کو بتاؤنا کہ تم کسی اور سے محبت کرتی ہو.... اور اسی سے شادی کرنا چاہتی ہو!!! حیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا....

نہیں حیا اِماں کبھی نہیں مانینگے غ اگر اِماں کو پتہ چل گیا کہ میں یونی کے کسی لڑکے کو پسند کرتی ہوں تو وہ تو مجھے جااان سے بے عزا ابھی حیا کو بتا ہی رہی تھی کہ فرح بیگم کمرے میں داخل ہوئیں.... عزا نے جلدی سے کال ڈسکنیکٹ کی اور فرح بیگم کو دیکھنے لگی.... جو غصے سے اسے ہی گھور رہیں تمہیں....

ہیلو عزرا خ ہیلو!!! حیا نے عزا کو مخاطب کیا.... لیکن کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی....
یا اللہ سب ٹھیک کر دینا!!! حیا نے دل میں دعا کی اور فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر شاہ زین اور عزا
کے بارے میں سوچنے لگی.....
امم امماں میں وہ میں.....

کس سے بات کر رہی تھی اس ٹائم!! فرح بیگم نے ابو اچکاتے ہوئے غصے سے پوچھا....

میں حیا سے بات کر رہی تھی اماں!!! عزائے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔۔۔

اچھا اچھا!!! پھر ٹھیک ہے.... فرح بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا....

ادھر آمیرے پاس بیٹھ!!! فرح بیگم نے عزا کو ہاتھ سے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئیں....

عزا نے سوالیہ نظروں سے فرح بیگم کی طرف دیکھا جو کافی خوش نظر آرہیں تھیں....
عزى!!! میری بات سن بیٹا!! کل جو لوگ ہمارے گھر آئے تھے نا.... عمر بھائی اور علیناء
بھابھی خن

جی امماں پھر خن عزا نے افسردہ ہوتے پوچھا.... جانتی تو وہ پھلے سے تھی کہ فرح بیگم کیا کھنے آئی
ہیں.... اور یہی سوچ سوچ کر وہ رو دینے والی ہو رہی تھی....

بیٹا انھیں تو بہت پسند آئی ہے!!! اور انھوں نے اپنے اکلوتے بیٹے.... شاہ زین شاہ....
(شاہ زین کا نام سن کر عزا کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی.... اور چہرے پر ایک دم خوشگوارى کے
تاثرات چھا گئے....)

کیلیے تیرا رشتہ مانگا ہے.... بھائی بھابی بہت اچھے ہیں.... تو ظاہر ہے پھر انکا بیٹا بھی اچھا ہو گا....
میں نے انھیں ہاں تو کھ دی ہے پر پھر بھی تجھ سے پوچھ رہی ہوں.... تجھے منظور ہے نا خن
عزا اب پرسکون ہو گئی تھی.... اور دل ہی دل میں اپنی قسمت پر رشک کر رہی تھی....
عزى!!! میں تجھ سے پوچھ رہی ہوں پھر ٹوٹیاں (بینڈ فری) ٹھونس کے بیٹھی ہے کیا خن فرح بیگم
کے اس طرح کھنے پر عزا کی ہنسی چھوٹ گئی....

نہیں امماں!! اور اگر یہ میری امماں کی پسند ہے.... تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے... مجھے یہ رشتہ
قبول ہے.... عزا نے شرماتے ہوئے کھا.... تو فرح بیگم جانچتی نظروں سے اسے گھورنے لگیں....

تو کب سے میری اتنی فرمانبردار ہو گئی!!! میں نے تو سوچا تھا... تو روپیٹ کے مجھ سے پھلے لڑکے کی تصویر دیکھنے کو بولیگی.... پھر سو نکھرے دکھائے گی... پھر کھیں جا کے ہاں کھے گی!!! پر تو تو دو منٹ میں راضی ہو گئی.... فرح بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا.....

امماں مجھ میں کھاں اتنی سمجھ ہے کہ زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ خود کر سکوں.... اب آپکو زیادہ تجربہ ہے نا!!! آپ نے میرے لیے اچھا ہی سوچا ہوگا.... وہ انتہائی بیچاگی اور فرمانبرداری سے بولی.... تو فرح بیگم کو ایک دم اس پر پیار آگیا....

میری بچی!!! میں تو پھلے ہی کہتی ہوں کہ میری عزیزی لاکھوں میں ایک ہے... فرح بیگم اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولیں....

بالکل!! عزا نے فرضی کولر جھاڑتے ہوئے بولا....
بس اگر مائی منڈوں جیسے کپڑے نہ پھنے تو!!!! فرح بیگم پیار سے اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کمرے سے باہر چلیں گئیں....

جبکہ عزا بھاگتی ہوئی سائیڈ ٹیبل تک پہنچی.... اور جھٹ سے فون اٹھا کر حیا کو کال ملائی....
ہیلو عزا یار کال کیوں بند کر دی تھی تم نے!!! حیا نے فکر مندی سے پوچھا....

حیا!! سب کچھ چھوڑو پھلے مجھے شاہ زین کے والد کا نام بتاؤ غ عزا نے بے صبری سے کھا...
کیوں غ آنٹی کو بتا دیا تم نے غ وہ راضی ہوئیں کہ انھیں غ حیا نے حیرانگی سے پوچھا....

ارے آنٹی تو راضی ہی راضی ہیں!! بس تم مجھے شاہ زین کے والد کا نام بتاؤ غ

عمر شاہ!! حیا نے جلدی سے جواب دیا.... اب بتاؤ بھی کچھ غ

لڑکی!! جو لوگ میرا پروپوزل لیکر آئے تھے... وہ عمر انکل اور علیناء آنٹی تمہیں.... عزا نے خوشی سے
نمہال ہوتے کھا....

کیا عزا نے واقعی عزا تم سچ کھ رہی ہو عزا نے حیا نے صدمے سے چپکھتے ہوئے پوچھا عزا
بالکل سچ میری جان!!! عزا نے فخریہ انداز میں کھا.... اور اسے ساری داستان سنا دی....
یارر آئی ایم سو سو پپی!! میں تم دونوں کیلئے اتنی دعائیں کر رہی تھی ابھی.... حیا نے خوشی
سے نمہال ہوتے کھا....

تمہیں سوچو عزا... عزا نے اسکا دل سے شکریہ ادا کیا....
ایک منٹ!!!! اسکا مطلب ہے... شاہ زین کو اس بات کا ابھی تک پتہ نہیں ہے!!! حیا نے
جھٹ سے کھا....

ہاں یارر واقعی!! عزا نے بھی اسکی تائید کی.... پر ہو سکتا ہے انکل آنٹی نے اسے بتا بھی دیا
ہو.... پر تمہیں نہ پتہ ہو....
نہیں یارر وہ تو شام سے ہماری طرف ہی ہے اور آج ہمیں رکا ہے ہماری طرف!!! حیا نے جواب
دیا....

تو پھر جاؤ ابھی بتا دو اسے!!! عزا نے شرمائے لجھائے انداز میں کھا....
کوئی ضرورت نہیں ہے!!!! کوئی بھی نہیں بتائیگا اسے!!! بلکہ میں کل صبح ہی علیناء مچھو کو جا
کر بولدو گی کہ شادی تک شاہ زین کو لڑکی کا نام نہ پتہ چلے!!! حیا نے پر سوچ انداز میں کھا تو عزا
چونک گئی....

کیوں بھی!! کیوں نہیں بتانا غ

یار!! تمہیں یاد نہیں اس نے کیسے میری انگیجمنٹ ٹریٹ خراب کی تھی... اور تمہیں بھی تو لال
بیکوں کی فوج میں کھڑا کر دیا تھا.... یاد نہیں ہے کیا غ اب ہم بھی تو اسے تھوڑا تنگ کرتے
ہیں.... حیا نے تسخرانہ مزاق اڑاتے کھا....

ہاں یار سچی کھ رہی ہو!! چلو پھر ٹھیک ہے!!

او ہاں!! اس دن آنٹی کیا کھ رہی تھیں غ وہ دماغ پر زور ڈالنے ہوئے بولی!! ہاں یاد آیا جھنمی!! تو
مبارک ہو مس عزا آخر آپکو آپکا جھنمی لائف پارٹنر مل ہی گیا... حیا نے اسے چڑاتے ہوئے کھا...
بات سنو!! یہ منگنی کے بعد تمہیں کچھ زیادہ ہی ہوا نہیں لگ گئی!! عزا نے کلستے ہوئے کھا....
کیا کریں بس لگ ہی گئی!! حیا نے بال جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے کھا....

ٹھہر جاؤ زرا!! اشعر بھائی کو شکایت لگاتی ہوں تمہاری!! زرا کنٹرول میں رکھیں.... اپنی ہونے والی
دھرم پتنی کو کچھ زیادہ ہی ہوشیار ہوتی جا رہی ہے.... آپکی صحبت میں رہ رہ کر!! عزا نے اسے
دھمکاتے ہوئے کھا تو حیا کا قہقہہ بلند ہو گیا.... عزا بھی ساتھ میں ہنسنے لگ گئی.... اور ادھر ادھر کی
باتیں کر کے انھوں نے ایک دوسرے کو خدا حافظ کھا اور فون بند کر دیا....

عزا آج بھت خوش تھی!! نیند اسکی آنکھوں سے اب کوسوں دور ہو چکی تھی.... وہ شاہ زین کو
سوچتی سوچتی مسکرا رہی تھی....

تو مسٹر شاہ زین شاہ میں آج خود سے یہ اقرار کرتی ہوں.... کہ میں ایک جھنمی شخص کی محبت میں
گرفتار ہو چکی ہوں.... وہ ہنستے ہوئے خود سے ہمکلامی کرتے بولی....

کوئی کمی سی تھی جینے میں جانا یہ ہم نے کہاں !!

ایسے لے ہو جیسے ہم پہ ہو مہرباں وہ خدا!! ♥

کہاں رہ گئے چلو آج!! وہ ہاتھ میں بکس پکڑے یونی کے باہر کھڑی حسین کے آنے کا انتظار کر

رہی تھی.... تبھی شاہ زین کی نظر اس پر پڑی... اور وہ چلتا ہوا عزا کے پاس آیا....

عزا!! شاہ زین نے اسے پکارا تو عزا نے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا....

کیا ہے غ غ اس نے ترخ کر پوچھا....

میں تمہیں گھر ڈراپ کردوں غ غ شاہ زین نے اسکی بات کا برا منائے بغیر شائستگی سے پوچھا...

کوئی ضرورت نہیں ہے!! اور تمہیں میں نے کتنی دفعہ کھا ہے.... مجھ سے دور رہا کرو.... سمجھ

نہیں آتی کیا غ غ وہ غصے سے بولی....

آئی ایم سوری عزا!! پر یہ میرے بس میں نہیں ہے.... تم پلیز ایک دفعہ میری بات پر یقین تو

کر کے دیکھو.... میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں.... کوئی فلرٹ نہیں کر رہا تم سے!! پلیز میرا یقین

کرو.... شاہ زین نے منت بھرے لہجے میں کہا....

محبت مائی فٹ!! اگر اب تم نے مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی کی نا" شاہ زین!!!! تو میں

یشفا آپی سے تمہاری شکایت کردونگی سمجھے!! وہ شہادت کی انگلی دکھائے اسے وارن کرتے ہوئے

بولی....

ٹھیک ہے!!!! اب کبھی انہیں آؤنگا تمہارے پیچھے.... پر میری ایک بات یاد رکھنا عزا!! مجھے ٹھکرا کر تم ایک دن ضرور پچھتاؤگی!!!!
"شاہ زین شاہ" جو کبھی کسی کے پیچھے انہیں بھاگا.... کسی کے آگے جھکا انہیں... وہ صرف تمہارے آگے جھکا!! اور وہ بھی اپنی محبت کی خاطر! پر شاید میری ہی غلطی تھی.. جو ایک خود غرض اور پستہر دل لڑکی سے محبت کر بیٹھا....

خدا حافظ!! دعا ہے اب کبھی ہمارا آمنہ سامنے نہ ہو.... وہ آنکھوں پر ڈارک گلاس لگاتا ہوا بائیک کی طرف چلا گیا.... ایک آخری نظر عزا پر ڈال کر بائیک سٹارٹ کی اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا....

عزا جو کب سے اپنی ہنسی کنٹرول کیے کھڑی تھی.... اسکے جاتے ہی کھل کر ہنسنے لگی.... واؤ!! تو نے تو کمال کر دیا عزا!! کیا ایکٹنگ کی ہے!! واہ!! واہ!! وہ فخریہ کولر جھاڑتے ہوئے خود کو داد دینے لگی....

مسٹر شاہ زین شاہ!! اب تو زندگی بھر تمہی سے آمنہ ہو گا اور تمہی سے سامنے!! وہ دل ہی دل میں شاہ زین کو مخاطب کرتے بولی.... اور اپنی بات پر مسکرا دی....

وہ اداس سی صورت بنائے گھر میں داخل ہوا..... تھوڑا سا آگے بڑھا تو ڈرائنگ روم سے آتی قہقہوں کی آوازوں نے اس کے قدم روک دیے.... وہ چلتا ہوا ڈرائنگ روم کی طرف آگیا.... سامنے دیکھا تو ایک دم حیران ہوا..... عمر شاہ، علیناء شاہ، عائشے شاہ، سدرہ خان، لیشفا اور حیا سب لوگ پوری تیاری کیساتھ ڈرائنگ روم میں براجمان تھے.... اور ٹیبل کے ایک سائیڈ پر بڑے سے دو مٹھائی کے ڈبے اور باقی چیزیں رکھی ہوئیں تھیں..... وہ نا سمجھی سے انکی طرف دیکھ رہا تھا.... کہ اچانک حیا کی نظر گم سم کھڑے شاہ زین پر پڑی....

شیزی!! تم آگے!! حیا جھٹ سے اٹھی اور اسکی طرف پھنچی..... یہ آج تم کیوں اتنی بنی سنوری ہوئی ہو غ شاہ زین نے حیا کے سر آپے پر نظر ڈالے ہوئے طنزیہ کھا.... جو شوخ پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے.... شہد رنگ بالوں کی ہلکی ڈھیلی سی سائیڈ پر چٹیا بنائے.... جس سے اسکی بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر آرہی تھیں.... اور میرون کلر کی شارٹ کرتی جس پر چھوٹے چھوٹے پریس اور فلاورس کا نفیس کام ہوا وا تھا پھنے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی....

بھئی آج میرے بیسٹ فرینڈ کے نکاح کی ڈیٹ فلکس ہونے جارہی ہے.... تو کیا تیار بھی نہ ہوتی غ حیا نے انتھائی بیچاگی سے کھا....

کیا مطلب!! کسکا نکاح غ شاہ زین نے نا سمجھی سے پوچھا....

تمہارا نکاح بھئی اور کسکا" حیا نے خوشی سے نہال ہوتے جواب دیا.... جبکہ یہ سن کر شاہ زین کو ایک زوردار جھٹکا لگا....

وہ بھاگتا ہوا علیناء شاہ کے پاس آیا.... ماما یہ حیا کیا کھ رہی ہے غ غ
شاہ زین کے اس طرح پوچھنے پر سب لوگ چونک گئے.. اور اسکی طرف متوجہ ہوئے....
بیٹا تمہیں بتایا تو تمہارے بابا نے!! علیناء شاہ نے عمر شاہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے
کھا....

بتایا تمہا ماما!! اور میں نے انکار بھی کر دیا تھا!! ہے نا ڈیڈ غ غ شاہ زین نے عمر شاہ کو مخاطب کرتے
کھا....

ہاں تم نے مجھے انکار کیا تھا.... اور میں نے تم سے وجہ بھی پوچھی تھی... لیکن تمہارے پاس انکار
کا کوئی جواز نہیں تھا.... سہی کھانا غ غ عمر شاہ نے تنبیہی لہجے میں پوچھا....
جی ڈیڈ!! پررر.... شاہ زین سر جھکائے کھڑا کوئی جواز تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا.... پر اب
کوئی فائدہ نہیں تھا.... کیونکہ جسکا ساتھ وہ زندگی بھر کیلیے چاہتا تھا.... وہ آج ہمیشہ ہمیشہ کیلیے اسے
ٹھکرا چکی تھی....

ٹھیک ہے ڈیڈ!! جیسی آپ لوگوں کی مرضی.... مجھے یہ رشتہ منظور ہے.... شاہ زین نے بے دلی
سے جواب دیا.... علیناء شاہ نے فوراً اٹھ کر بیٹے کا ماتھا چوم لیا.... صدا خوش رہے میرا بچہ!!!
سب نے اسے مبارکباد اور دعائیں دیں....

مبارک ہو شیزی!! دیکھ لو بھی آخر اللہ کو تمہارا صبر پسند آہی گیا.... اب چٹ منگنی پٹ بیاہ تو
نہیں!! لیکن نکاح ضرور ہو رہا ہے.... یسفا نے اسکے اس دن والے کھے شعر پر چوٹ کرتے شرارت
سے کھا.... جبکہ شاہ زین سے ہلکی سی مسکراہٹ دینا بھی دو بھر ہو رہا تھا.....
تھینکیو آپی!!

میری طرف سے بھی مبارک ہو جناب!!! اب تیار رہنا وی آئی پی سی ٹریٹ کیلئے!! حیا نے پچ میں
لقمہ دیا....

خیر مبارک! شاہ زین نے بے دلی سے جواب دیا... اور روم سے باہر نکل گیا....
حیا اسکی حالت سے بھرپور لطف اندوز ہو رہی تھی... اور ساتھ ساتھ میسج ٹائپ کر کے عزا کو اسکی
حالت سے آغاہ کرتی جا رہی تھی....

وہ کمپیوٹر پر نظریں ٹکائے کوئی امپورٹنٹ فائل بنانے میں محو تھا.... تبھی ایک موڈرن سی لڑکی جو
ٹائٹ بلیک پینٹ پر وائٹ کلر کی سلیو لیس شرٹ پھنے ڈائی شدہ بالوں کو شانوں پر کھلا چھوڑے
گاگلز کو سر پہ ٹکائے پیروں میں بڑی سی ہیل والی سینڈل پھنے اور ایک بازو پر مھنگے ترین برینڈ کا
ہینڈ بیگ لٹکائے باڈی گارڈز کے ہمراہ مغرورانہ انداز میں چلتی ہوئی آفس کے مین ڈور سے اندر داخل
ہوئی....

آفس کے سبھی ورکرز اسے اندر آتا دیکھ کر اپنی چیئرس سے اٹھ کھڑے ہوئے....

ہیلو میم!! ویلکم ٹو دی آفس.... سب لوگوں نے باری باری اسے ویلکم کھا....

تھینکیو!! نتاشہ نے چلتے چلتے سبکا شکریہ ادا کیا....

پر واحد اشعر کو یوں کام میں مودیکھ کر اسکے چہرے کے زاویے بدل گئے....

اونے اٹھ!! آزر نے اشعر کو کندھے سے ہلایا.... تو اشعر نے مڑ کر اسے دیکھا..... آزر نے آنکھ

کے اشارے سے اسے سامنے دیکھنے کو کھا.... جہاں نتاشہ غصے میں بھری کھڑی تھی....

اشعر نے نظر گھما کر اس لڑکی کی طرف دیکھا تو ایک دم چونک گیا.... اور یک ٹک اسے دیکھے

گیا.... جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو....

جبکہ نتاشہ جو پھلے غصے میں بھری کھڑی تھی اشعر کو دیکھ کر اسکے تاثرات پل بھر میں بدلے
تھے....

یہ کون ہیں غ غ نتاشہ نے پاس کھڑے آفس کے مینیجر سے پوچھا....

میم!! یہ ہمارے آفس کے نیو ورکر ہیں... اشعر عثمان علی خانزادہ!!! نتاشہ یہ سنتے ہی خوشی سے

بیجاں ہونے لگی....

اوہ!! آئی سی!!! نتاشہ نے اشعر کو نیچے سے لیکر اوپر تک دیکھتے ہوئے کھا....

ٹھیک ہے انھیں میرے آفس میں بھیجیں ابھی!!! نتاشہ مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ ہی اپنے آفس

میں چلی گئی....

یہ کون ہے غ غ اشعر نے پاس کھڑے آزر سے پوچھا....

بھائی!! یہ ہماری کمپنی کے مالک کی اکلوتی اور بگڑی ہوئی بیٹی ہے.... "نتاشہ حسان ملک" آزر
نے نخوت سے جواب دیا... اور واپس اپنی چٹیر پر بیٹھ گیا....
"نتاشہ حسان ملک" یہ نام سنتے ہی اشعر کے چہرے پر ناگواریت چھا گئی.... اور منہ ہلک تک کڑوا
ہو گیا....

مسٹر اشعر میم نے آپکو آفس میں بلایا ہے.... آپ ابھی تک گئے نہیں غنہ مینیجر نے اشعر کو مخاطب
کیا.... تو اشعر سر ہلاتا ہوا آفس کی طرف بڑھ گیا....

وہ ناک کرتا ہوا آفس کے اندر داخل ہوا....
کم ان!! نتاشہ نے چڑ سے اٹھ کر اسکا استقبال کیا....
یس میم!!! اشعر نے نظریں جھکائے پوچھا... تو نتاشہ چلتی ہوئی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی....
اشعر عثمان علی خانزادہ!! مجھے پہچان تو لیا ہو گا تم نے غنہ لیکن پھر بھی اپنا انٹر وکشن کروا دیتی
ہوں.... آئی ایم "نتاشہ حسان ملک" بہت خوشی ہوئی تم سے ایک بار دوبارہ مل کر!!! نتاشہ
نے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا.... جسے اشعر نے نظر انداز کر کے اپنے ہاتھ پینٹ کی پوکٹ میں
ڈال کر دوسری جانب منہ پھیر لیا تھا....

لیکن مجھے بالکل خوشی نہیں ہوئی... مس نتاشہ!!! اشعر نے کڑھ کر جواب دیا....

اشعر پلیرز!! دیکھو قسمت نے ایک بار پھر ہمارا سامنہ کروایا ہے.... اور تمہم..... نتاشہ کا جملہ مکمل ہونے سے پھلے ہی اشعر کا فون بجنے لگا....

اشعر نے اسکی بات کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے جلدی سے پوکٹ سے فون نکالا.... جس پر "مائی ڈال" کالنگ کے لفظ جگمگا رہے تھے.... اس نے مسکراتے ہوئے کال ریسپو کی....

ہیلو اشعر!! کہاں ہیں آپ غ غ ابھی تک آئے کیوں نہیں ہم لوگ کب سے آپکا ویٹ کر رہے ہیں عزا کی طرف جانے کیلئے.....

ہاں یار آفس میں ہوں بس نکل رہا ہوں.... اشعر نے جواب دیا..

ٹھیک ہے جلدی آئیں پلیرز!!

اوکے اوکے!! آ رہا ہوں... میری ڈال... اشعر نے پیار سے کھا تو حیا مسکرا دی....

نتاشہ اشعر کو اس طرح کسی لڑکی سے باتیں کرتا دیکھ کر اندر ہی اندر جل رہی تھی....

اوکے!! حیا نے کہتے ساتھ ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی.... اشعر حیا سے بات کر کے کافی سکون

محسوس کر رہا تھا.... پر نتاشہ پر نظر پڑتے ہی اسکے تاثرات بدل گئے.....

ہاں تو کیا کھ رہی تھی تم غ غ قسمت نے ایک بار پھر تمہیں مجھ سے ملوادیا.... تو سنو نتاشہ حسان!!!

قسمت نے مجھے ایک ایسی لڑکی سے ملوادیا ہے... جس سے میں بے پناہ محبت کرتا ہوں.... جو انتھائی

معصوم اور پاکیزہ ہے.... دیکھنا چاہو گی اسے غ غ اشعر نے اپنے فون کی اسکرین اون کی اور نتاشہ

کے سامنے کیا.... یہ ہے وہ لڑکی!! نتاشہ اپنی حاسد نظروں سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی.... جسکی

تصویر اشعر نے اپنے والپیپر پر سیٹ کر رکھی تھی....

اور تم کھ رہی ہو کہ قسمت نے مجھے پھر سے تم سے ملوا دیا.... ہاھ!!! نہ ہی مجھے کل تم میں دلچسپی تھی.. اور نہ ہی آج ہے!!!!

کھتے ساتھ ہی اشعر نے جھٹکے سے اپنا فون پیچھے کیا اور پوکٹ میں ڈالا.... اور نتاشہ پر ایک کسلی نظر ڈالتا ہوا آفس سے باہر چلا گیا.....

تمہیں تو میں حاصل کر کے رہونگی اشعر!!! یہ میرا وعدہ ہے تم سے.... نتاشہ نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں کھا.... اور واپس آکر چئیر پر بیٹھ گئی....

نکاح نکاح نکاح!!!!!! حیا اگر اب تم نے نکاح کا نام لیا نا.... تو میں کھینچ کے تھپڑ مار دوں گا تمہیں!!!!!! شاہ زین نے غصے سے دانت بھیختے ہوئے حیا سے کہا.... جو پچھلے آدھے گھنٹے سے اسکے روم میں بیٹھی اسکا دماغ کھا رہی تھی....

ہے شیزی!!!! تم نے مجھے حیا کھا!!!!!! مطلب سچ میں.... آج تم نے پھلی بار زندگی میں میرا نام لیا!!!! کوئی چرٹیل فقیرنی نہیں کھا.... ہئے میں صدقے میں قربان.... حیا نے کسی بڑی بوڑھی عورتوں کی طرح اسکی بلائیں لیتے شمرات سے کھا....

مطلب تم باز نہیں آؤ گی زخ زخ شاہ زین اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا....
نہیں بھی تمہارا نکاح ہونیوالا ہے.... تھوڑی سی گپ شپ تو بنتی ہے نا آج....

پھر پتہ نہیں!!! کل کے بعد تم مجھے لفٹ کرواؤ گے بھی کہ نہیں!!! حیا نے گہری سانس لیے
انتہائی معصومیت سے جواب دیا.... جبکہ شاہ زین نے جھٹکے سے پاس پڑے کشن کو اٹھایا.... حیا
اسکی رمض سمجھتے ہوئے آہستہ آہستہ پیچھے کو کھسکی....

شاہ زین نے حیا کی طرف زور سے کشن مارا....

بچاؤ!!! حیا ہنستے ہوئے دوسری طرف بھاگی ہی تھی... کہ روم میں داخل ہوتے اشعر نے بڑی
مہارت سے کشن کو کیچ کر لیا....

واہ بھی واہ!! کیا سیننگ ہے دونوں کی!!! ایک کو مارا.... تو دوسرے نے بچا لیا!! شاہ زین نے
منہ بسورتے ہوئے چڑھ کر کھا....

الحمد للہ "اللہ بری نظر سے بچائے بس!! حیا نے گردن اکڑاتے ہوئے مغرورانہ انداز میں کھا.... تو اشعر
مسکرا دیا....

الحمد للہ "اللہ بری نظر سے بچائے بس!!!!!! شاہ زین پتلی سی آواز بنائے اسکی نقل اتارتا ہوا منہ چڑھا
کر بولا....

بائے داوے!! کون سی جنگ چل رہی ہیں یہاں غ غ غ اشعر نے شاہ زین کے پاس بیٹھتے ہوئے
شرارت سے پوچھا.... جسکے چہرے پر غم واداسی ہنوز چھائی ہوئی تھی....

میں بتاتا ہوں.... حیا نے کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا... کہ شاہ زین بول پڑا....

بھائی میری بات سن!!! یہ دیکھ!! اللہ کا واسطہ ہے تجھے.... اس فسادن کو میرے گھر سے لیجا!!!
ابھی صرف تین گھنٹے ہوئے ہیں اسے یہاں آئے ہوئے.... اگر یہ دو دن تک یہاں رہی نا!! تو میں
پاگل ہو جاؤں گا!!!!!! شاہ زین نے اشعر کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے منت کرتے کھا.....

حیا ادھر آؤ زرا!! اشعر نے مصنوعی غصے سے اسے اپنے پاس بلایا!! حیا منہ بسورتی ہوئی اشعر کے
سامنے آکھڑی ہوئی۔ اور ایک کسلی نظر شاہ زین پر ڈالی.... جی "" حیا نے شائستگی سے پوچھا... ابھی
تو تم میرے ساتھ چلو!! اور جب واپس آؤ... تو دل کھول کر اسکا دماغ کھاناو کے!!!! اشعر قمقہ لگاتا
ہوا بیڈ سے اٹھا.... جبکہ حیا کھل کر ہنس پڑی....

کمیٹے!! بجائے میرا ساتھ دینے کے تو اس چڑیل کا ساتھ دے رہا ہے.... پر کوئی نہیں!!! اللہ بھت
بڑا ہے... دیکھ لیو!! ایک دن تو بھی اسکے آگے ہاتھ جوڑ رہا ہو گا.... اور اسکی منتیں کریگا.... کہ میرا
دماغ مت کھاؤ... اللہ کا واسطہ ہے.... شاہ زین نے اشعر کا رول ادا کرتے ہوئے اسے باور کرایا....
ڈونٹ وری!! برو... ایسا کبھی نہیں ہوگا.. اشعر نے گہری مسکراہٹ دیتے کھا.... اور حیا کا ہاتھ
تمھارے روم سے باہر چلا آیا.....

کدھر غ حیا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا....

تمہارا ڈریس لینے!!! اشعر نے اسکی بات کا جواب دیا تو وہ چونک گئی.....

پر میرے پاس تو آلریڈی ڈریس موجود ہے.....

ہاں مجھے دکھایا تمہایشفا نے... لیکن مجھے پسند نہیں آیا..... بھت ڈل کلر ہے.... اسلیے ہم دوسرا لینے

جار ہے ہیں!! وہ کہتا ہوا باہر آگیا... حیا بھی اسکے پیچھے چلی آئی....

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ شاپنگ مال پہنچ چکے تھے.... باری باری دکانیں چھان کر بھی حیا کو کوئی

ڈریس سمجھ نہیں آ رہا تھا....

حیا!! وہ دیکھو!!! اشعر نے سامنے والی دکان کی طرف اشارہ کیا... جہاں ڈمی پر ایک خوبصورت سا

سیاہ رنگ کا فراک ٹنگا ہوا تھا.... جس کے گلے آستینوں اور دامن پر نفیس سا کام ہوا تھا....

واؤ!!! حیا نے ستائشی نظروں سے اس فراک کو دیکھا....

چلو وہاں چلتے ہیں.... وہ اسے لیے اس دکان کی طرف چلا آیا.... اور دکان دار سے وہ فراک دکھانے کو

کہا.... دکاندار نے ویسا ہی فراک نکال کر انکے سامنے رکھا....

یہ لے لیں خ خ اشعر نے اس سے پوچھا....

اگر آپکو اچھا لگ رہا ہے تو لے لیں....

مجھے تو بھت اچھا لگ رہا ہے... بالکل ڈال لگو گی پھن کر.... اشعر نے حیا کی ناک دباتے کہا....

ٹھیک ہے پھر یہ ڈن کریں!!! حیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا....

یہ پیک کر دیں... اشعر نے دکاندار کی طرف فراک بڑھایا...

چلو اب جیولری اور شوز بھی لے لیں....

اشعر!! آپکو پتہ تو ہے.... میں جیولری انھیں پہنتی.... ہاں ہائی ہیلز ضرور لونگی اسکے ساتھ!!
انھیں ہائی ہیلز انھیں لینی.... اشعر نے دکاندار سے شاپنگ بیگ تمھاتے ہوئے کھا اور اسے ساتھ لیے
دکان سے باہر آگیا....

پر کیوں غ غ وہ اسکے پیچھے پیچھے آتے بولی....
اشعر ایک دم رکا... بھی اگر گر گئی تو!!! وہ کہتے ساتھ ہی دوبارہ آگے بڑھ گیا....
انھیں گرتی!! میں کوئی چھوٹی بچی تھوڑی ہوں جو ہائی ہیلز پہن کر گر جاؤنگی.... وہ دونوں چلتے
جارہے تھے.. اور ساتھ ساتھ بحث بھی جاری تھی....
وہ ضد کرنے لگی تو اشعر کو اسکی بات ماننی ہی پڑی...
وہ دونوں اب ایک دکان میں کھڑے سینڈل پسند کر رہے تھے.... پر حیا کو میاں بھی کچھ سمجھ
انھیں آ رہا تھا....

خاموشی سے بیٹھ جاؤ میاں میں خود پسند کر لیتا ہوں.... اشعر نے وہاں پڑے صوفے پر اسے بٹھایا
اور خود سینڈل پسند کرنے لگا.... دو منٹ بعد ہی اسے ایک سینڈل پسند آئی تھی.... یہ نکال کر
انھیں دیں سائز چیک کریں اپنا.... اشعر نے پاس کھڑے لڑکے سے کھا.... تو وہ سر کو ہلکا سا خم
دیتا ہوا سینڈل نکال کر حیا کے پاس پہنچا....

اور نیچے جھک کر سینڈل پہنانے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا.... میم پاؤں آگے کیجیے گا پلیز!! لڑکے نے اپنے مخصوص انداز میں کھا....

اس سے پھلے کہ حیا پاؤں آگے بڑھاتی.... اشعر بول پڑا.... رہنے دو وہ خود پھن لینگی تم جاؤ.... اشعر کی بات پر جہاں اس لڑکے نے اسے حیرت سے دیکھا... وہیں حیا کی ہنسی چھوٹ گئی.... جسے اشعر کے گھورتے ہی بریک لگ گئی تھی....

وہ لڑکا بغیر کچھ کھے وہاں سے چلا گیا....

اب تم کیوں منہ بنا کے بیٹھی ہو.... پھنو اسے اور سائز چیک کرو ٹھیک ہے کہ انھیں خ خ اشعر نے تھوڑا تلخی سے کھا....

پھنا دیں!! حیا نے بغیر اسکے غصے کی پرواہ کیے مسکرا کر کھا اور پاؤں اسکے آگے کر دیا.... اشعر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری اور جھک کر اسے سینڈل پہنانے لگا....

اشعر اسے سینڈل پہنا چکا تھا.... اور اسکا ہاتھ تھامے اسے چلا رہا تھا.... جیسے کوئی چھوٹا بچہ چلنا سیکھ رہا ہو....

مجھے اچھا انھیں لگتا.... اشعر نے خود سے ہملامی کرتے کھا... جسے حیا بخوبی سن چکی تھی.... کیا مطلب کیا اچھا انھیں لگتا آپکو خ حیا نے اشعر سے سوال کیا تو وہ چونک گیا....

کچھ نہیں!! میں پیمٹ کردوں اسکی پھر گھر چلتے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے.... وہ کہتے ساتھ ہی
کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا.... اور دوکاندار سے سینڈل پیک کرنے کو کھا....
جبکہ حیا اسکی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے کھل کر مسکرا دی....

وہ دونوں مال سے باہر آرہے تھے... تبھی کسی لڑکی نے اشعر کو آواز دے کر روکا.... ان دونوں
نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا.... جہاں نتاشہ کھڑی مسکرا رہی تھی....
ہائے اشعر کیسے ہوا!! اس نے مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا....
حیا اوپر سے نیچے تک اس لڑکی کا جائزہ لینے لگی... جو ہلے سے بھت موڈن اور امیر دکھائی دے رہی
تھی....

ہائے!! اشعر نے پھسکی سی مسکراہٹ دیے صرف حیا کی وہاں موجودگی کی وجہ سے اسے جواب
دیا.... اور نتاشہ کا بڑھایا ہاتھ نظر انداز کر کے حیا کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا....
نتاشہ نے ناگواریت سے یہ منظر دیکھا تھا.... اور اپنا بڑھایا ہوا ہاتھ پیچھے کر لیا....
اشعر یہ کون ہیں غم حیا نے نا سمجھی سے اشعر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا....
اشعر کچھ کھتا اس سے پھلے ہی نتاشہ نے حیا کو اپنی طرف متوجہ کیا....
میں انکے باس کی بیٹی ہوں... اور....

حیا چلو!! بھت لیٹ ہو رہا ہے.... اشعر نے نتاشہ کا جملہ مکمل ہونے سے پھلے ہی حیا کو چلنے کا کھا....

اوکے مس!! گڈ ٹو سی یو!! حیا نے مسکراتے ہوئے نتاشہ کی طرف ہاتھ بڑھایا.... جسے نتاشہ نے جلتی مسکراہٹ دیے تھام لیا....

اشعر نتاشہ کو نظر انداز کرتا ہوا حیا کو ساتھ لے مال سے باہر چلا گیا.... جبکہ نتاشہ غصے سے پر پٹکتی ہوئی مال کے اندر داخل ہو گئی....

حیا گاڑی میں بیٹھی مسلسل اس لڑکی کے بارے میں سوچ رہی تھی.... کون تھی یہ، اگر اشعر کے باس کی بیٹی ہے تو.... اشعر سے اتنا فری ہونے کی کوشش کیوں کر رہی تھی زخ زخ جیسے بھت پھلے سے جانتی ہو زخ حیا نے نظر اٹھا کر اشعر کی طرف دیکھا.... جو خاموشی سے کار ڈرائیو کر رہا تھا.... شاید میرا وہم ہے!! اشعر بھلا اسے پھلے سے کیسے جانینگے... جبکہ انکی جاب کو محض کچھ ہی ہفتے ہوئے ہیں.... وہ سر جھٹکتی ہوئی ونڈو سے باہر دیکھنے لگی....

آج شاہ زین کا نکاح تھا.... پورے گھر کو برقی قمقموں جبکہ لان کو پھولوں سے سجایا گیا تھا.... پورے گھر میں حل چل سی مچی ہوئی تھی.... مہمان رفتہ رفتہ آنا شروع ہو گئے تھے.... ہر طرف خوشی کا سماں تھا.... دکھی تھا تو صرف "شاہ زین"

جو بیڈ پر بیٹھا سر جھکائے اپنی بے بسی پر آنسو بھا رہا تھا....
تبھی دروازہ ناک کرتی ہوئی حیا روم میں داخل ہوئی.... شیزی تیار ہو گئے خ خ حیا کھتی ہوئی اندر آئی....
تو سامنے بیٹھے شاہ زین کو یوں روتا دیکھ کر اسکی ہنسی چھوٹ گئی....
اوائے تم کیوں بیٹھے رو رہے ہو.... رونا تو عزااا..... شاہ زین نے ایک دم چونک کر حیا کی طرف
دیکھا....

میرا مطلب ہے فزا بھا بھی کو چاہیے!!! آج کے دن تو لڑکیاں روتی ہیں نانا!!! حیا نے جلدی سے
بات کو سمجھا لے ہوئے نارمل سے انداز میں کھا....
کیوں آئی ہو خ شاہ زین نے بے دلی سے پوچھا....
یہ تمہارا سوٹ لیکر آئی ہوں.... پھپھو کھ رہی ہیں جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجاؤ لڑکی والے آرہے
ہیں.... حیا نے اسکی طرف ہینگ شدہ کپڑے بڑھاتے ہوئے کھا....
رکھ دو بیھاں!!! شاہ زین نے بیزاریت سے کھا.... تو حیا نے اسکے کپڑے بیڈ پر رکھ دیے.... اور شاہ
زین پر ایک تمسخرانہ نظر ڈالتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی....

وہ شاہ زین کو کپڑے دیکر ہنستی ہوئی روم سے باہر آئی.... تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی کہ پیچھے سے
کسی نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اسے روک لیا.... حیا اس افتاد پر ایک دم ہڑبڑا گئی...
اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو اشعر کھڑا مسکرا رہا تھا....

اشعر!! آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا.....

ہاھاہا اشعر نے اسکی بات پر زوردار قہقہہ لگایا....

اچھا یہ بتائیں کہاں تھے اتنی دیر سے!! میں کب سے آپکا ویٹ کر رہی تھی.... وہ منہ بناتے ہوئے بولی....

ارٹخمینٹس دیکھ رہا تھا یار!! سو اسی میں بڑی تھا.... اشعر نے اسکی بات کا جواب دیتے کھا....

اچھا چھوڑیں... یہ بتائیں میں کیسی لگ رہی ہوں غ غ حیا نے بے صبری سے پوچھا.... تو اشعر نے اوپر سے لیکر نیچے تک اسکا جائزہ لیا....

اُممم.... پھلے تو بس ٹھیک لگ رہی تھی.... پر میرے آنے سے تم کافی بلش نہیں کر رہی غ غ اشعر نے اسکے چہرے پر گہری نظر ڈالنے شرارت سے کھا.... جو اشعر کو یوں سامنے پا کر ایک دم کھل اٹھی تھی.... سیاہ گھیر دار فراک پھنے اور ہلکا پھلکا میک اپ کیے وہ کافی چیچ رہی تھی.... جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے!!! حیا نے جھینپتے ہوئے کھا.... اور ہاتھ چھڑا کر بھاگ نکلی....

پاگل لڑکی!! اشعر مسکراتا ہوا شاہ زین کے روم کی طرف بڑھ گیا....

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا جب اشعر اسکے روم میں داخل ہوا....

اوائے تو ابھی تک تیار نہیں ہوا غ اشعر نے روم کا دروازہ بند کیا اور شاہ زین کے پاس آکر بیٹھ گیا....

شاہ زین نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا جو آج بلیک شلوار کمیز زیب تن کیے ہوئے تھا.... یار خانزادے... پلیس!! کسی طرح اس نکاح کو رکوا دے!! مجھے نہیں کرنی کسی اور سے شادی!! شاہ زین نے منت بھرے لہجے میں کہا.. تو اشعر چونک گیا....

اوائے تو پاگل ہو گیا ہے غ سارے مہمان آپکے ہیں.... اگر عمر انکل کو پتہ لگ گیا نا!! تو تجھے لاک اپ میں ڈال دینگے!!! سمجھا!! اشعر اسے دھمکتا ہوا بولا....

چل اب جلدی سے اٹھ اور تیار ہو!! اشعر نے اسکی طرف کپڑے بڑھائے تو وہ غصے سے کپڑوں کو جھپٹتا ہوا اشروم میں جا گھسا....

پندرہ منٹ کے اندر ہی وہ فریش ہو کے باہر آیا اور ڈریسنگ کے آگے کھڑا ہو گیا.... غصے سے برش اٹھا کر اٹے سیدھے بال بنانے لگا.... اشعر جو کہ بیڈکراؤن سے ٹیک لگائے موبائل میں لگا ہوا تھا.... اسے یوں غصے میں بال بناتا دیکھ کر اپنی ہنسی کو ضبط کرتا ہوا اسکے سامنے آکھڑا ہوا....

ادھر دے میں بنادوں!!! اشعر نے اسکے ہاتھ سے برش پکڑ لیا.... تو شاہ زین منہ بسورتا ہوا اسٹول پر بیٹھ گیا.... اشعر نے پھلے اسکا ہئر سٹائل سیٹ کیا.... پھر ڈریسنگ سے پرفیوم اٹھا کر اس پر اسپرے کیا....

واہ بھی میرا شازو تو آج شہزادہ لگ رہا ہے!!! اشعر نے اسے کھڑا کر کے شیشے کے سامنے کیا.... شاہ زین نے ایک پھسکی سی مسکراہٹ دیے خود کو آئینے میں دیکھا تھا....

آف وائٹ کلر کی شلوار کمیز پر گھرے براؤن کلر کی واسکوٹ زیب تن کیے سرخ و سفید رنگت پر ہلکی سی بیئرڈ اور آنکھوں میں چھائی اداسی و سنجیگی کی وجہ سے وہ سچ مچ کا ایک مغرور شہزادہ لگ رہا تھا....

اشعر نے رسٹ واچ اٹھا کر اسکی طرف بڑھائی.... اب یہ بھی میں پھناؤں یا خود پھنے گا غز اس نے ہنستے ہوئے کھا تو شاہ زین نے اسکے ہاتھ سے واچ لیکر کلائی میں باندھ لی.... چل اب نیچے چلیں!!! اشعر نے اسکی کمر پر تھسکی دیتے کھا.... اور اسے ساتھ لیے روم سے باہر چلا گیا....

سب مہمان آپکے تھے.... لیشفا اور حیا دلہن پر دوپٹے سے گھونگھٹ اوڑھا کر صوفے پر بٹھا چکی تھیں....

اشعر شاہ زین کو لان میں لیکر آیا تو علیناء شاہ نے پیار سے بیٹے کا ماتھا چوما.... اور فرح بیگم نے داماد کو ڈھیر ساری دعائیں دیں....

اشعر نے شاہ زین کو صوفے پر بٹھایا.... اور پیچھے کھڑی حیا کو تمھ اپ کا اشارہ دیا... جس سے حیا سکون کا سانس لیتے ہوئے کھل کر مسکرا دی....
نکاح اب شروع ہو چکا تھا.....

مولوی صاحب نے پھلے عزا سے سوال کیا....

عزا بنت فراز احمد آپکا نکاح شاہ زین ولد عمر شاہ سے بہ ایوض ایک لاکھ روپے حق مہر سکھ رائج الوقت کے طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے....

شاہ زین جو غم کی تصویر بنے بیٹھا ہوا تھا.... عزا کا نام سن کر ایک دم چونک گیا....

یہ مولوی صاحب نے عزا کھا ہے یا فزا!" وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوتے بولا.... شاید تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے شیزی!! اسی لیے تیرے کانوں میں اب عزا کا نام گونج رہا ہے.... وہ خود کو ڈپٹتے ہوئے واپس سر جھکائے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوا....

عزا بنت فراز احمد آپکا نکاح----- کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟

مولوی صاحب نے تین دفعہ یہ کلمات دہرائے تو عزا نے سر ہلا کر اپنی رضامندی ظاہر کی....

مولوی صاحب نے عزا کی طرف نکاح کے پیپرز بڑھائے... تو عزا نے اس پر اپنے دستخط کی مہر لگا دی... اور خود کو ہمیشہ کیلئے شاہ زین کے نام کر دیا....

اب مولوی صاحب نے گم سم بیٹھے شاہ زین سے سوال کیا....

شاہ زین ولد عمر شاہ آپکا نکاح عزا بنت فراز احمد سے بہ ایوز ایک لاکھ سکہ رائج الوقت کے طے کیا جاتا ہے.... کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے غ

شاہ زین ایک بار پھر سے چونکا....

اوائے یہ مولوی عزا کھ رہا ہے یا فراز غ اس نے پاس بیٹھے حیدر کو ٹھکا دیکر پوچھا.... تو عزا کی ہنسی چھوٹ گئی.....

عزا کھا ہے بھائی.... عزا!! حیدر نے دانت نکالے ہوئے اسکے کندھے پر ہلکی سی چپت لگاتے کھا.... جبکہ شاہ زین یوں سکتے میں چلا گیا.... جیسے اسکے سر پہ ابھی ابھی کوئی بم پھٹا ہو.... اس نے بے ساختہ اپنے پاس بیٹھی لڑکی کو دیکھا جو گھنگٹ کیے بیٹھی تھی... پھر نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں حیا کھڑی منہ چڑھا رہی تھی.... اور اسکے ساتھ کھڑا شعر اپنی ہنسی ضبط کر رہا تھا.... کمینو!!!!!! اسکا مطلب تم سب کو پتہ تھا.... اسنے غصے سے دانت بھینچتے ہوئے حیدر سے سرگوشی کرتے کھا....

تو اور کیا!!! حیدر نے کندھے اچکائے!!!

جبکہ شاہ زین غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا.... میں پھر بلا وجہ اپنے اتنے اسپیشل ڈے پر آنسو بھائے جا رہا تھا!!!!!! وہ غصے سے مسٹیاں بھینچتے ہوئے بولا....

شاہ زین ولد عمر شاہ آپکا نکاح!!!!!!

قبول ہے!!! قبول ہے!!! قبول ہے!!!.... مولوی صاحب کے پوچھنے سے پھلے ہی شاہ زین نے
تپ کر جواب دیا.... لائیں کھاں کرنے میں سائن خن شاہ زین نے غصے سے آستینیں چڑھاتے
ہوئے کھا.... جبکہ مولوی صاحب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے....

اب دیں بھی!!! شاہ زین نے انکے ہاتھ سے پیپرز اور پین جھپٹ کر جلدی سے سائن کر
دیے.... اور منہ بسور کر صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا....

سب لوگ شاہ زین کی اس حرکت سے بیحد حیران ہوئے تھے... جبکہ یشفا، حیا، اشعر، حیدر ایک
دوسرے کو اشارے کرتے ہوئے مسلسل ہنس رہے تھے.... عزا بھی گھنگٹ کے اندر مسلسل
ہنسی جا رہی تھی.... اور شاہ زین کو بھی دیکھ دیکھ کر مزید تپ چڑھ رہی تھی....

سب لوگوں نے باری باری آکر عزا شاہ زین کو مبارکباد اور دعائیں دیں.... اور ساتھ میں منہ میٹھا
کروایا....

عزا خوشی خوشی سب سے مبارکیں وصول کر رہی تھی.... جبکہ شاہ زین ہنوز سینے پر ہاتھ باندھے منہ
پھلائے بیٹھا تھا....

سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے گھروں کی طرف چلے گئے....
سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے....

بھابھی اب تیار رہیے گا.... دو مہینے بعد ہم عزا کی برات لیکر آئینگے.... علیناء شاہ نے مسکراتے
ہوئے فرح بیگم سے کھا....

جی بھابھی انشا اللہ!! فرح بیگم نے سر ہلاتے ہوئے حامی بھری....

بھئی اب سب لوگ میھاں موجود ہیں تو میں بھی آپ لوگوں سے کچھ کھنا چاہتی ہوں..... سدرہ خان
نے سبکو اپنی طرف متوجہ کرتے کھا....

جی جی کھیں!!

میں نے سوچا ہے کہ اب حیا کا بھی لاسٹ سمسٹر رہ گیا ہے.... تو کیوں نہ عزا شاہ زین کیساتھ
اشعر اور حیا کے فرض سے بھی سبکدوش ہو لیا جائے..... کیوں بھائی صاحب!! آپ کیا کہتے ہیں
اس بارے میں غنہ سدرہ خان نے زیشان شاہ کو مخاطب کرتے پوچھا.....

ہاں بھئی کیوں نہیں!! یہ تو بھت اچھا ہو جائیگا..... ٹھیک ہے پھر دو مہینے بعد کی کوئی ڈیٹ فلکس
کر لیتے ہیں....

عزا کی رخصتی چھ دسمبر کو طے کی گئی.... جبکہ اس سے لگے دن حیا کی برات کا دن طے کیا
گیا.....

بچوں کی شادیوں کی ڈیٹ فلکس ہونے پر سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی.... اور انکی دائمی
خوشیوں کیلئے دعائیں کیں....

ساری ینگ پارٹی اس وقت لان میں کرسیاں لگائے بیٹھی تھی.... لیشفا آہستہ آہستہ اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں اتار کر ٹیبل پر رکھتی جا رہی تھی.... اور حیدر چوڑیاں اٹھا اٹھا کر ہاتھ سے سیٹ کرتا جا رہا تھا....

یار تم بھی چوڑیاں پھن لیتی میں بھی اسی طرح تمہاری چوڑیاں سیٹ کرتا.... اشعر نے پاس بیٹھی حیا سے افسردہ ہوتے کھا.... جو بالوں کا جوڑا بنا کر کچر میں کور کر رہی تھی.... اشعر!! آپکو پتہ تو ہے... مجھے چوڑیاں نہیں پسند!! حیا نے اسکی بات پر مسکراتے ہوئے کھا.... شیزی!! تم کیوں ایسے منہ بنائے بیٹھے ہو.... حیا نے سینڈل اتار کر کرسی پر کنفر ٹیبل انداز میں بیٹھتے ہوئے پوچھا....

تم تو مجھ سے بات ہی مت کرو چڑیل!! شاہ زین نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کھا.... لگتا ہے!! تمہیں میری بھابھی پسند نہیں آئی.... حیا اسے تنگ کرتے ہوئے بولی.... شاہ زین نے بے ساختہ عزا کی طرف دیکھا.... یہ تو مجھے دل و جان سے پسند ہے.... اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کھا.... تو عزا مسکراتے ہوئے پلکیں جھکا گئی....

لیکن جو تم لوگوں نے مل کر میرے ساتھ کیا ہے ناغہ یاد رکھنا بالکل اسی طرح میں تم دونوں کا اسپیشل ڈے خراب کرونگا.... یہ "شاہ زین عمر شاہ" کا وعدہ ہے تم دونوں سے.... اس نے شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے وارن کرتے کھا....

سب نے مل کر میرا مزاق بنایا.... اور تم!!!! میری فی فی زوجہ محترمہ تم نے بھی مل کر ان لوگوں کا ساتھ دیا.... تمہیں بھی پوچھ لونگا میں!! ازرا وقت آنے دو....

شاہ زین کی دھمکیوں پر سبکا مشترکہ قفقہ ہوا میں بلند ہوا..... جبکہ حیا نے موبائل نکال کر اسکی غصے سے لال ٹماٹر ہوتی صورت کو اپنے کیمرے میں قید کر لیا.....

(وہ پولیس یونیفارم پھنے ڈریسنگ کے آگے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا.... تبھی عزا روم میں چلتی ہوئی آئی.....

شیزی!! بات سنیں.... عزا اسکے سامنے آکھڑی ہوئی.. اور اسے اپنی طرف متوجہ کیا....
ہاں جی کھیں!! شاہ زین نے رسٹ واچ کلائی میں باندھتے ہوئے کھا....

وہ دراصل آج مجھے حیا کے گھر جانا ہے پلینز آپ مجھے ڈراپ کر دیں....
عزا!! یار کیا مسئلہ ہے تم دونوں کا.... ابھی کل ہی تو خاندانہ حیا کو لیکر آیا تھا.... اور آج تمہیں جانا ہے.... تم دونوں چریلیں تھکتی نہیں ہو ایک دوسرے کی شکلیں روز روز دیکھ کر.... شاہ زین نے جھنجھلاتے ہوئے کھا....

عزا مسکراتی ہوئی اسکے قریب آئی.... تو آپ مجھے حیا کی طرف نہیں لیکے جائینگے خ عزا نے اسکی شرٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے پیار سے پوچھا....

جبکہ شاہ زین حیرت انگیزی سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا.... عرززا مجھے تمہارے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے!! شاہ زین ڈرتے ڈرتے پیچھے کھسکتے ہوئے بولا....

آپ مجھے لیکے جارہے ہیں یا انھیں غم عزائے اسکے سینے پر ہاتھ پھرتے ہوئے انتہائی بیچاگی سے پوچھا....

دیکھو یار!! آج میرا بھت امپورٹنٹ کیس ہے.... اس لیے آج مجھے پولیس اسٹیشن جلدی پھینچنا ہے... تم پلیز!! کسی اور دن چلی جانا.... میری اچھی وائف ہونا!! شاہ زین نے اسکے گال پر چٹکی بھرتے ہوئے کھا....

جبکہ عزائے ایک جھٹکے سے اسکی پوکٹ میں رکھا فون نکالا.... اور زور سے دیوار میں دے مارا.... عزائے!!!!!! شاہ زین کی دل خراش چیخ نکلی تھی.... وہ بھاگتا ہوا اپنے فون کے پاس گیا.... جو زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا....

یا اللہ!! میرے ستر ہزاررررر!!!!!! شاہ زین نے زمین پر پڑے ٹکڑوں پر حسرت بھری نگاہ ڈالنے کھا....

اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا.... جہاں عزائے اسکی بے بسی پر کھڑی قہقہے لگا رہی تھی.... یہ تم نے کیا کیا عزائے!!!!!! شاہ زین غصے سے چلاتے ہوئے اسکے پاس آیا.... اس سے پھلے کہ وہ کچھ کہتا عزائے سے بھاگ نکلی اور سیڑھیاں اترتی ہوئی علییناء شاہ کے پاس پھنچی.... شاہ زین اسکے پیچھے دوڑتا ہوا آیا.... سیڑھیاں اترتے اترتے ایک دم اسکا پاؤں لڑکھڑایا اور وہ منہ کے بل گرتا ہوا نیچے جا گرا....

شاہ زین!!!!!! عزائے اور علییناء بیگم دوڑتے ہوئے اسکے پاس آئے.... شاہ زین اٹھو!! بیٹا ہوش میں آؤ شاہ زین اٹھوووو!!!!!!

وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھا.... سامنے دیکھا تو علیناء شاہ کھڑیں اسے اٹھانے کی کوشش میں لگی ہوئیں تمہیں... اٹھ بھی جاؤ بیٹا... ٹائم دیکھو زرا دوپہر کے دو بج گئے ہیں اور تم ابھی تک سو رہے ہو!!

شاہ زین نے اپنی آنکھیں مسل کر ادھر ادھر دیکھا.... شکر ہے خواب تھا!!!!!! وہ گھرا سانس لیتے ہوئے بولا.... اور بلینکٹ اتار کر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا....

فریش ہو کر نیچے آؤ جلدی!! تمہارے بابا بلا رہے ہیں.... علیناء شاہ نے شاہ زین کی طرف کپڑے بڑھاتے کھا اور خود روم سے باہر چلی گئیں....

شاہ زین ابھی تک اس خواب کو لیکر جھنجھلایا ہوا تھا....

یا اللہ!! اس آفت کو میری زندگی میں آنے سے پھلے ہدایت دے دے مالک! شاہ زین نے دعائیہ انداز میں ہاتھ اٹھائے افسردہ ہوتے کھا.... اور کپڑے اٹھا کر واشروم کی جانب بڑھ گیا....

یہ کیا ہے غمِ نتاشہ نے اس کے ہاتھ سے پیپر تمھاتے ہوئے پوچھا.... اور الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی....

مس نتاشہ!! یہ میرا ریگنیشن لیٹر ہے.... میں اب مزید اس آفس میں کام نہیں کر سکتا.... آپ پلیز اس پر سائن کر دیں!! اشعر نے اسکی طرف پین بڑھاتے کھا... جبکہ نتاشہ نے چونک کر اسے دیکھا....

کیوں غم میرا مطلب ہے آپ یہ جاب کیوں چھوڑنا چاہتے ہیں غم غم نتاشہ نے بے ساختہ سوال کیا.... وہ اشعر کے یوں جاب چھوڑ کے جانے پر ایک دم حیران و پریشان ہو گئی تھی... تم اچھی طرح جانتی ہو میں یہ جاب کس وجہ سے چھوڑ رہا ہوں!!! اور اگر مجھے پھلے پتہ ہوتا... کہ سر حسان ملک تمہارے ڈیڈ ہیں تو میں کبھی اس آفس میں اپلائے نہ کرتا.... اب پلیز مہربانی فرما کر اس پر سائن کر دیں مجھے دیر ہو رہی ہے.... اب کی بار اشعر نے زرا تلخی سے کھا....

نتاشہ جھٹ سے چیئر سے اٹھی اور اشعر کے سامنے آکھڑی ہوئی.... دیکھو اشعر!! میں جانتی ہوں.... تم میری وجہ سے ریزائن کر رہے ہو.... اگر تم جاب چھوڑ کر چلے گئے... تو میں ڈیڈ کو کیا جواب دوں گی.... تم تو انکے سب سے قابل وکر ہو.... اور ڈیڈ جو پروجیکٹ تمہارے حوالے کر کے گئے ہیں اسے صرف تم ہی ہینڈل کر سکتے ہو.. میں تم سے سوری کرتی ہوں!! آئندہ میں کبھی بھی تم سے کام کے علاوہ اور کوئی دوسری بات نہیں کروں گی... پلیز ابھی تم ریزائن مت کرو جب ڈیڈ لندن سے واپس آجائینگے پھر بے شک تم یہ جاب چھوڑ دینا.... نتاشہ نے منت بھرے لہجے میں کھا....

ٹھیک ہے!! اشعر نے نہ چاہتے ہوئے بھی صرف پروجیکٹ کی خاطر حامی بھر لی... کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ پروجیکٹ اسکی کامیابی کی پھلی منزل ہے....

لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر تم نے مجھے یوں ٹائم بہ ٹائم بلاوجہ اپنے آفس بلایا تو وہ دن میرا اس آفس میں آخری دن ہو گا.... وہ کہتے ساتھ ہی آفس سے باہر چلا گیا جبکہ نتاشہ اسکے مان جانے پر خوشی سے کھل اٹھی

اب تمہیں بس ایک آخری حربہ آزمانہ ہے نشی!!!! اسکے بعد اشعر ہمیشہ کیلئے صرف تمہارا ہو گا.... نتاشہ نے شیطانی مسکراہٹ دیتے ٹیبل پر پڑا اپنا فون اٹھایا.... اور ایک نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا....

پندرہ منٹ کی گفتگو کے بعد اس نے فون بند کر دیا....

اب تم بس دیکھتے جاؤ اشعر!! تم سے تمہاری محبت کو کیسے دور کرتی ہوں.... اشعر نتاشہ کا انھیں تو کسی کا انھیں!!! نتاشہ نے اشعر کا ریزگنیشن پیپر ہاتھ میں لیا.... اور اسکے ٹکڑے کر کے ہوا میں اچھال دیا....

ڈیڈ آپ نے بلایا مجھے غ غ شاہ زین نے روم میں داخل ہوتے کھا... جہاں عمر شاہ کسی سے فون پر بات کرنے میں محو تھے.... عمر شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اندر آنے کو کھا.... تو وہ سر جھکائے چلتا ہوا انکے سامنے آکھڑا ہوا....

عمر شاہ نے دو منٹ کی گفتگو کے بعد فون بند کیا اور شاہ زین کی طرف متوجہ ہوئے....
یہاں بیٹھو!! عمر شاہ نے پاس پڑی کرسی پر اسے بیٹھنے کو کہا.... تو وہ کرسی گھسیٹتا ہوا انکے سامنے
بیٹھ گیا....

مجھے بھت خوشی ہوئی.. کل جس طرح تم نے میری بات مان کر چپ چاپ عزا بیٹی سے نکاح کر
لیا.... اور میری خواہش کا پاس رکھا....

کوئی بات نہیں ڈیڈ آپ نے بھی تو آج تک میرے لیے اتنا کچھ کیا ہے!! تو کیا میں آپ کی اتنی
سی خواہش پوری نہ کرتا؟ شاہ زین نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے شائستگی سے جواب دیا.... اور
معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے...

ویری ویل!!! مجھے فخر ہے اپنے بیٹے پر!!! عمر شاہ نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے خوشی سے
کہا.... جبکہ شاہ زین اپنی اداکاری پر اش اش کر اٹھا تھا....

نکاح کی بھت بھت مبارک ہوینگ مین!!!! انھوں نے اسکے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا....
تھینکیو ڈیڈ تھینکیو سوچ!! اس نے عمر شاہ کو خود میں بھیج لیا اور انکا شکریہ ادا کرنے لگا.... عمر
شاہ نے آج پھلی بار بیٹے کو پیار سے گلے لگایا تھا.... اور بھی سوچ سوچ کر شاہ زین کی خوشی دو بالا
ہو گئی تھی.... وہ آج سہی معنوں میں خود کو خوش نصیب انسان محسوس کر رہا تھا....

اچھا اچھا بس کرو!! عمر شاہ نے ہنستے ہوئے اسے خود سے الگ کیا.... اور پوکٹ سے ایک چھوٹی سی
ڈبی نکال کر اسکی طرف بڑھائی جو گفٹ کور میں پیک تھی....

یہ کیا ہے ڈیڈ؟ شاہ زین نے انکے ہاتھ سے ڈبی تھامتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا....

خود ہی کھول کر دیکھ لو.... عمر شاہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا....

شاہ زین نے جھٹ سے ڈبی کھول کر دیکھی تو اسکی آنکھوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی..... ڈبی کے اندر ایک چابی تھی.... جو کہ اسکی سابقہ اسپورٹس کار کی چابی سے مل رہی تھی...

تھینکیو ڈیڈ!!! مجھے پھر سے نئی اسپورٹس کار دلانے کیلئے!!!! وہ خوشی سے جھومتا ہوا بے ساختہ انکے گلے جا لگا....

لے کر دی ہے تو سمجھانا بھی اب تمہارا فرض ہے سمجھے!!! عمر شاہ نے تنبیہی لہجے میں کھا.... تو شاہ زین کے زہن میں عزا کی تصویر گھومنے لگی....

ڈونٹ وری ڈیڈ!!! جس دشمن جاں نے میری اسپورٹس کار کا حشر کیا تھا.. اب اس سے دوستی ہو گئی ہے!!! شاہ زین نے شرارتی پن سے کھا تو عمر شاہ چونک گئے... کس نے کیا تھا؟ عمر شاہ نے حیرانگی سے پوچھا....

وووپپ پتہ نہئیں ڈیڈ میں تو مزاق کر رہا تھا... شاہ زین نے فورن بات سمجھالی....

ہمم ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو.... عمر شاہ کہتے ساتھ ہی چٹیر پر بیٹھے جبکہ شاہ زین سکون کا سانس لیتا ہوا روم سے باہر آگیا....

باہر آتے ہی اس نے خوشی سے بھنگڑے ڈالنا شروع کر دیے.... اور کچھ یاد آنے پر ایک دم پورچ کی طرف بھاگا جہاں اسکی چچماتی برینڈڈ اسپورٹس کار شان سے کھڑی تھی.... اس نے فورن فرنٹ ڈور کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سمجھال لی.... اور گاڑی کو ہوا میں اڑاتا ہوا لے گیا....

مسٹر اشعر!! مینیجر نے اشعر کو مخاطب کرتے کہا.... جو کمپیوٹر کی اسکرین پر نظریں ٹکائے کام میں محو تھا....

یس!! اشعر نے سر اٹھا کر اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا.... جسکے ساتھ ایک لڑکی بھی کھڑی تھی.... جو سادہ سے کپڑوں میں ملبوس مگر نہایت خوش شکل تھی....

مسٹر اشعر!! یہ مس نتاشہ کی اسسٹنٹ ہیں "مس زویا".... اور مس نتاشہ نے اسے آپکے لیے ہائیر کیا ہے... انھوں نے کہا ہے کہ اگر آپکو میرا یوں بار بار آفس بلانا پسند نہیں ہے... تو آج سے یہ "انکی انسٹرکشنس فولو کریں گی.... اور آپ تک پہنچائیگی آرائٹ غغ مینیجر نے اسے پوری تفصیل سمجھاتے ہوئے کہا....

اوکے!! اشعر نے سر ہلاتے جواب دیا. تو مینیجر وہاں سے چلا گیا....

ہیلو مسٹر اشعر!! زویا نے مسکراتے ہوئے بے تکلفی سے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا...

ہیلو!! جبکہ اشعر نے ہلکی سی مسکراہٹ دیے صرف ہیلو کہنے پر اکتفا کیا.... اور اسکا بڑھایا ہوا ہاتھ

نظر انداز کر کے واپس اپنے کام کی طرف محو ہو گیا....

زویا نے کلستے ہوئے اپنا بڑھایا ہاتھ پیچھے کیا.... اور اپنا ہینڈ بیگ اتار کر اشعر کی ساتھ والی چئیر پر

بیٹھ گئی.....

تبھی اسکے فون پر نتاشہ کی کال آئی... تو اس نے کان میں لگائے بلوٹوتھ کے زریعے کال پک کی.... نتاشہ اب اسے آج کی میٹنگ کے بارے میں انسٹرکشنس دے رہی تھی.... اور زویا اسے اشعر تک ڈلیور کرتی جا رہی تھی....
جبکہ اشعر سب کچھ فائل میں لکھتا جا رہا تھا....

شاہ زین آج ان سب کو اپنی اسپورٹس کار ملنے کی خوشی میں لانگ ڈرائیو پہ لیکے نکلا ہوا تھا.... حیدر شاہ زین کیساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا.... جبکہ تینوں لڑکیاں کار کی بیک سائیٹ پر بیٹھیں تھیں....
حیا اشعر کی غیر موجودگی کی وجہ سے بے حد اداس تھی.... وہ چاروں اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف ہنس بول رہے تھے.... جبکہ حیا خاموش گم سم سی بیٹھی ونڈو سے باہر دیکھنے میں مگن تھی.... جمجمی لیشفا نے اسے ٹھکا دیا.... تم کیوں خاموش ہو بھی غغ
حیا نے چونک کر اسکی طرف دیکھا.... کچھ نہیں بس ایسے ہی!!! اس نے پھسکی سی مسکراہٹ سجائے جواب دیا....

اوووو!!! تو اشعر بھائی کو مس کیا جا رہا ہے غغ غغ عزا نے شرارت سے کھا.... تو وہ خفگی سے منہ موڑ گئی.... ایسی کوئی بات نہیں ہے.... اس نے خود کو نارمل دکھاتے جواب دیا.... جبکہ اندر ہی اندر

وہ آج سچ مچ اشعر کو بھت مس کر رہی تھی.... جب سے اشعر کا پروجیکٹ شروع ہوا تھا.... اسکی مصروفیت بھت بڑھ گئی تھی... اور اسی وجہ سے آج وہ ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں آیا تھا.... شاہ زین نے جھٹ سے پوکٹ سے فون نکالا اور اشعر کو کال ملائی.... ایک ہی بیل پر کال ریسپو کر لی گئی.... شاہ زین نے فورن اسپیکر آن کیا....

ہاں بول شازو!!! اشعر کی بھاری آواز گاڑی میں گونجی.... تو حیا خوشی سے منہال ہو گئی.... یار تو ابھی تک آیا کیوں نہیں غ پتہ ہے کوئی بیہاں بڑی شدت سے تجھے یاد کر رہا ہے!!!! شاہ زین نے مرر سے حیا کی طرف تمسخرانہ نظر ڈالے کھا....

ہاھا کون یاد کر رہا ہے.... بھئی!! مجھ نا چیز کو!! اشعر نے ہنستے ہوئے کھا.... خود پوچھ لے بھائی!! شاہ زین نے تمسخرانہ مزاق اڑاتے ہوئے حیا کی طرف فون بڑھایا.... تو وہ غصے سے اسے گھورنے لگی....

ارے لیلو!! ہم سے کیا شرمانا!! شاہ زین نے دانت نکالے کھا... تو حیا نے ایک کسلی نظر ڈالے ہوئے اس سے فون جھپٹ لیا....

ہیلو!! وہ ہچکچاتے ہوئے بولی....

تو آپ مس کر رہی تھیں مجھے!!!! اشعر نے گھری مسکراہٹ دیتے پوچھا.... جبکہ حیا سبکے سامنے اپنی چوری پکڑے جانے پر جھینپ سی گئی.... نن نہیں تو!! اس نے گھبراتے ہوئے جواب دیا....

جھوٹ!! تمہارے لہجے سے تو صاف پتہ چل رہا ہے.... کہ تم مجھے بھت مس کر رہی تھی.... اشعر نے اسے مزید تنگ کیا....

سب لوگ حیا کی حالت سے محفوظ ہوتے اپنی ہنسی دبا رہے تھے.... جبکہ وہ کنفیوز ہوتی لب بھیج رہی تھی....

اشعر اسکی حالت تصور کر کے ہی کھل کر مسکرا دیا تھا... اچھا چلو میں دس پندرہ منٹ میں فری ہو کر آتا ہوں.... اشعر اسے خاموش پا کر خود ہی گویا ہوا اور کال بند کر دی....

کال بند ہوتے ہی سب نے مشترکہ قہقہہ لگایا.... جبکہ حیا نے فون اٹھا کر شاہ زین کے کندھے پر دے مارا....

جنگلی چوڑی چھوڑو میرا فون!!! شاہ زین نے جلدی سے مڑ کر اسکے ہاتھ سے اپنا قیمتی فون جھپٹا جو ایک بار پھر اس پر حملہ آور ہونے لگی تھی....

سب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو چکا تھا.... جبکہ حیا منہ پھلائے وندو سے باہر دیکھنے میں مچو ہو گئی...

وہ سب لوگ اس وقت ایک اوپن ایریا ہوٹل میں موجود تھے.... ٹھنڈی ہوا اور ساتھ ساتھ چلتا سمندر اس وقت ایک حسین منظر پیش کر رہا تھا.... حیدر اور شاہ زین فون میں گے ہوئے تھے.... جبکہ عزا یسفا حیا اپنی باتوں میں لگن تھیں.... تبھی حیا کی نظر سامنے سے آتے اشعر پر پڑی.... تو اس کی آنکھوں میں ایک دم خوشی کی لہر دوڑ گئی....

جب اشعر ٹیبل پر آکر بیٹھا تو کافی لڑکیوں کی نظر اس پر آکر رک سی گئی تھی.... بلیک شرٹ پر نیوی بلیو کوٹ پہنے ڈیسنٹ سا اشعر..... بلاشبہ وہ کسی ہیرو سے کم نہ تھا.... حیا ٹھوڑی پر ہاتھ لگائے سحر کی سی کیفیت میں اس میں کھوئی ہوئی تھی..... جب شاہ زین نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجا کر اسے ہوش دلایا....

کھاں گم ہو چڑیل غ

حیا نے ایک دم چونک کر ادھر ادھر دیکھا لیکن اشعر کے بجائے وہاں ایک ویٹر کھڑا تھا....
کھیں نہیں!! حیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا....

آرڈر لکھواؤ اپنا... خانزادہ نہیں آ رہا.... بڑی ہے وہ!!! شاہ زین نے اسکو مخاطب کرتے کہا.... جبکہ یہ سن کر حیا کا دل ایک بار پھر سے اداس ہو گیا تھا.... جس دشمن جاں کا وہ شدت سے انتظار کر رہی تھی.... وہ پھر سے اسے ناامید کر گیا....

مجھے کچھ نہیں کھانا.... حیا نے بے دلی سے جواب دیا....
کیوں بھی غ عزا نے حیرت سے پوچھا....

مجھے بھوک نہیں ہے یارر!!! حیا بیزاریت سے کھتی ہوئی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور چلتی ہوئی سمندر کی طرف آگئی....

اسے کیا ہوا ہے غ حیدر نے حیرانگی سے پوچھا....
میں دیکھتی ہوں! ایشفا کہتے ساتھ ہی اسکے پیچھے چلی گئی....

میرا ہی عشق باعث _____ دیوانگی نہیں
تیرا بھی کچھ کرم میرے دیوانہ پن میں ہے....♡

وہ سمندر کے کنارے ٹھنڈی ریت پر آہستہ آہستہ چلتی جا رہی تھی.... اور نظریں ہنوز چاند پر ٹکی ہوئیں تھیں.... دل اندر تک ویران تھا.... اشعر کا کام میں مصروف رہ کر اسے نظر انداز کرنا اسے بالکل گوارہ نہیں کر رہا تھا.... وہ اس کیفیت کو سمجھنے سے بالکل قاصر تھی.... اشعر کو ایک پل بھی نہ دیکھنے کی وجہ سے وہ پورا دن بجھی بجھی سی تھی.... ہر شے بے معنی سی لگ رہی تھی.... دل تھا کہ بس اسی مہرباں کو سوچے جا رہا تھا.....

”لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ محبت کی راہ میں چلتے چلتے کب وہ عشق کی منزل پار کر گئی اسے خود بھی پتہ نہ چلا....“

وہ ہنوز اپنی سوچوں میں گم تھی جب یثفا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے روکا تھا.... حیا ایک دم کھل اٹھی.... اس نے مسکرا کر پیچھے دیکھا تو یثفا کھڑی تھی.... اسکی مسکراہٹ منٹوں میں غائب ہوئی... اور دل پھر سے ڈوبنے لگا تھا....

کیا ہوا حیا غم تم ٹھیک تو ہون غم یثفا نے پریشانی سے پوچھا.....

جی آپی!! حیا نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا....

تو پھر میھاں کیوں چلی آئی غ

بس ایسے ہی دل کر رہا تھا... حیا نے گھری سانس لیتے پھر سے قدم بڑھائے اور آہستہ آہستہ چلنے لگی....

تو پھر اشعر یاد آ رہا ہے غ یشفا نے اسکے ساتھ ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا....

آپی!! انھوں نے آج پورا دن مجھے کال نہیں کی.... اور نہ ہی دو دن سے میں نے انھیں دیکھا ہے.... آفس سے آتے ہی سیدھا اپنے روم میں چلے جاتے ہیں.... مجھے تو لگتا ہے انھیں میری کوئی فکر ہی نہیں ہے.... وہ منہ بسورتے گویا ہوئی....

حیا!! چندا تمھیں پتہ تو ہے... اسکا نیانیا پروجیکٹ شروع ہوا ہے.... اور وہ اس پر سر توڑ محنت کر رہا ہے... اسی لیے تو کسی کو بھی ٹائم نہیں دے پارہا.... تمھیں تو یہ سب سوچنے کے بجائے اسے سپورٹ کرنا چاہیے.... اور ابھی اس بیچارے نے کھا تو تھا کہ وہ آجائیکا... پر دیکھو!! کام ہی اتنا تھا کہ وہ آہی نہیں سکا.... یشفا نے اسے سمجھاتے ہوئے کھا....

پر آپی!!! حیا کچھ کھتی اس سے پھلے ہی شاہ زین لوگ وہاں پہنچ چکے تھے....

کونسا اجلاس چل رہا ہے میھاں غ شاہ زین نے اپنے مخصوص انداز میں کھا.... تو یشفا ہنس دی.... تم سے مطلب!!! حیا نے جل کر جواب دیا....

اوئے اوئے آرام سے زرا!!! میرے ہسبینڈ سے بات کر رہی ہو تم!!! عزا نے اسکے روبرو ہوتے بچ میں لقمہ دیا.... تو شاہ زین تو خوشی سے اچھل ہی پڑا....

اوہ!!! تو اب یہ تمہارا سو کالڈ ہسبینڈ ہو گیا!!!! نکاح سے پھلے تو بڑا فلرٹی دھوکے باز کہتی تھی اسے زخ زخ حیا نے دانت بھینچتے ہوئے غصے سے کھا....

یارر کوئی مجھے چٹکی کاٹے زرا!!! میں خواب تو نہیں دیکھ رہا.... عزا میری خاطر اپنی بیسی سے لڑ رہی ہے!!!! شاہ زین نے حیا کی بات کو نظر انداز کیے حیرت انگیزی سے کھا.... تو پاس کھڑے حیدر نے اتنی زور سے اسکی بازو پر چٹکی بھری.... کہ وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا....

حیدر نے زور سے قہقہہ لگایا جبکہ شاہ زین اسے کوستا ہوا حیا اور عزا کی مہاجنگ دیکھنے میں لگ گیا....

عزا!! دیکھو تمہارے ہسبینڈ کو فلرٹی کھ رہی ہے!! حیدر نے جلتی پر تیلی کا سا کام کیا.... جبکہ عزا نے گھور کر حیا کی طرف دیکھا... میرے ہسبینڈ فلرٹی نہیں ہے!!!! وہ میں نے غلط فہمی میں کھ دیا تھا سمجھی!!!! ہے نا شاہ!!!! عزا نے اسے شہادت کی انگلی دکھائے وارن کرتے کھا.... اور آخر میں شاہ زین کو مخاطب کیا...

جی بالکل!!!! شاہ زین نے گردن اکڑائے مغرورانہ انداز میں کھا.... جبکہ حیا حیرت سے منہ کھولے عزا کے بدلتے طور کو دیکھ رہی تھی....

عزا بہت کمینہ ہو تم!!!! اس لنگور نے تمہیں اپنی فی فی گاڑی میں دو دن گھما کیا دیا.... تمہارے تو مزاج ہی نہیں مل رہے زخ حیا نے غصے سے چیختے ہوئے کھا....

خبردار جو انھیں لنگور کھا تو!!!!!! اور میں ان لالچی لڑکیوں میں سے انھیں ہوں جو گاڑی دیکھ کر
پگھل جائیں.... میں ان سے محبوس!! اس سے پھلے کہ وہ کچھ کہتی... حیا کی گھوری پر فوراً اپنی
بات پر غور کیا.... اور سمجھ آتے ہی زبان دانتوں تلے دبائی....

شاہ زین جو بے صبری سے اسکی پوری بات سننے کیلئے بیچین کھڑا تھا.... اس کے اس طرح بات
ادھوری چھوڑنے پر رج کے بدمزہ ہوا....

شاہ زین کی اس حالت پر سبھی نے مشترکہ قہقہہ لگایا.... جبکہ عزا شرماتی ہوئی وہاں سے بھاگ نکلی

.....

سب لوگ سوچے تھے.... حیا گھر پہنچتے ہی سیدھا اپنے روم میں چلی گئی....

یشفا یار! پانی پلا دو ایک گلاس!! حیدر نے کیز اور والٹ ٹیبل پر رکھتے ہوئے صوفے پر ڈھتے کھا... تو
یشفا سر ہلاتی ہوئی کچن سے پانی لینے چلی گئی....

کچن میں آئی تو سامنے اشعر کھڑا اپنے لیے کافی بنا رہا تھا....

ارے تم کیوں بنا رہے ہو!! لاؤ میں بنا دوں.... یشفا نے اس کے ہاتھ سے مگ تھامتے ہوئے کھا....

ارے انھیں اُس اوکے میں بنا لوں گا!! اشعر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا....

کیسی رہی پھر ٹریٹ خ خ اشعر نے مگ میں چمچ چلاتے پوچھا.....

اچھی تھی!! وہ فریج سے پانی کی بوتل نکالے ہوئے بولی...

کھانا کھایا تم نے خ خ یشفا نے ایک دم یاد آنے پر پوچھا.....

نہیں یار دل نہیں کیا!!! اشعر نے منہ لٹکائے جواب دیا تو یشفا مسکرا دی.....

کمال ہے بھئی!!! ادھر اسکا دل نہیں کیا کھانے کو ادھر تمہارا دل نہیں کیا!! یشفا نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا...

کیا مطلب حیا نے کھانا نہیں کھایا خ خ اشعر نے چونکتے ہوئے پوچھا...

نہیں تمہیں مس کر رہی تھی بہت!! یشفا نے شرارتی انداز میں کہا.... تو وہ مسکراتے ہوئے سر جھکا گیا....

اچھا ایسا کرو تم یہ پانی حیدر کو دیکر آؤ.... میں تب تک کھانا نکال کر دیتی ہوں تم دونوں مل کر کھاؤ.... حیا نے دوپہر بھی کچھ نہیں کھایا تھا.... یشفا کہتے ساتھ ہی فریج سے کھانا نکالے لگی.... ہم ٹھیک ہے.... اشعر سر ہلاتا ہوا گلاس لیکر باہر چلا گیا....

واپس آیا تو یشفا کھانا گرم کر کے ڈش میں لگا چکی تھی....

یہ لو یہ لے جاؤ! یشفا نے اسکی طرف ڈش بڑھائی... تو وہ ڈش تھامتا ہوا کچن سے باہر جانے لگا.... تو یشفا نے اسے آواز دیکر روکا.... اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو یشفا اسکے سامنے آکھڑی ہوئی....

اشعر! حیا آج تمہاری وجہ سے بھت اپ سیٹ تھی... تو تم پلیز بات کر کے اسکا موڈ ٹھیک کر دینا.... کل اسکا پیپر ہے... اگر ڈسٹرب رہی تو پیپر سہی نہیں دے پائیگی.... یشفا نے اسے سمجھاتے ہوئے کھا....

ڈونٹ وری میں دیکھتا ہوں!!! اشعر مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ ہی کچن سے باہر چلا گیا...

وہ ابھی سونے کے لیے لیٹی ہی تھی... کہ دروازے پر کھٹکا ہونے سے وہ ایک دم چونک گئی.... اس وقت کون ہو سکتا ہے.... وہ سوچتے ہوئے دوبارہ سمجھاتی ہوئی دروازے کی طرف آئی.... دروازہ کھول کر دیکھا تو سامنے اشعر کھڑا تھا....

آپ!! اس وقت غ غ حیا نے حیرانگی سے پوچھا....

جی ہاں میں!! اشعر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا.... چلو میرے ساتھ!! اشعر کہتے ساتھ ہی پیچھے مڑا اور ڈائننگ روم کی طرف بڑھ گیا.... حیا نا سمجھی سے اسکے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی آئی.... وہ دونوں ڈائننگ روم میں داخل ہوئے تو اشعر چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا.... اور حیا کو بھی ساتھ بیٹھنے کا اشارہ دیا....

مجھے بھوک نہیں ہے اشعر.... حیا نے بے دلی سے جواب دیا....

کیوں بھئی کیوں بھوک نہیں ہے غ یشفا نے بتایا کہ تم نے دوپہر میں بھی کچھ کھا یا غ اشعر نے تنبیہی لہجے میں پوچھا....

بس دل نہیں کر رہا!!

ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں کھا رہا!! اشعر نے چئیر سے ٹیک لگاتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھتے
خفگی سے کھا....

اف!! اشعر میں نے آپ سے کھا تو ہے مجھے بھوک نہیں ہے.. آپ کھالیں.... حیا نے منہ بناتے
کھا.... پر اشعر ہنوز اسی پوزیشن میں خاموش بیٹھا رہا....

اچھا ٹھیک ہے کھا لیتی ہوں خوش!! وہ کہتے ساتھ ہی چئیر گھسیٹ کر اسکے ساتھ بیٹھ گئی.... تو اشعر
کھل اٹھا....

حیا نے پلیٹ میں کھانا ڈال کر اسکی طرف پلیٹ بڑھائی.... اور اب اپنے لیے پلیٹ میں کھانا ڈالے
لگی....

رکھو اسے!! ساتھ میں کھاتے ہیں.... اشعر نے اسکے ہاتھ سے چمچ پکڑ کر سائیڈ پر رکھا.... تو حیا مسکرا
دی.... اور اشعر کے ساتھ کھانا کھانے لگی....

یارر کیا بیوی بننے کے بعد بھی ایسے ہی نکھرے دکھایا کرو گی خ اشعر نے شرارتی لہجے میں پوچھا....

جی ہاں!! اور آپکو میرا ایک ایک نکھرا خوشی سے اٹھانا ہوگا.... حیا نے نروٹھے پن سے جواب دیا.. تو

اشعر کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ در آئی....

حیا کی نظر اسکے کلین شیو گال پر پڑتے ڈمپل پر پڑی تھی.... جو اسکی آنکھوں کی طرح گہرا

تھا.... اسکی نیلی چمکتی آنکھوں کے بعد اس ڈمپل نے ہی تو اسے دیوانہ کیا تھا....

اسکے دل میں اسے چھونے کی شدید حسرت ہوئی تھی.... پرا بھی وہ اسے چھونے کی حقدار نہیں

تھی.... یہی سوچ کر دل کو تسلی دی....

وہ سحر کی سی کیفیت میں اشعر کے مسکراتے چہرے میں کھوپکی تھی....

نظر لگانی ہے کیا غنہ اشعر نے شرارتی انداز میں پوچھا...

تو حیا گھبراتے ہوئے فوراً نفی میں سر ہلائی... نن نہیں تو!!

اچھا جلدی سے کھانا ختم کرو.... بہت سلو کھا رہی ہو.... اشعر نے تنبیہ لہجے میں کھا.... تو وہ سر ہلاتی ہوئی کھانا کھانے لگی....

کچھ یاد آنے پر ایک دم چونکی... اشعر!! آپ سے ایک بات پوچھوں غنہ

اشعر نے نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا.... دس پوچھ لیں محترمہ!! اشعر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا....

وہ جو لڑکی ہمیں مال میں ملی تھی! وہ کیا آپکو پھلے سے جانتی ہے غنہ

اشعر جو پھلے مسکرا رہا تھا... نتاشہ کا ذکر آتے ہی اسکے تاثرات پل بھر میں بدلے تھے.... جو کہ حیا نے بھرپور نوٹ کیا تھا....

نہیں!! اور تم یہ کیا فضول باتیں لیکر بیٹھ گئی اس وقت!! بہت رات ہو گئی ہے جا کے سو جاؤ...

میں بھی سونے جا رہی ہوں.... اشعر کہتے ساتھ ہی ڈائننگ روم سے نکل کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کے پورشن میں چلا گیا....

جبکہ حیا حیرت انگیزی سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی....

ہونا ہو ضرور کوئی بات ہے... جو اشعر مجھ سے چھپا رہے ہیں.... حیا دل ہی دل میں سوچتی ہوئی

برتن اٹھا کر کچن میں رکھ کر آئی.... اور روم میں آکر لیٹ گئی....

روم میں آتے ہی اشعر نے دروازہ بند کیا اور ادھر سے ادھر ٹھہرنے لگا....
کیا مجھے حیا کو سب بتا دینا چاہیے غوغا اشعر نے خود سے ہمکلامی کرتے کہا....
پر اگر وہ مجھ سے بدگمان ہو گئی تو!! غصے میں آکر کچھ بھی الٹا سیدھا کر سکتی ہے.... اشعر نے
فون زہن میں آتی سوچوں کو جھٹکا.... اور اس ٹاپک پر حیا سے کسی بھی قسم کی بات کرنے کا ارادہ
ترک کر دیا....

دن تیزی سے گزر رہے تھے.... حیا اپنے پیپرز میں مصروف ہو چکی تھی.... اشعر بھی اب رات
گئے آفس سے گھر آتا تھا.... پھلے پروجیکٹ کی کامیابی پر اسکا پروموشن ہو چکا تھا.... اس لیے اب
وہ مزید آگے بڑھنے کے لیے اور زیادہ محنت کر رہا تھا.... نتاشہ کی طرف سے بھی اب اسے کوئی
پریشانی لاحق نہیں تھی.... جسکی وجہ سے وہ ریزائن دیتا....
سر یہ دیکھیں!! آج ہماری ہمدانی انڈسٹریز کے ساتھ پانچ بجے میٹنگ ہے.... جسے آپ نے لیڈ کرنا
ہے.... اور یہ رہی آپکی فائل!! زویا اسکی طرف فائل بڑھاتے بولی.... جسے اشعر نے تھام لیا....
فائل کھول کر پڑھنے کے بعد دوبارہ زویا کی طرف بڑھا دی.... ہم!! مجھے تو سب ٹھیک لگ رہا ہے...
لیکن آپ پھر بھی مس نتاشہ کو ایک دفعہ یہ فائل دکھا دیں.... وہ ایک دفعہ ری چیک کر لیں. اگر
کوئی پوائنٹ ایکسٹرا ہوا تو ریوو کر دینگے....

اوکے سر!! زویا سر ہلاتی ہوئی... نتاشہ کے آفس کی جانب بڑھ گئی....
وہ ناک کرتی ہوئی آفس میں داخل ہوئی.... جہاں نتاشہ چئیر سے ٹیک لگائے کسی سوچ میں گم

چھت کو گھور رہی تھی....

زویا چلتی ہوئی اسکی طرف آئی.... میم سر اشعر نے یہ فائل دی ہے.... کھ رہے ہیں ایک دفعہ ری
چیک کر لیں.... زویا نے اسکی طرف فائل بڑھاتے کھا جسے نتاشہ نے غصے سے جھپٹ کر زمین پر
پھینک دیا....

کیا ہوا میم زویا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا....

نتاشہ جھٹ سے چٹیر سے اٹھی اور چلتی ہوئی اسکے پاس آئی.... زویا سہم کر ایک دم پیچھے ہوئی
تھی....

نتاشہ نے بے دردی سے اسکے بالوں کو جکڑا.... میں نے تمہیں کتنے دن سے کھا ہے کہ مجھے اس
لڑکی کا نمبر چاہیے.... تم نے ابھی تک میرا کام کیوں نہیں کیا!!!!!! نتاشہ نے غصے سے دھاڑتے
ہوئے کھا....

آہ!! مم میم وو سس سر اشعر اپنا موبائل اپنی پاکٹ میں رکھتے ہیں.... اس لیے نمبر حاصل کرنا میرے
لیے نا ممکن ہے.... زویا نے درد سے کراہتے ہوئے جواب دیا.... تو نتاشہ نے ہاتھوں کی گرفت کو
اور مضبوط کر لیا....

مم میم لیکن میرے پاس ایک اور راستہ ہے جس سے وہ لڑکی خود ہی اشعر سے شادی کرنے سے
انکار کر دیگی.... زویا نے اپنے دفاع کیلئے جلدی سے کھ ڈالا....

نتاشہ نے جھٹکے سے اسکے بال چھوڑے.... کونسا راستہ!!! اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا....

میم! جتنے دن میں نے سر کیساتھ کام کیا ہے.... اس سے مجھے اتنا تو پتہ چل چکا ہے کہ جس

لڑکی سے انکی شادی ہو رہی ہے وہ انکی کزن ہیں۔ اور دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں جوائنٹ فیملی ہے انکی!!! زویا نے اسے پوری تفصیل سمجھائی....

واٹ ایور!! وہ لڑکی جو کوئی بھی ہو.... مجھے بس اشعر سے مطلب ہے.... تم پلین بتاؤ.... نتاشہ نے تلخی سے جواب دیا....

میم!! پلین یہ ہے کہ..... زویا نے اسے پورے پلین سے آگاہ کر دیا....
واؤ!!! امیزنگ!! لیکن تمہیں اب جلد از جلد اس پر عمل کرنا ہے سمجھی!!!! اشعر کی شادی کسی صورت بھی اس لڑکی کیساتھ نہیں ہونی چاہیے! نتاشہ نے تنبیہی لہجے میں کہا....
اوکے میم!! میں کل ہی اس پلین پر ورک آؤٹ کرونگی.... زویا نے گھری سانس لیتے کہا.... تو نتاشہ نے اسے جانے کا اشارہ دیا تو وہ سر ہلاتی ہوئی آفس سے باہر چلی گئی....
جہاں دو سال تمہارا انتظار کیا.... وہاں دو دن اور سچی!!!! مسٹر اشعر خاندانہ.....
نتاشہ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی.... اور پرسکون سی ہوتی چٹیر پر آکر ڈھے گئی....

آج پھر حیا اسکا بے صبری سے انتظار کرتی کمرے میں ادھر سے ادھر ٹھل رہی تھی.... پر رات کے گیارہ بجنے کے باوجود اشعر ابھی تک گھر نہیں آیا تھا....

حیا تم ابھی تک جاگ رہی ہو!! یشفا اسکے کمرے میں داخل ہوتے بولی...

آپی نیند نہیں آرہی تھی بس!! حیا نے نظریں چراتے ہوئے کہا....

ادھر دیکھو زرا!! تمہاری آنکھوں سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ تمہیں بہت سخت نیند آرہی ہے.... پر

تم اشعر کا انتظار کر رہی ہو ہے ناغہ یسفا نے اسکی چوری پکڑ لی تھی.... اس لیے اسے چڑا رہی تھی....

ایسی بات نمھیں ہے آپی!! میں تو....

اچھا اچھا اب ڈرامے بند کرو.... اور جلدی سے سو جاؤ.... کیونکہ اشعر گھر آچکا ہے!! یسفا نے اسے آغاہ کیا....

کیا وہ آگئے!! کب آئے غہ حیا نے جلدی سے پوچھا....

وہ تو ساڑھے دس ہی آگیا تھا پر آتے ساتھ ہی روم میں چلا گیا.. بہت تھکا ہوا تھا بیچارہ.... اوہ اچھا!! حیا افسردہ ہوتے بولی....

چلو اب سو جاؤ میں بھی جگ میں پانی لینے آئی تھی... تمہارے روم کی لائٹ جلتی دیکھی تو چلی آئی.... ورنہ تم نے تو ساری رات جاگ کے اسکا انتظار کرتے رہنا تھا.... یسفا نے اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے کھا....

آپی!! آج کل مجھے بہت عجیب سے برے برے خواب آرہے ہیں.... اسی لیے مجھے ہر وقت انکی فکر لگتی رہتی ہے.... آپ پلیز انھیں کھیں نہ کہ وہ جلدی گھر آیا کریں.... حیا نے یسفا کے ہاتھ تھامتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کھا تو یسفا مسکرا دی....

حیا بیٹھو بیٹھو!! یسفا نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی....

تمھیں پتہ ہے تمھیں یہ برے برے خواب کیوں آرہے ہیں غہ یسفا نے اسکی ٹھوڑی سے اسکا جھکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے پوچھا....

کیوں آپنی زخ حیا نے نا سمجھی سے پوچھا...

کیونکہ تم نے ہر وقت اشعر کو اپنے سر پر سوار کر لیا ہے.... تمہیں ڈر ہے کہ کھیں وہ تم سے دور نہ ہو جائے.... دیکھو حیا شاید میں میھاں غلط بھی ہو سکتی ہوں پر پھر بھی تمہیں ایک بات بتانا چاہتی ہوں.... میں بھت دنوں سے نوٹس کر رہی ہوں کہ تم دن بدن اشعر کیلئے بھت حساس ہوتی جا رہی ہو.... تم چاہتی ہو کہ اشعر ہر وقت تمہاری نظروں کے سامنے رہے.... پر ایک بات یاد رکھنا بیٹا.... جو چیز آپکی ہے.... وہ ہر حال میں آپکو ملے گی.... چاہے وہ ستر پھاڑوں کے نیچے ہی کیوں نہ ہو....

اور جو چیز آپکی نہیں ہے... وہ کسی صورت آپکو نہیں مل سکتی.... پھر چاہے وہ ایک قدم کی دوری پر ہی کیوں نہ ہو....

سمجھ رہی ہوں امیری بات!! یشفا نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا....

جی آپی!! میں سمجھ گئی.... حیا نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا....

ویری گڈ!! اب پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھی!! یشفا نے پیار سے اسکا گال تھپتھپایا....

چلو اب جلدی سے لیٹو. میں لائٹس آف کروں یشفا کہتے ساتھ ہی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی.... تو حیا مسکراتی ہوئی لیٹ گئی.... جبکہ یشفا اسے بلینکٹ اوڑھا کر لائٹس آف کر کے روم سے باہر چلی گئی.... سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے. جب اشعر سب کو سلام کرتا ہوا ڈائننگ روم میں داخل ہوا.... والیکم السلام!! آؤ بیٹا آؤ!! زیشان شاہ نے اشعر کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا... تو وہ مسکراتا ہوا چیئر

گھسیٹ کر بیٹھ گیا....

ایک سرسری سی نظر حیا پر ڈالی جو خاموشی سے اپنا ناشتہ کرنے میں مچھلی تھی....
اچھا بھی ہم چلتے ہیں.... حیدر اور زیشان شاہ سبکو خدا حافظ کہتے ہوئے آفس کے لیے روانہ ہو گئے....
ہیلو برو!! شاہ زین چھلانگیں لگاتا ہوا گھر میں داخل ہو رہا تھا.... جب حیدر سے ٹکراتے ٹکراتے بچا....
آگیا طوفان!! حیدر نے منہ بناتے ہوئے خود سے ہمکلام کرتے کہا.... جسے شاہ زین بخوبی سن چکا تھا....

کمینے!!! تجھے تو میں بتاتا ہوں ابھی!!.... شاہ زین اسے مارنے کے لیے اسکے پیچھے لپکا.. کہ ہاتھ
میں آفس کا بیگ پکڑے سامنے سے آتے زیشان شاہ کو دیکھ کر وہیں ٹھٹھک گیا....
السلام علیکم ماموں جان!! شاہ زین نے سر جھکائے شائستگی سے کہا....
والیکم السلام!! کیسے ہو بیٹا؟ زیشان شاہ نے سر پہ پیار دیتے پوچھا.... جبکہ حیدر جو زیشان شاہ کے
پیچھے کھڑا تھا.... شاہ زین کی اس قدر معصومیت دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا....
میں فٹ!! شاہ زین نے جواب دیا....

اور کوئی کام وام شروع کیا کہ تمہیں غ

جی ماموں کل ٹیسٹ دے کر آیا ہوں... انشا اللہ دو تین دن تک پولیس فورس جوائن کر لوں گا....
ماشا اللہ!! بہت اچھی بات ہے... اللہ تمہیں کامیاب کرے!! زیشان شاہ اسکا کندھا تھپتھپاتے
ہوئے کہتے ساتھ ہی پورچ کی طرف بڑھ گئے.... اور گاڑی میں بیٹھ کر آفس روانہ ہو گئے....
اوئے!! تو پولیس میں جا رہا ہے؟ حیدر نے آنکھوں میں حیرانگی لیے پوچھا....

یس برو!! شاہ زین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مغرورانہ انداز میں کھا.... تو حیدر کی ہنسی چھوٹ گئی....

بھائی یہ نہ کریو!! اگر تو پولیس میں چلا گیا نا!! تو کرائم کم ہونے کے بجائے دس گنا اور بڑھ جائیگا....

خدا کا واسطہ ہے تجھے!!!! یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے....

بندے کو اپنے حساب سے پیشہ چوز کرنا چاہیے.....

اور تیرے لیے تو میرے خیال سے.... حیدر ماتھے پر انگلی ٹکائے کچھ سوچتے ہوئے بولا.... اور ایک نظر شاہ زین کو دیکھا جو مٹھیاں بھینچنے اپنے غصے کو ضبط کر رہا تھا....

ہاں ڈاکٹر!! یہ ٹھیک رہیگا.... تو ایسا کر... کل ہی جا کر مینٹل ہاسپٹل میں اپنا انٹرویو دے!! اور دیکھو مجھے پورا یقین ہے.... وہ پہلی فہرست میں ہی تجھے وہاں جاب پہ رکھ لینگے.... کیونکہ تو انھی کی قوو!! حیدر کچھ کہتا اس سے پھلے ہی شاہ زین نے جھک کر زمین سے ایک بڑا سا پتھر اٹھایا....

اچھا بھائی!! میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے.... حیدر نے رسٹ واچ پر نظر ڈالنے ہوئے مصروف سے

انداز میں کھا.... اور پیچھے کھسکتا ہوا فورن کار کی جانب بھاگا...

وہ کار کا دروازہ کھولنے ہی لگا تھا... کہ شاہ زین نے آکر جھٹکے سے دروازہ بند کیا....

اب بتا!! مجھے پولیس آفسر بننا چاہیے کہ انھیں خ خ شاہ زین نے ایک ہاتھ میں پتھر اٹھائے اور

دوسرے ہاتھ سے حیدر کا گریبان پکڑے خون خوار نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا....

کینیے!! چار سال بڑا ہوں تجھ سے!! حیدر نے اپنے دفاع کیلئے فورن جتلیا....

یاری میں کوئی بڑا چھوٹا نہیں ہوتا.... تو نے ہی کھا تھا نا مجھے غ شاہ زین نے دانت نکالے ہوئے
اسے باور کرایا....

تو حیدر کو ایک دم اپنے کھکے ہوئے الفاظ یاد آنے لگے جب شاہ زین کو اس نے یہ کھ کر حیدر بھائی
کھنے سے منع کیا تھا... کہ یاری میں کوئی بڑا چھوٹا نہیں ہوتا.... آج اسے اپنی اس بات شدید پچھتاوا ہو
رہا تھا....

بھت کمینا ہے تو شازو!! حیدر نے منہ بسورتے ہوئے کھا.... تو شاہ زین نے اس کے سر پر پتھر مارنے
کیلئے ہاتھ بڑھایا.... جسے اشعر نے آکر فورن تھام لیا تھا....

اوائے کیا کر رہا ہے... چھوڑ اسے!!! اشعر نے اس کے ہاتھ سے پتھر چھڑانا چاہا.... پر شاہ زین کے سر
پر تو جیسے بھوت سوار تھا....

اشعر بچا لے!! ورنہ یہ نفسیات میرا سر پھاڑ دیگا.... حیدر گاڑی کا دروازہ کھولے ہوئے بے بسی سے
چلایا.... جسے شاہ زین نے آگے بڑھ کے دوبارہ بند کر دیا....

اے!!! بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے غ اشعر ایک ہاتھ سے پتھر اور دوسرے ہاتھ سے حیدر کا کوٹ چھڑا
رہا تھا.... جسے شاہ زین نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا....

اس کمینے نے میرا مزاق اڑایا ہے.... میں اسے نہیں چھوڑوں گا!!!!!! شاہ زین نے غصے سے چیختے
ہوئے کھا.... جبکہ بیچارہ حیدر بھاگنے کی مسلسل کوشش میں لگا ہوا تھا....

ارے عزا تم!! اشعر نے گیٹ کی طرف نگاہ کیے مسکراتے ہوئے کھا... شاہ زین جو ابھی ابھی کسی
خونخوار شیر کی طرح بپھرا ہوا تھا.... عزا کا نام سنتے ہی اس نے جھٹکے سے پیچھے مڑ کر دیکھا....

اشعر نے آنکھ کے اشارے سے حیدر کو فوراً وہاں سے کھسکنے کا کھا... تو حیدر گاڑی میں جا بیٹھا...
اور کار کے دروازے لاک کر لیے....

گاڑی کا دروازہ بند ہونے کی آواز سے شاہ زین نے ایک دم چونک کر پیچھے دیکھا.... تو گاڑی اسٹارٹ
ہو چکی تھی....

اس سے پہلے شاہ زین گاڑی کی طرف لپکتا.. اشعر نے دونوں بازوئیں ہماٹل کر کے اسے خود میں
بھیج لیا....

اے چھوڑ مجھے... میں کھ رہا ہوں چھوڑ دے مجھے!!!!!! شاہ زین زور زور سے چلاتے ہوئے اس کے
حصار سے نکلنے کی بھرپور مزاحمت کر رہا تھا.... کہ اچانک اسکی آواز کو بریک لگا.... جب حیدر نے
گاڑی کے شیشے سے گردن نکال کر اسے دیکھا.... اور کیمرا آن کر کے اسکی پکچر لی.... اور اشعر کو
سلیوٹ کا اشارہ دیکر گاڑی بھگاتا ہوا لے گیا....

شاہ زین کو جب سمجھ آیا تو وہ غصے سے بھرا جوش میں آیا.... چھوڑ مجھے!! شاہ زین پوری طاقت لگا کر
اسکے حصار سے نکلتا تھا.... جبکہ اشعر اسکی حالت سے بھرپور لطف اندوز ہوتا ہنس رہا تھا....

اچھا اب میں چلتا ہوں مجھے بھی آفس سے لیٹ ہو رہا ہے... اشعر ہنستے ہوئے کہتے ساتھ ہی گاڑی
کی طرف بڑھا تھا کہ شاہ زین نے آکر اسکا راستہ روک لیا.... آج کوئی آفس وائس نہیں جانا کیونکہ آج
ہم چاروں شادی کے ڈریس لینے جائینگے....

یار شازو!! ابھی مجھے ممانے بھی کھا تھا... پر میں نے منع کر دیا.... کیونکہ آج میری بھت امپورٹنٹ

میٹنگ ہے.... اشعر نے اسے تفصیل سے آغاہ کیا....

اے ایک ہفتے بعد ہماری شادی ہے!! اور تجھے اپنی میٹنگوں کی پڑی ہوئی ہے غ غ ایک دن میٹنگ
نہیں ہوگی تو کیا تو روڈ پہ آجائیکا... نہیں نا غ غ تو اب چپ چاپ ہمارے ساتھ شاپنگ پہ چل
سمجھا!!؟ شاہ زین نے تنبیہی لہجے میں کھا....

یار تو سمجھ نہی رہا!!!

رہنے دوشیزی!! انکے لیے صرف انکا آفس اور انکی میٹنگز امپورٹنٹ ہیں!! شادی جائے بھاڑ
میں.... حیا جو اشعر کو ٹفن دینے باہر آئی تھی... غصے سے کھتی ہوئی پیر پٹکھتی واپس اندر چلی گئی....
دیکھ لے بیٹا!! اب تو یہ چڑیل بھی ناراض ہو گئی ہے.... میری مان!! تو آج کی میٹنگ کینسل
کردے... نہیں تو یہ جو آفت اندر گئی ہے نا... ایک سیکنڈ لگائے گی.... اور تیری شادی کینسل ہو
جائیکا.... پھر ساری زندگی بیٹھ کر کرتا رہو اپنی منگنز!! شاہ زین نے اسے حیا کے غصے سے باور
کراتے کھا....

ٹھیک ہے پھر آج کی میٹنگ کینسل!! جا کے بتادے اس محترمہ کو کہ تیار ہو جائے!!! اشعر نے
پاکٹ سے فون نکالے ہوئے کھا اور زویا کا نمبر ڈائل کرنے لگا....
یہی بات تو پہلے بتا دیتا خواہ مخواہ تر لے کیے تیرے!! شاہ زین نے تپ کر جواب دیا... اور اندر کی
جانب بڑھ گیا....

جی سر!! زویا نے کال یس کرتے شائستگی سے کھا....

مس زویا آج کی میٹنگ کینسل کر دیں کیونکہ میں آج آفس نمہیں آسکتا.... اشعر کہتے ساتھ ہی کال بند کرنے لگا تھا کہ زویا کے سوال پر فون دوبارہ کان سے لگایا.....

مگر سر!! آج کی میٹنگ تو بھت امپورٹنٹ ہے.... مسٹر ہمدانی آج آفیشلی کانٹریکٹ سائن کرینگے ہماری کمپنی کیساتھ!! زویا نے اسے سمجھاتے ہوئے کھا....

اندر ہی اندر وہ یہ سوچ کر ڈر رہی تھی کہ اگر آج اس نے نتاشہ کا کھا کام پورا نہ کیا تو وہ اس پر زرا رحم نمہیں کھائیگی.... اسی لیے اشعر کو کسی بھی صورت آفس آنے کے لیے اسرار کر رہی تھی...

چلیں ٹھیک ہے!! پھر آپ میٹنگ سات بجے کی کر دیں.... میں آجاؤنگا!! اشعر نے کہتے ساتھ ہی فون ٹھک سے بند کر دیا....

اوکے سر!! تھینک یو سوچ!! زویا نے خوشی سے نہال ہوتے کھا... پر کال ڈسکنیکٹ دیکھ کر اسکے چہرے کے زاویے ہی بدل گئے....

اکڑ تو دیکھو زرا!! زویا نے فون کی اسکرین کو گھورتے ہوئے کھا... اور ٹیبل پر پٹکھ کر واپس اپنے کام میں مچو ہو گئی....

جبکہ اشعر فون پاکٹ میں رکھتا ہوا گھر کے اندر بڑھ گیا....

وہ چاروں اس وقت مال میں موجود تھے.... شاہ زین نے شاپنگ کرنے میں لڑکیوں کو بھی مات دے دی تھی.... سو دکانیں چھاننے کے باوجود اسے کوئی شیروانی پسند نمہیں آرہی تھی... اشعر اپنی

شیروانی آتے ساتھ ہی لے چکا تھا.... جبکہ حیا اور عزا نے بھی ایک دو دکانیں چھاننے کے بعد اپنے لھنگے پسند کر لیے تھے... اب صرف شاہ زین تھا.... جو ہر شیروانی کو اولڈ فیشن یا لوکل برینڈ کا نام دیکر رنجیکٹ کرتا جا رہا تھا....

حد ہے شاہ!! کوئی چیز پسند نہیں آرہی تمہیں تو!! عزا نے تپ کر بیگز اسکے کندھے پر مارتے ہوئے کھا.... اشعر اور حیا نے بھی اسکی تائید کی....

سچی کھ رہی ہو یا رر!! دماغ خراب کر دیا ہے اس نے!! حیا نے غصے سے دانت بھینچتے کھا.... بھی اب میں کیا کروں!! میھاں ہر چیز اتنی لوکل ہے... اور تم دونوں نے جو لھنگے لیے ہیں میخ!! اتنے عجیب سے ہیں... جیسے سو سال پرانی عورتیں پھنتی تمہیں... پتہ نہیں کیسے پسند آگئے تم دونوں کو!! شاہ زین نے جھر جھری لیتے ہوئے کھا....

کیوں اتنے پیارے تو ہیں!!! اشعر آپ بتائیں کیا ہمارے لھنگے اچھے نہیں ہیں غنہ حیا نے ساتھ کھڑے اشعر سے پوچھا جو موبائل پر لگا ساتھ ساتھ انکی بحث سن رہا تھا.... ہاں کیا غنہ اشعر نے سر اٹھاتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا....

ادھر دیں فون مجھے!!! حیا نے غصے سے فون جھپٹا اور پاؤچ میں رکھ لیا.... اشعر کھڑا بس اسے دیکھتا رہ گیا....

بیٹا!! یہ تو ابھی سے رعب جھاڑ رہی ہے تجھ پہ بعد میں کیا بنیگا غنہ شاہ زین نے اشعر کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا.... جو کہ حیا بخوبی سن رہی تھی...

ہو گیا تمہارا غنہ حیا نے شاہ زین کو بازو سے کھینچ کر دوسری طرف کیا اور خود اشعر کے روبرو کھڑی

ہوئی.... اشعر!! بتائیں مجھے کیا ہمارے لہنگے اچھے نہیں ہیں غن شاہ زین حیا کی بے وقوفی پر دانت نکالے ہنس رہا تھا... اس نے صرف مزاق کے طور پہ یہ بات کہی تھی... پر حیا اسے سچ سمجھ بیٹھی تھی....

یار مجھے کیا پتہ!! پھنسنے تو تم دونوں نے ہیں!! اشعر نے انتہائی معصومیت سے جواب دیا.... تو حیا کو تب چڑھ گئی....

ٹھیک ہے پھر!! اگر آپ کو نہیں پتہ تو بھاڑ میں جائے لہنگا مجھے کوئی لہنگا نہیں لینس!! وہ خفگی سے بیگز زین پر پٹکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی....

اشعر بھائی!!! کیا مصیبت ہے آپ دونوں کو!! اب آپ ہی منائیں جا کر منائیں اسے!! عزا شاہ زین پر کسلی نظر ڈالتی ہوئی غصے سے پیر پٹکھتی چیئر پر جا کر بیٹھ گئی....

اب کیا کریں غن اشعر نے شاہ زین کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا....

بھائی اب تو جا کے میرے والی کو منا!! میں تیرے والی کو مناتا ہوں.... شاہ زین گھرا سانس لیتے ہوئے بولا....

تو میرے والی کو اور میں تیرے والی کو کیوں غن اشعر نے نا سمجھی سے پوچھا....

کیونکہ یہ مال ہے!! اور میں نہیں چاہتا میھاں خون خرابہ ہو!! شاہ زین نے کندھے اچکاتے کھا... تو اشعر ہنس پڑا....

بھت کمینا ہے تو!! پھر ہنگے کیوں لیتا ہے!! اشعر نے اسکے کندھے پر دھپ رسید کرتے کھا....

یار اب کیا کروں جب تک ان سے ہنگے نہ لوں نا!! میرا دن ہی نہیں گزرتا!! شاہ زین نے کھوئے

کھوئے انداز میں کھا... تو اشعر مسکرا دیا.... بہت بڑا ڈرامہ ہے تو قسم سے!! اب جا اور خبردار!! جو میرے ڈال کو تنگ کیا تو!! اشعر اسے وارن کرتے ہوئے بولا....

اچھا بھائی میرے!! وہ سینے پر ہاتھ رکھے سر کو ہلکا سا خم دیتا حیا کی طرف بڑھ گیا... جبکہ اشعر ناراض بیٹھی عزا کے ساتھ آکر چٹیر پہ بیٹھ گیا....

شاہ زین بھاگتا ہوا حیا کی طرف آیا....

چڑیل بات سنو!! شاہ زین نے اسے مخاطب کرتے کھا.... پر حیا نے فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے شاہ زین کو چپ رہنے کا اشارہ کیا....

جی آپ کون غ غ حیا نے شائستگی سے پوچھا....

میں زویا!! آپ کون غ غ زویا نے نا سمجھی سے پوچھا.... کیونکہ اس نے اشعر کا نمبر ڈائل کیا تھا... پر دوسری طرف سے لڑکی کی آواز سن کر ٹھٹک گئی....

میں حیا ہوں!! اشعر کی فینسی... انکا فون میرے پاس ہے.... پر آپ کون ہیں غ غ حیا کا دل دھڑک رہا تھا.... اشعر کے فون پر کسی لڑکی کی آواز نے اسکے وجود میں خوف سا طاری کر دیا

تھا.... ماتھا پسینے سے تر ہو چکا تھا....

اوہ!!! میں سر اشعر کی اسسٹنٹ ہوں میم!! آپ انہیں بتا دیجیے گا کہ زویا کی کال آئی

تھی.... زویا نے بظاہر خوشدلی پر اندر ہی اندر کڑھ کر کھا....

جی اوکے!! حیا نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا....

کون تھی غ غ نتاشہ نے بے صبری سے زویا سے پوچھا....

میم!! سس سر اشعر کی فیانسی!! زویا نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا جبکہ نتاشہ نے غصے سے ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھا کر زمین پہ دے مارا.... جو ٹوٹ کر کڑچی کڑچی ہو چکا تھا.....

حیا!!!!!! نتاشہ نے نفرت بھرے لہجے میں کھا.....

اشعر کو بار بار فون کرو.... اور اس سے کھو سر ہمدانی آفس پہنچ چکے ہیں ہر حال میں آفس پہنچے.... اور ہاں اسے زرا بھی شک نہیں ہونا چاہیے سمجھی!!!! نتاشہ نے اسے وارن کرتے کھا..... تو زویا سر ہلاتی ہوئی آفس سے باہر چلی گئی.....

کون تھا!! شاہ زین نے جانچتی نظروں سے حیا سے پوچھا.... جسکے چہرے پر اس کال کے بعد عجیب سی ویرانی چھا گئی تھی....

کوئی نہیں!! حیا نے مختصر سا جواب دیا اور آگے بڑھ گئی جہاں عزا اور اشعر بیٹھے تھے.... اشعر!! یہ لیں آپکا فون!! آپکی اسسٹنٹ زویا کی کال آئی تھی ابھی.... حیا نے اشعر کو بغور دیکھتے ہوئے اسکی طرف فون بڑھایا....

اچھا!! یار تم لوگ اب فٹافٹ سے اپنے لھنگے ٹرائے کر کے دیکھ لو!! کیونکہ اب مجھے یہاں سے سیدھا آفس پہنچنا ہے... اشعر نے حیا کے ہاتھ سے فون تھامتے ہوئے کھا....

ہاں چلو حیا!! پھلے میں ٹرائے کر کے آتی ہوں.... پھر تم کر کے دکھانا. اوکے... تاکہ اگر کوئی ایشو ہوا تو ابھی ٹھیک کروالینگے.... عزا کہتے ساتھ ہی حیا کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ تھامتی ہوئی چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی.....

اویے یہ زویا کون ہے بھیؔ غنہ شاہ زین نے پاس کھڑے اشعر سے پوچھا جو فون پر لگا ہوا تھا.... اور ایک تسخرانہ نظر حیا پر ڈالی.... جو چٹیر پر بیٹھی جوس پی رہی تھی.... شاہ زین کی بات پر وہ ایک دم چونکی تھی.... پر خود کو لاپرواہ دکھاتی ہوئی واپس جوس پینے لگ گئی....

اسسٹنٹ ہے میری!! اشعر نے ہنوز فون پر نظریں ٹکائے مختصر سا جواب دیا....

صرف اسسٹنٹ یا غنہ شاہ زین نے شرارتی لہجے میں پوچھا.... تو اشعر نے اسکے سر پر چپٹ لگائی.... کم بولا کر سمجھا!! اشعر کہتا ہوا حیا کے ساتھ آکر بیٹھ گیا.... جبکہ حیا نے بے رخی سے منہ موڑ لیا.... شاہ زین نے بھرپور قہقہہ لگایا....

اتنے میں عزا لہنگا سمجھالیتی ہوئی روم سے باہر آئی.... کیسا لگ رہا ہے غنہ عزا نے ان تینوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے پوچھا....

واؤ عزا!! کتنی پیاری لگ رہی ہو یا ر!! حیا جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس چلی آئی....

جبکہ شاہ زین سحر کی سی کیفیت میں کھویا بس اسے دیکھتا رہ گیا....

اشعر بھائی اب بتائیں کیا ہمارے لہنگے لوکل ہیں غنہ عزا نے شاہ زین پر ایک کسلی نظر ڈالنے ہوئے اشعر سے پوچھا....

بھی یہ تو تم اپنے شوہر سے پوچھو!! میں تو اپنے والی کا بتاؤنگا.... اشعر نے ہنستے ہوئے جواب

دیا.... چل بھی شاہ زین بتا کیسا ہے لہنگا غنہ اس نے شاہ زین کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے

پوچھا.... تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا....

شاہ زین آگے بڑھا اور اسکے روبرو آکھڑا ہوا.... عزا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا....
شاہ زین بے ساختہ اور آگے بڑھا.... تو عزا کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں....
"جب سے دیکھا ہے اس فقیرنی کو

لوکل چیزوں سے عشق سا ہو گیا ہے"

شاہ زین نے اسکے شانوں پر رکھا سرخ آنچل اسکے سر پر اوڑھاتے ہوئے شاعرانہ انداز میں کھا.... تو
اشعر اور حیا کی ہنسی چھوٹ گئی.... جبکہ عزا حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی....
ایسے کیوں دیکھ رہی ہو یار!" شعر پسند نہیں آیا کیا غم اس نے ایک تمسخرانہ نظر عزا پر ڈالے ہوئے
پوچھا جواب غصے میں بھری پڑی تھی....

چلو تم بھی کیا یاد کرو گی... ایس پی کا بیٹا تمہارے لیے ایک اور شعر حاضر کر رہا
آہ!! اوئے بال تو چھوڑو یار!! اسکی بات پوری ہونے سے پھلے ہی عزا نے اسکے بال مسٹی میں جکڑ کر
زور زور سے جھٹکے دیے....

میں اس دن سمندر میں چھلانگ لگا دوں گی شاہ!!!!!! جس دن مجھے تمہاری اور میری شادی کی خبر
ملے گی!!!! عزا نے غصے سے دانت بھینچتے ہوئے کھا اور جھٹکے سے اسکے بال چھوڑے....
دیکھو زرا!! خوشی سے اتنی پاگل ہو جائیگی یہ!! شاہ زین نے ہاتھوں سے بال سیٹ کرتے ہوئے حیا
اور اشعر کو اپنی طرف متوجہ کرتے کھا.... جو ہنس ہنس کے بجال ہو رہے تھے....
بھول ہے تمہاری!! عزا نے تپ کر جواب دیا...

اچھا یار بس کر جاؤ!! تم دونوں.... کتنا لڑتے ہو!! حیا!! چلو اب تمہاری باری" اسکے بعد میں آفس

نکل جاؤنگا..... اشعر نے پاس کھڑی حیا کو مخاطب کرتے کہا... تو وہ سر ہلاتی ہوئی... چٹیر سے
شلپنگ بیگ اٹھا کر چلیجنگ روم کی طرف بڑھ گئی....
بھائی اس چڑیل کے آنے سے پھلے تو بھی کوئی شعر سوچ لے.... شاہ زین نے اشعر کو مخاطب
کرتے کہا تو اشعر مسکرا دیا....
جبکہ عزا نے اسکے پیٹ میں کھنی مارتے ہوئے گھوری سے نوازا... تو وہ منہ پر انگلی رکھے خاموشی سے
کھڑا ہو گیا.... جبکہ اشعر بے صبری سے حیا کا انتظار کرنے لگا....

حیا لھنگا پھنے شیشے کے آگے کھڑی خود کو اوپر سے لیکر نیچے تک دیکھ رہی تھی....
اچھا تو ہے!! شیزی تو ایویں بکواس کرتا رہتا ہے.... حیا نے خود سے ہمکلامی کرتے شانے پر رکھا
سرخ آنچل سر پہ اوڑھا اور خود کا جائزہ لینے لگی....
اب لگ رہی ہونا تم!! اشعر کی حیا!! اس نے خود کو شیشے میں دیکھا.... اور مسکراتی ہوئی دروازے
کی طرف آئی....

دروازہ کھول کر باہر دیکھا... تو سامنے عزا کھڑی تھی....
واؤ!!!!!! حیا تم تو بھت پیاری لگ رہی ہو یا ررر!!!! عزا نے ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے اسکی
بھرپور تعریف کی....

مجھے بھی دکھاؤ مجھے بھی دکھاؤ!!!! شاہ زین نے عزا کو پیچھے کھسکاتے ہوئے کہا....

واہ چڑیل!! تم تو واقعی پیاری لگ رہی ہو!!! شاہ زین نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی... تو حیا نے خوشخوار نظروں سے اسے دیکھا.... جس کے بعد شاہ زین دانت نکالتا ہوا پیچھے کھسک گیا... اور عزا کو بازو سے کھینچ کر واپس اس کے سامنے کھڑا کر دیا....

وہ کہاں ہیں غم حیا نے ادھر ادھر نظر دوڑائی پر اشعر دور دور تک کہیں نظر نہیں آیا....
اوہ!! تو اپنے اننگووو ڈھونڈا جا رہا ہے.... پر سوری یار!! تمہارے وہ تو جلدی میں آفس نکل گئے.... کیونکہ انہیں بار بار کالس آئے جارہی تھیں!! عزا نے کندھے اچکاتے جواب دیا....
ایسے کیسے چلے گئے وہ غم حیا کو اشعر پر اس وقت شدید غصہ آ رہا تھا....

یار!! اتنی بیصبری کیوں ہو رہی ہو.... شادی والے دن دکھا دینا نا!! ابھی تو بیچارے بڑی تھے اس لیے چلے گئے.... عزا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا....

کوئی بڑی وزی نہیں ہے.... سب ڈرامے کر رہا ہے... تمہیں پتہ ہے حیا!! وہ اپنی گرل فرینڈ سے ملنے گیا ہے.... بار بار کالس آ رہیں تمہیں اسکی!! شاہ زین نے اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اسے مزید چڑایا....

شاہ!! بکواس مت کرو!! حیا یہ جھوٹ بول رہا ہے ایسی کوئی باتت!! اس سے پھلے کہ وہ کچھ کہتی حیا نے زور سے دروازہ پٹکھا اور لھنگا چینج کرنے واپس اندر چلی گئی....

کیا ضرورت تھی تمہیں غم پتہ ہے نا کتنی بے وقوف ہے وہ غم حیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا.... تو شاہ زین پیٹ پر ہاتھ رکھے زور زور سے ہنسنے لگ گیا.... جسے عزا کی گھوری سے بریک لگا تھا....

یار!! کیا چیز ہے یہ!! مطلب بندے کو اتنا بد دماغ بھی نہیں ہونا چاہیے اب!!
تچ تچ تچ بیچارہ خاندانہ!! کس بے وقوف کے پلے پڑ گیا.... شاہ زین نے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں
کھا....

بکواس ختم ہو گئی ہو تو گھر چلیں خن حیا نے روم سے باہر نکلتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھے انتہائی
غصے سے کھا....

چلیں جی چلیں!! شاہ زین منہ چڑھاتا ہوا مال سے باہر آ گیا.... حیا اور عزا بھی اسکے پیچھے چلتیں
باہر آ گئیں....

حیا غصے سے دروازہ پٹکھتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی... عزا بھی اسکے ساتھ بیک سیٹ پر بیٹھ
گئی... جبکہ شاہ زین نے ڈرائونگ سیٹ سمجھا لی....

زرا آرام سے یہ میری گاڑی ہے اشعر کی نہیں!! شاہ زین نے دانت نکالے کھا اور گاڑی اسٹارٹ
کردی....

حیا یار!! کیوں غصہ کر رہی ہو بلا وجہ!! ظاہر ہے انکی امپورٹنٹ میٹنگ تھی اس لیے چلے
گئے.... عزا نے اسکا ہاتھ تھامے سمجھاتے ہوئے کھا....

تو کیا پانچ منٹ رک نہیں سکتے تھے میرے لیے!! حیا نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا اور دوسری
طرف منہ موڑ لیا....

ویلم سر!! زویا نے چئیر سے اٹھتے ہوئے اشعر کا ویلم کیا....

کھاں ہیں ہمدانی صاحب!! اشعر نے اپنی سیٹ سمجھائے ہوئے پوچھا....

سر وہ تو چلے گئے!! کب سے آپکا ویٹ کر رہے تھے... پر آپ آئے ہی نہیں... اس لیے وہ چلے گئے.... اور اب دس بجے آگئے!! زویا نے اسے تفصیل سے آغاہ کیا....

ہم!! ابھی تو آٹھ بج رہے ہیں... اس نے رسٹ واچ پر نظر ڈالی...

چلیں آپ مجھے کل والی فائل لادیں میں تب تک وہ سر حسان کو امی- میل کر دیتا ہوں....

اوکے سر!! زویا نے سکون کا سانس لیتے کہا.... شکر ہے سر واپس گھر نہیں جا رہے... اب مجھے

جلد از جلد اپنے کام پہ لگنا ہے.... وہ دل ہی دل میں سوچتی ہوئی وہاں سے واک آؤٹ کر

گئی.... جبکہ اشعر ٹیبل پر پڑی دوسری فائلس کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا....

ارے حیا آگئی تم!! حیا اپنے روم میں جا رہی تھی جب لیشفا نے اسے آواز دیکر روکا.... چلو جلدی آؤ اور ہمیں دکھاؤ کیسا لیا لھنگا....

حیا بے دلی سے چلتی ہوئی ڈرائنگ روم میں آئی... جہاں سدرہ خان، عائشہ شاہ اور لیشفا بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے....

ہاں بیٹا، ہمیں بھی دکھاؤ.... کیا کیا لیا میرے بچوں نے.... سدرہ خان نے اسے پاس بٹھاتے ہوئے پیار سے پوچھا.... تو حیا نے شاپنگ بیگ انکے سامنے کر دیے....

سوری پھپھو... میرے سر میں بھت درد ہو رہی ہے!! آپی پلیز آپ دکھا دیں سبکو میں روم میں جا

رہی ہوں.... حیا نے یثفا کو مخاطب کرتے کھا....


ہاں ہاں تم جاؤ ریسٹ کرو تھک گئی ہو گی... میں دکھا دیتی ہوں.... یثفا چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتی ہوئی سدرہ خان کے پاس آکر بیٹھی.... جبکہ حیا اپنے روم کی جانب بڑھ گئی....

روم میں آتے ہی اس نے دروازہ لاک کیا.... اور بیڈ پہ آکے ڈھے گئی.... اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی اپنی اور اشعر کی تصویر اٹھا کر دیکھنے لگی.... یہ انکی ایکجمنٹ کی تصویر تھی.... جس میں اشعر حیا کیساتھ بیٹھا مسکرا رہا تھا....

کیوں کر رہے ہیں آپ اشعر کیوں!!! آپ جانتے ہیں میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں.... پھر بھی مجھے اگنور کر دیتے ہیں... انھیں برداشت ہوتی مجھ سے آپکی یہ بے رخی!!! آپ کو مجھ سے زیادہ صرف اپنی میننگز عزیز ہیں....

آنسوؤں کے دو قطرے تصویر پر گرے تھے.... جسے اس نے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے فریم واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا.... اور چلتی ہوئی کھڑکی کی طرف آئی....

کیسا لگتا ہے جب دھیرے دھیرے کوئی آپکے دل میں سماء جائے... آہستہ آہستہ آپکے دل پر قبضہ جما لے.... اپنی اتنی عادت بنا دے کہ اسکے بنا سانس لینا بھی دشوار لگے.... آپ اسے دیوانہ وار چاہیں... پر وہ آپکو نظر انداز کر دے.... شاید یہ دنیا کی سب سے بڑی اذیت تھی.... جو حیا اس وقت محسوس کر رہی تھی.... وہ اشعر کی سوچوں میں اس قدر گم تھی... کہ سرد ہوا کا جھونکا جو اس سے ٹکراتا ہوا ٹھنڈ کا احساس دلا رہا تھا.... وہ اس سے بھی لا پرواہ تھی...

سانس رک رک کر آرہی ہے..
کوئی نہ کوئی بات ہونے والی ہے...
یا بھت دور جا چکا ہے کوئی...
یا ملاقات ہونے والی ہے...


سر یہ آپکی کافی!! زویا نے اشعر طرف کپ بڑھاتے کھا... جو لیپ ٹاپ پر کوئی ای۔ میل
بنانے میں محو تھا....
تھینکیو!! اشعر نے اسکے ہاتھ سے کپ تمھارا اور ٹیبل پر رکھ دیا....
دس تو جگے ہیں مسٹر ہمدانی کیوں نہیں آئے ابھی تک غ اشعر نے رسٹ واچ پر نظر ڈالے
پوچھا....
لیں آگے سر!! زویا نے آفس میں داخل ہوتے مسٹر ہمدانی کی طرف اشارہ کیا.... تو اشعر اپنی سیٹ
سے اٹھ کھڑا ہوا....
مسٹر ہمدانی چلتے ہوئے اشعر کی طرف آئے جو پینٹ کوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے...
ہیلوینگ مین!! ہمدانی صاحب نے اشعر کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اشعر نے مسکراتے ہوئے تمھام
لیا....
ویلکم سر!! ہیو آ سیٹ پلیز!! اشعر نے شائستگی سے کھا.... تو ہمدانی صاحب مسکراتے ہوئے چئیر پر
بیٹھ گئے....

مس زویا!! سر کیلیے بھی کافی منگوائیں... اشعر نے زویا کو مخاطب کرتے کھا....
اوکے سر!! زویا سر کو خم دیتی ہوئی آفس سے باہر چلی گئی...

یار تم کیوں بلاوجہ پریشان ہو رہی ہو! اشعر بھائی میٹنگ میں ہونگے اس لیے انہیں آئے
ہونگے.... بلکہ تم ایک کام کیوں انہیں کرتی انہیں کال کر کے پوچھ لو کیوں انہیں آئے وہ ابھی
تک گھر!! عزانے فون کے اس پار سے اسے سمجھاتے ہوئے کھا....
ٹھیک ہے اللہ حافظ!! حیا نے بے دلی سے جواب دیا اور فون بیڈ پر پھینک دیا....
میں کیوں کروں کال!! خود تو مجھے بتا کر جانے کی بھی توفیق انہیں ہوئی.... آفس پہنچ کر بھی تو
کال کر سکتے تھے.... پر انہیں!!! مجھے بھی انہیں کرنی کوئی کال وال!! حیا غصے سے کھتی
ہوئی... بیڈ پر آکر لیٹ گئی.... اور بلینکٹ سر تک اوڑھ لیا....

دو گھنٹے کی میٹنگ کے بعد وہ اب فری ہو کر بیٹھا تھا.... زہن میں ایک دم حیا کا خیال
آیا.... اف کتنا ناراض ہوگی وہ مجھ سے!! میں اسے بتائے بغیر ہی آفس آگیا.... اور کال بھی انہیں
کی.... اشعر نے گھری سانس لیتے ہوئے ٹیبل سے فون اٹھانے کیلیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون پھلے
سے بجنے لگا....

فون اٹھا کر دیکھا تو مائے ڈال کالنگ کے لفظ جگمگا رہے تھے...
نیند سے بیجاں ہوتی آنکھوں سے اس نے کال ریسپو کی پر غلطی سے کال ریسپو ہونے کے

بجائے ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی....

ہیلو!! اشعر نے فون اٹھا کر کان سے لگایا پر دوسری طرف سے جواب نہ پا کر اس نے اسکرین کو دیکھا... تو کال ڈسکنیکٹ تھی.... وہ فون پاکٹ میں رکھتا ہوا چیئر سے کوٹ اٹھا کر پھینک لگا.... اور ٹیبل سے گاڑی کی کیز اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گیا....

اشعر نے میری کال کیوں کاٹ دی غ غ حیا نے غصے سے بیجاں ہوتے کھا... اور ایک بار پھر سے کال ملانے لگی....

اشعر آپ ابھی تک گھر کیوں نہیں آئے!! حیا نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا.... یار ابھی فری ہوا ہوں بس تھوڑی دیر میں پہنچ رہا ہوں گھر!! اشعر نے فون کان سے لگائے آفس کا ڈور کھولتے ہوئے جواب دیا....

لیکن کب!! اتنی دیر ہووو!! حیا کی بات سچ میں ہی رہ گئی....

اشعر!! آپ جا رہے ہیں غ غ کہ پیچھے سے کسی لڑکی کی آواز سنائی دی....

حیا تم کھانا کھا کے سو جاؤ.... میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں.... اوکے اللہ حافظ.... اشعر نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا....

جی غ غ اشعر نے فون پاکٹ میں رکھتے ہوئے جواب دیا....

تو آپ میرے ڈرائیور کے ساتھ چلے جائیں یہ آپکو گھر ڈراپ کر دیگا.... نتاشہ نے پاس کھڑے ڈرائیور کی طرف اشارہ کرتے کھا....

نو تھینکس!! میں خود چلا جاؤں گا.... اشعر نے مختصر سا جواب دیا اور باہر کی جانب بڑھ گیا....

حیا کا ذہن پیچھے سے آنے والی لڑکی کی آواز میں اٹک گیا تھا.... کیا اشعر کسی اور لڑکی!! نن ننھیں
ایسا ننھیں ہو سکتا....

اشعر مجھے کبھی دھوکا ننھیں دے سکتے.... اس نے فوراً سر جھٹکا....

(کوئی بڑی وزی ننھیں ہے.... سب ڈرامے کر رہا ہے.... ننھیں پتہ ہے حیا خ وہ اپنی گرل فرینڈ
سے ملنے گیا ہے.... بار بار کالس آرہیں ننھیں اسکی).... شاہ زین کی کھی ہوئی باتیں دماغ میں گردش
کرنے لگی ننھیں....

گھر جاتے ہی سوؤنگا!! اشعر نے بھاری سر کیساتھ ڈرائیونگ سیٹ سمجھالی... اور گاڑی کو شاہ ولا کی
جانب بڑھا دیا....

تم واپس کیوں آگئے خ نتاشہ نے غصے سے سامنے کھڑے ڈرائیور سے پوچھا....
میڈم جی!! میں نے ننھیں بھت کھا.... پر انھوں نے میری بات ہی ننھیں سنی.... ڈرائیور نے سر
جھکائے ہاتھ باندھے بیچاگی سے جواب دیا....

ٹھیک ہے جاؤ! نتاشہ نے ہاتھ جھلا کر اسے جانے کا اشارہ دیا.... تو وہ آفس باہر سے چلا گیا...
اب کیا ہوگا میم!! زویا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا....

پتہ ننھیں!! نتاشہ نے چئیر سے ٹیک لگائے گھری سانس لیتے جواب دیا....

اوکے میم!! میں بھی چلتی ہوں اب!! زویا نے صوفے سے ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے نتاشہ پر ایک

نظر ڈالی اور آفس سے باہر چلی گئی....

وہ مسلسل کمرے میں ادھر سے ادھر ٹھل رہی تھی.... گھڑی پر نظر ڈالی تو رات کے دو بج چکے تھے.... پر اشعر ابھی تک گھر نہیں آیا تھا....
یا اللہ!! خیر اشعر ابھی تک کیوں نہیں آئے گھر!! اسے عجیب قسم کے وہم ستانے لگے.... دل میں خوف سا طاری ہو گیا تھا....

ایک تو اشعر کی بیوفائی کا ڈر دوسرا شاہ زین کی باتوں نے مل کر اسے پاگل کر دیا تھا....
دل عجیب سی کشمکش سے دو چار ہو رہا تھا.... مال میں اس لڑکی کا اشعر سے ملنا.... اس کے موبائل پر کسی لڑکی کی کال آنا.. اس کا رات دیر دیر تک گھر آنا.... یہ سب باتیں مل کر اب شک کی صورت اختیار کر چکیں تھیں.... ساری رات اس نے نجانے کیا کیا سوچتے ہوئے گزاری....
اس نے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھا کر پھر سے اشعر کا نمبر ڈائل کیا.... پر مسلسل بیل ہونے کے باوجود کوئی جواب نہ ملا....

حیا نے غصے سے فون اٹھا کر دیوار میں دے مارا.... اور بھاگتی ہوئی باہر چلی گئی....

حیا کیا ہوا غ کیوں روئے جا رہی ہو کچھ بتاؤ تو سہی!!! لیشفا نے پریشانی سے پوچھا.... جبکہ حیدر نے جلدی سے گلاس میں پانی انڈیل کر حیا کی جانب بڑھایا.... جو لیشفا کے سینے سے لگی مسلسل روئے جا رہی تھی....

آپہی!! اشعر نے مجھ مجھے دھوکا دیا ہے!! حیا نے ہچکیاں لیتے ہوئے کھا... تو یثفا نے چونک کر حیدر کی طرف دیکھا....

یہ کیا کھ رہی ہو حیاغ کونسا دھوکا دیاغ حیدر نے حیرانگی سے پوچھا تو حیا نے انھیں ساری داستان سنا ڈالی....

حیدر آپ فون کریں اشعر کو!! رات کے دو بج گئے ہیں!! کونے کام ہیں جو ابھی تک ختم نہیں ہوئے اسکے!!!! یثفا نے انتھائی غصے سے کھا.... تو حیدر نے فون اٹھا کر اشعر کو کال ملائی.... پر مسلسل بیل ہوتے رہنے کے باوجود کوئی جواب نہ ملا....

نہیں اٹھا رہا!! حیدر نے افسردگی سے کھا.... تو حیا کے رونے میں مزید روانی آئی....

یثفا تم اسے چپ کرواؤ میں دیکھ کے آتا ہوں اسے!! حیا پلیز تم پریشان مت ہو.... ہو سکتا ہے تمھیں کوئی مس انڈراسٹیٹنگ ہو گئی ہو بیٹا!! حیدر نے ٹیبل سے گاڑی کی کیز اٹھائیں اور حیا کے سر پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دیتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا....

عمر شاہ گھری نیند سو رہے تھے... جب فون پر بیل ہونے سے انکی آنکھ کھل گئی....

ہیلو!! انھوں نے فون اٹھا کر کان سے لگایا....

دوسری طرف سے کچھ کھا گیا.... جس پر حیرت سے انکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں.... وہ ایک دم اٹھ بیٹھے....

جی!! پر میرا بیٹا تو گھر پر ہے آپکو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی.... ایک منٹ رکیں!! میں اسکے

کمرے میں دیکھتا ہوں.... عمر شاہ بلینکٹ سائیڈ پہ کرتے ہوئے اٹھے اور دروازہ کھول کر شاہ زین کے روم کی طرف بڑھے.... روم میں داخل ہوئے... لائٹس آن کر کے دیکھا تو شاہ زین بیڈ پر آڑھا سیدھا منہ پر تکیہ دیے گھری نیند سویا ہوا تھا...

شکیل صاحب!! میرا بیٹا تو سو رہا ہے. میں نے ابھی اسکے روم میں آکر دیکھا ہے.... عمر شاہ نے فون کے اس پار سے کسی شخص کو مخاطب کرتے کہا....

لیکن یہ آپ ہی کی فیملی کا بندہ ہے سر!! آپ ایک دفعہ آکر دیکھ لیں زرا!! اس شخص نے عمر شاہ کو تفصیل سے آغاہ کیا اور فون بند کر دیا....

کھیں حیدر تو نمیں غ غ عمر شاہ سوچ میں گم کھڑے تھے... کہ اچانک شاہ زین کی آنکھ کھل گئی... اس نے منہ سے تکیہ ہٹا کر سامنے عمر شاہ کو دیکھا....

ڈیڈ آپ اس وقت غ غ شاہ زین چلتا ہوا انکے پاس آکھڑا ہوا....

ہاں بیٹا!! وہ سوچوں سے ایک دم باہر آئے...

بیٹا فورن اپنی گاڑی نکالو ہمیں جانا ہے ابھی.... عمر شاہ نے جلدی سے کھا اور باہر کی طرف جانے لگے...

پر کھاں ڈیڈ غ غ شاہ زین نے حیرانگی سے پوچھا....

بیٹا!! مجھے ایک دوست کی کال آئی تھی ابھی!! اسے سڑک پر ایک گاڑی ملی ہے.... جو کہ ہماری ہی فیملی میں سے کسی بندے کی ہے.... جسکا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے....

کیا!!! غ غ ہماری فیملی میں سے کسکی ہو سکتی ہے!! شاہ زین نے صدمے سے چیختے ہوئے پوچھا...

یہ تو اب وہیں جا کر پتہ چلیگا... عمر شاہ نے اسے جواب دیا اور باہر کی جانب بڑھ گئے...
اوہ مائی گاڈ!! اکھیں خانزادہ تو انھیں غم شاہ زین دل ہی دل سوچتا ہوا عمر شاہ کے پیچھے بھاگا....
پورچ میں آتے ہی وہ دونوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھے... تو شاہ زین نے گاڑی اسٹارٹ کر دی اور
اس شخص کے بتائے ہوئے پتے کی جانب بڑھا دی....

کھاں ہے اشعر غم لیشفا نے بے صبری سے روم میں داخل ہوتے حیدر سے پوچھا....
میں نے آفس سے پتہ کیا ہے.... پر گاڑی نے بتایا ہے کہ اشعر تو بارہ بجے ہی آفس سے نکل چکا
تھا.... حیدر نے جیسے ہی بتایا.... حیا آپے سے باہر ہو گئی....
میں نے کھا تھا نا!! وہ دھوکا دے رہے ہیں مجھے.... پر آپ لوگوں نے میرا یقین انھیں کیا!! حیا زور
زور سے چلاتے ہوئے بولی....
انھیں حیا وہ تمہیں دھوکا کیوں دیگا.... پلیز تم پریشان مت ہو... جب اشعر آئیگا تو ساری بات کلیر
ہو جائیگی.... لیشفا نے اسے سمجھاتے ہوئے کھا....

لیشفا ٹھیک کھ رہی ہے حیا! اشعر کو آنے دو پھر ہی کچھ کھا جاسکتا ہے.... یوں بلاوجہ الٹا سیدھا
سوچنے کی بالکل ضرورت انھیں ہے... حیدر بظاہر تو اسے تسلی دے رہا تھا.... جبکہ اندر ہی اندر وہ بھی
غصے سے بھر چکا تھا.... پر سب جاگ نہ جائیں اسی لیے خاموش تھا....

ٹائم دیکھا ہے آپ دونوں نے غم ایسا کونسا کام ہے جو رات کے تین بجے بھی وہ گھر انھیں آئے غم

حیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا.... لیشا حیدر نے حیا کو سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی پر وہ غصے سے پاگل ہو چکی تھی.... سردہ خان عائشہ شاہ زمان شاہ سب لوگ حیا کی چیخنے چلانے کی آوازیں سن کر دوڑتے ہوئے اسکے روم میں آئے تھے....

کیا ہوا بیٹا!!! کیا ہو رہا ہے یہاں غ غ عائشہ شاہ نے حیا کی حالت پر نظر ڈالے ہوئے پوچھا.... تو لیشا نے وہاں کھڑے سب لوگوں کو پوری صورتحال سے آگاہ کر دیا....

کیا!!! نہیں بیٹا میرا بیٹا ایسا ہر گز نہیں ہے!! تمہیں تو پتہ ہے نا اسکا... وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا... سردہ خان نے بے یقینی سے اسے دیکھا.... حیدر تم کال کرو اشعر کو!! میں ابھی پوچھتی ہوں اس سے!! سردہ خان نے حیدر کو مخاطب کیا....

پھپھو میں نے کی تھی کال پر وہ نہیں اٹھا رہا.... حیدر نے تلخ لہجے میں جواب دیا... کہ اچانک حیدر کا فون بجنے لگا.... اس نے پاکٹ سے فون نکال کر دیکھا تو شازو کالنگ کے لفظ جگمگا رہے تھے....

ہاں بول شازو!! حیدر نے کال یس کر کے کان سے لگایا....

حیدر خانزادے کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے!!! شاہ زین نے اسے اطلاع دی....

کیا!!! کیسے ہوا غ غ کھاں ہے وہ!!! حیدر نے صدمے سے چیختے ہوئے پوچھا....

تو سب لوگ حیدر کی طرف متوجہ ہو گئے....

فکر کی بات نہیں ہے!! خانزادہ کو کچھ نہیں ہوا لیکن ننن!! شاہ زین نے گہری سانس لیتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی.... تو حیدر چونک گیا....

لیکن کیا غ غ حیدر نے بے صبری سے پوچھا....

لیکن یہ حیدر! کہ اشعر نٹے کی حالت میں ہے..... شاہ زین نے اتنا ہی کھا تھا کہ حیدر کے پیروں
تے زمین نکل گئی....

اور میں اسے گھر لیکر آ رہا ہوں!! کوئی جاگ تو نہیں رہا ناخ شاہ زین نے حیدر کو مخاطب کرتے
پوچھا..... جو حیا کی حالت دیکھ کر ڈر گیا تھا..... اگر حیا کو پتہ چل گیا خ حیدر نے دل میں سوچتے
ہوئے حیا کو کسی بھی صورت اس بات سے لاعلم رکھنے کا تحیہ کیا....

ہاں ہاں ٹھیک ہے!! حیدر نے نارملی تاثرات دیتے ہوئے فون بند کر دیا....

کیا ہوا بیٹا خ سب ٹھیک تو ہے نا!! سدرہ خان نے جلدی سے پوچھا.....

جی سب ٹھیک ہے!! اشعر شاہ زین کے ساتھ تھا ہم سب بلا وجہ پریشان ہو گئے تھے..... حیدر نے
جب بتایا تو سب کی جان میں جان آئی....

اللہ تیرا شکر ہے!! سدرہ خان نے سکون کا سانس لیا....

چلیں اب سب باہر چلیں!! حیا دیکھ لیا تم بلا وجہ پریشان ہو رہی تھی ایسی کوئی بات نہیں
تھی.... چلو اب سو جاؤ.... جلدی!! یشفا نے اسے سمجھاتے ہوئے کھا تو سب لوگ باہر کی جانب
بڑھ گئے.... جبکہ یشفا حیا کو سمجھا بجھا کے سلانے کے بعد روم سے چلی گئی....

یشفا باہر آئی تو سب لوگوں کو لاؤنج میں جمع دیکھا....

جی پھپھو!! شاہ زین اسے لیکر آ رہا ہے بس ابھی!! حیدر نے سدرہ خان کو ساری صورتحال بتا دی....

ایسا کیسے ہو سکتا ہے!! میرا اشعر ایسا کبھی نہیں کر سکتا.... سدرہ خان نے بے یقینی سے کھا....

جبکہ یشفا سنتے ہی ہکی ہکی رہ گئی.... وہ چلتی ہوئی ان سب کے پاس آئی.... حیدر یہ آپ کیا کھ رہے

ہیں اشعر نٹے میں !!! یشفا نے حیرت انگیزی سے پوچھا.....

ہاں وو!! وہ ابھی بتا ہی رہا تھا کہ اسکی نظر گھر میں داخل ہوتے شاہ زین پر پڑی.... جو اشعر کی بازو کندھے پر ڈالے اسے تمھامتا ہوا اندر لا رہا تھا.... اشعر لڑکھڑاتا ہوا چل رہا تھا.... وہ اس وقت ہوش سے بالکل بیگانہ تھا....

اشعر!! یشفا نے حیدر کے تعاقب میں مڑ کر پیچھے دیکھا.... تو صدمے سے اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں....

سب لوگ ہی اپنی جگہ ساکت کھڑے رہ گئے.... ہر کوئی بے یقینی سے اشعر کو دیکھ رہا تھا جبکہ سدرہ خان صدمے سے ہنجوش ہو کے نیچے گر پڑیں....

پھپھو!! پھپھو کیا ہوا آپکو!! یشفا جلدی سے آگے بڑھی... اور سدرہ خان کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی....

شازو اسے روم میں لیکے چل جلدی!! حیدر نے شاہ زین کو مخاطب کیا اور اشعر کی بازو اپنے کندھے پر رکھ کر دونوں اسے جلدی سے لیکر روم کی جانب بڑھ گئے....
یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے!! زیشان شاہ سر پکڑ کے صوفے پر ڈھے گئے.....

وہ ساری رات کی جاگی ہوئی تھی اسی لیے فورن آنکھ لگ گئی تھی.... مگر پریشانی کی وجہ سے چین سے سو بھی نہ سکی تھی... کچھ ہی دیر بعد اٹھ کر بیٹھ گئی.... فجر کی آذان سنائی دی.. تو وضو کرنے کے غرض سے واشروم چلی گئی.... نماز پڑھ کے فارغ ہوئی.... تو فورن اشعر کا خیال آیا.... دعا

مانگنے کے بعد اس نے جائے نماز لپیٹ کر ایک سائیڈ پر رکھا... اور فورن اٹھ کر باہر چلی
آئی.... سیڑھیاں چڑھ کر اوپر اشعر کے کمرے کی طرف جانے ہی لگی تھی.... کہ ڈرائنگ روم سے
آتی شاہ زین کی آواز نے اسکے قدم روک دیے....

شیزی اس وقت یہاں غ غ وہ دل ہی دل سوچتی ہوئی ڈرائنگ روم کی طرف بڑھی.... کہ یشفا کا کھا
جملہ سن کر اسکے پیروں تلے زمین نکل گئی....

مجھے تو بالکل یقین نہیں آ رہا شیزی!! کہ اشعر نشا کیسے کر سکتا ہے غ غ
آپی!! یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا.... ہو سکتا ہے کسی نے دھوکے سے!
حیا بالکل ٹھیک کھ رہی تھی... اشعر حیا کو دھوکا دے رہا ہے.... شاہ زین کا جملہ مکمل ہونے سے
پھلے ہی حیدر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کھا....
نہیں یار ایسا نہیں!!!

حیا تم!! شاہ زین کی بات پوری ہونے سے پھلے ہی یشفا حیا کو سامنے دیکھ کر ایک دم اٹھ کھڑی
ہوئی.... حیا بنا کچھ کھکے سنے وہاں سے بھاگتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی.... اور اندر سے دروازہ بند
کر لیا....

رکو حیا!! وہ تینوں بھاگتے ہوئے اسکے پیچھے گئے... پر دروازہ اندر سے لاک تھا.... یشفا نے زور زور سے
دروازہ پیٹا....

حیا دروازہ کھولو پلیز حیا دروازہ کھولو!!

کمرے میں آتے ہی حیا نے سارا غصہ چیزوں پر نکالا تھا.... ڈریسنگ پر پڑی ہر شے نیچے پھینک کر تھس تھس کر دی... صوفے سے کشن اٹھا اٹھا کر زمین پر مارے.... بیڈ پر بھی کچھ ڈھنگ سے رہنے نہ دیا.... جب نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے فریم پر پڑی (جو کہ ان دونوں کی انگیجمنٹ کی پکچر تھی) نفرت ہے مجھے آپ سے اشعر!! آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے!! میں آپکو کبھی معاف نہیں کرونگی.... ناگواریت سے کھتے ہوئے اس نے فریم اٹھا کر زمین پر پٹکھا جسکے شیشے کرچی کرچی ہو کر پورے فرش پر بکھر چکے تھے.... کمرے کی حالت پوری بگڑ چکی تھی.... پھر بھی سکون نہ ملا تو خود کا حشر بگاڑنے لگی.... پھر چیخ چیخ کر رودی....

حیدر!! پلیز کچھ کریں!! کھیں یہ خود کو نقصان نہ پہنچا دے!! یشفا نے حیدر کو جھنجھوڑتے ہوئے کھا...

کیا ہوا!! حیا کیوں چلا رہی ہے غ عائشہ شاہ حواس باختہ سی یشفا سے پوچھ رہیں تھیں... حیا کو سب پتہ چل گیا ہے ماما!! اور اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا ہے.... یشفا نے آبدیدہ لہجے میں کھا....

یا میرے اللہ!! عائشہ شاہ پریشانی سے بولیں....

سب لوگ پیچھے ہو جاؤ!! شاہ زین نے سبکو پیچھے کیا.... اور دروازے کو زور سے دھکا مار کے توڑ دیا.... سب لوگ جلدی سے اندر بڑھے سامنے دیکھا تو حیا گھٹنوں میں سر دیے فرش پہ بیٹھی زور زور سے رو رہی تھی....

اشعر کی آنکھ کھلی تو باہر سے چیخنے چلانے کی آوازیں سن کر فوراً اٹھ بیٹھا....

یہ تو حیا کی آواز ہے!! اشعر فوراً بلیںکٹ ہٹاتا ہوا بیڈ سے اتر کے سلیپر پہننے لگا.... پر سر شدید بھاری ہو رہا تھا.... چکر بھی آرہے تھے.... پر وہ اسکی پرواہ کیے بغیر ہی باہر کی جانب بھاگا.... اور تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا حیا کے روم میں پہنچا....

روم میں آیا تو سب لوگوں کو وہاں موجود دیکھ کر ایک دم پریشان ہو گیا....

حیا عائشہ شاہ کے گلے گلے مسلسل روئے جا رہی تھی....

کیا ہوا غ اشعر کی آواز پر سب لوگوں نے ایک دم مڑ کر پیچھے دیکھا....

کیوں آئے ہیں آپ یہاں غ نکل جائیں میرے کمرے سے چلے جائیں یہاں سے چلے جائیں

جائیں!!!!!! حیا نے منہ کے بل چیختے ہوئے کہا....

جبکہ حیدر نے آگے بڑھ کر ایک مکہ اسکے منہ پر دے مارا... جس سے وہ زمین پر جا گرا....

حیدر!! کیا کر رہے ہو!! زلیشان شاہ نے اسے ڈپٹا.... پر حیدر کو اشعر پر شدید غصہ چڑھا ہوا

تھا.... حیا کی یہ حالت دیکھ کر وہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ اشعر اسکا کزن ہونے کے ساتھ ساتھ

اسکا جگرمی دوست بھی ہے.... پر اس وقت اسے فکر تھی تو صرف حیا کی.... جو اسے بھنوں کی طرح

عزیز تھی.... اسے روتا ہوا دیکھنا اس سے قطعی برداشت نہیں ہو رہا تھا....

اشعر نا سمجھی سے اسے دیکھتا ہوا اٹھا.... اور ہونٹ کے پاس ہاتھ لگا کر آنکھوں کے سامنے

کیا.... جس پر خون لگا ہوا تھا....

حیدر نے جھٹکے سے اسکا گرمیابان پکڑا....

زلیل انسان!! کیوں کیا تو نے ایسا!! حیدر نے اپنی غصے سے لال انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے پوچھا....

حیدر چھوڑو اسے!! زلیشان شاہ نے رعب دار آواز میں کہا.... تو حیدر نے اسکا گریبان چھوڑ دیا....
اشعر اور حیا!! دونوں میرے روم میں آؤ!!! باقی سب یہیں رہیں.... زلیشان شاہ کہتے ساتھ ہی روم سے باہر چلے گئے.... جبکہ اشعر حیدر پر ایک خفگی بھری نظر ڈالتا ہوا انکے پیچھے چلا گیا....
حیا جاؤ بابا کے پاس!! یشفا نے اسکے آنسو پونچتے ہوئے اسکے بکھرے بالوں کو سھی کیا.... اور سر پر دوبہ اورھا کر اسے اٹھایا.... تو حیا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی سسکتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی....

ماموں میرا یقین کریں!! میں نے کوئی نشا نہیں کیا تھا.... میں تو آفس سے سیدھا گھر.... اشعر نے سوچتے ہوئے زہن پر زور ڈالا پر اسے کچھ یاد نہیں آیا....
میں گھر کیسے آیا غ اشعر نے چونکتے ہوئے پوچھا....
کیونکہ گھر آتے ہوئے تم ہوش میں نہیں تھے... اور تمہاری گاڑی کا درخت سے ٹکرا کر ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا.... شاہ زین ہی تمہیں گھر لیکر آیا ہے.... زلیشان شاہ نے غصے سے طنز لہجے میں کہا....
بڑے ماموں پلیز!! ہو سکتا ہے میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہو.... اس لیے میں بیخوش ہو گیا ہوں گا.... پر نشہ!! یہ تو میں کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا.... میں جانتا ہوں کہ یہ چیز حرام ہے.... اور میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا....

پھر تو رات.. آپ کسی لڑکی کیساتھ بھی نہیں تھے ہے نا غ غ حیا نے روم میں داخل ہوتے ہوئے

اشعر پر ایک کسلی نظر ڈالے ہوئے پوچھا.....

لڑکی زخ زخ یہ کیا بکواس ہے حیا!!!! اشعر بھی غصے سے بولا.... ایک نظر حیا کے سراپے پر
ڈالی... جسکی آنکھیں رات بھر روتے رہنے سے سو جھی سو جھی لگ رہیں تھیں.... پر حیا کی کھی بات
اسے سخت ناگوار گزری تھی.....

اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں!! میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی!! حیا نے تلخی سے مسکراتے
ہوئے کھا....

نچو!! مبہتر ہے کہ تم دونوں اس بات کو اکیلے میں ڈسکشن کرو!! اشعر!! جو بھی ہے بیٹا سچ بتا
دو... اور حیا بیٹا تم بھی تسلی سے اسکی بات سن لو!! جلد بازی میں آکر رشتے نہیں ختم کیے
جاتے!!

میں باہر ہوں! جو بھی تم دونوں کا مشترکہ فیصلہ ہو وہ مجھے بتا دینا.... زیشان شاہ حیا کا سر
تھپتھپاتے ہوئے روم سے باہر چلے گئے....
جبکہ اشعر نے حیرت سے حیا کی طرف دیکھا تھا....

کیا!! حیا تم نے بڑے ماموں سے زخ زخ
جی!! بالکل ٹھیک کھا آپ نے میں آپ سے کوئی رشتہ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی مسٹر اشعر!!!!
حیا کہتے ساتھ ہی باہر جانے کیلئے مڑی کہ اشعر نے اسے کلامی سے کھینچ کر اپنے سامنے کیا....
کھنا کیا چاہتی ہو سیدھی طرح کھو!!

سیدھی بات سننا چاہتے ہیں تو سنیں!! آپ نے مجھ سے بیوفائی کی ہے اشعر!!! جسکے لیے میں آپکو
زندگی بھر معاف نہیں کرونگی!! حیا نے نخوت سے اپنی کلامی چھڑاتے کھا.... جسے ابھی تک اشعر
نے مضبوطی سے تھاما ہوا تھا....

شٹ اپ حیا!! اتنی بے اعتباری!!!! تمہیں مجھ پر زرا بھی بھروسہ نہیں ہے غ غ غ ادھر آؤ.... وہ
کھمبہ لہجے میں کہتا ہوا اسکو شانوں سے تھام کر کچھ پرسکون کرنے کی غرض سے کرسی گھسیٹتا حیا
کو بٹھانا چاہ رہا تھا.... پر وہ تو جیسے کچھ سمجھنے کیلئے راضی ہی نہیں تھی.... غصے سے بے قابو ہو کر
اسکے دونوں ہاتھوں کو بے دردی سے جھٹک ڈالا تھا....

ٹھیک ہے!! اشعر ہاتھ اٹھاتا ہوا پیچھے ہوا... اب بتاؤ کیوں کر رہی ہو تم یہ سب غ غ اشعر
نے استفسار کرتے پوچھا....

کیونکہ آپ جیسے عیاش اور نشئی انسان سے مجھے کوئی رشتہ نہیں رکھنا.... نفرت ہے مجھے آپ سے
سخت نفرت!!! اس نے انتہائی ناگواری سے کھا....

اشعر کو یقین نہیں آ رہا تھا حیا اسکے بارے میں ایسا بھی سوچ سکتی ہے!!!! اتنا تو وہ جانتا تھا کہ
حیا ایک بہت ہی بیوقوف قسم کی لڑکی تھی.... پر وہ اسکے بارے میں اس حد تک جا سکتی ہے.... یہ
اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا....

حیا!!!!!! وہ زور سے دھاڑا بس کرو بند کرو اپنی یہ بکواس!!

کیوں بند کروں میں بکواس!! سبکو چیخ چیخ کر بتاؤنگی آپکی اصلیت کیا ہے!!!! آپ جیسے غلیظ انسان

سے اب مجھے کوئی رشتہ نہیں رکھنا.... ختم کرتی ہوں میں یہ رشتششش!!! اس سے پھلے کہ وہ انگلی سے انگوٹھی اتارتی اشعر کا ہاتھ اٹھا اور اسکے چہرے پر انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا.... وہ تو جیسے سکتے میں چلی گئی تھی.... رخسار پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی....

اشعر بھی اپنی اس حرکت پر حیران رہ گیا.... اس نے پھلے اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر حیا کو..... آ... آپ نے مجھ مجھے مارا!!!! حیا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہ نکلے.... اش اشعر!! آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں!! وہ شدت غم سے چلائی...

آئی ایم سسو!! اشعر کے جیسے ہی حواس بحال ہوئے وہ حیا کی طرف بڑھا.... پلے جائیں میاں سے وہ رو رہی تھی چلا رہی تھی.... اشعر کو دھکے دے کر خود سے دور کر رہی تھی....

حیا!! پلیز میری بات سنو!! کبھی بھی معاف نہیں!! لگے ہی ملے حیا بیخوش ہو کر نیچے گر گئی....

سب لوگ پریشان کھڑے تھے.... ڈاکٹر کے مطابق ذہنی الجھن اور پریشانی کے باعث حیا کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا....

یہ کیا ہو گیا.... کسکی نظر لگ گئی میرے بچوں کو!! عائشہ شاہ نے حیا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے آبدیدہ لہجے میں کہا.... جواب دواؤں کے زیر اثر گہری نیند سو رہی تھی....

چپ ہو جائیں ماما پلرز!! سب ٹھیک ہو جائیگا!! یشفا نے عائشہ شاہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی

دی.... جو مسلسل روئے جا رہیں تھیں....

حیدر جو دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا.... سب کو اس طرح پریشان دیکھ کر ایک دم تنیش میں آیا تھا.... اور غصے سے دروازہ کھولتا ہوا تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اشعر کے روم کی طرف چلا گیا....

یشفا اسے جلدی روکو بیٹا! کہیں غصے میں آکے کچھ کر نہ بیٹھے!!!! عائشہ شاہ نے حیدر کو یوں غصے میں جاتا دیکھ کر حواس باختہ ہوتے ییشفا کو جلدی سے اسکے پیچھے جانے کا کھا.... تو وہ فوراً حیدر کے پیچھے بھاگی....

اشعر پریشانی سے کمرے میں ادھر سے ادھر ٹھل رہا تھا.... وہ ہارے ہوئے جواری کی طرح بے بس ہو چکا تھا.... شدت غم سے اسکا دل پھٹا جا رہا.... حیا کی باتیں اسکے دماغ پر ہتھوڑے بن کر برس رہیں تھیں.... اوپر سے اسکو تمہڑ مار دینا.... خود پر اس وقت شدید غصہ آ رہا تھا....

حیا کیوں کر رہی ہو یہ سب!! کیا تمہیں میری محبت پر زرا اعتبار نہیں خ خ وہ دل ہی دل سوچتا ہوا سر پکڑ کر صوفے پر ڈھے گیا.... بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا.... سر میں شدید ٹیسس اٹھ رہیں تھیں.... پر اس وقت اسے فکر تھی تو بس حیا کی....

وہ حیا کو دیکھنے کیلئے اسکے روم کی طرف جا ہی رہا تھا کہ حیدر دروازہ دیوار سے پٹکھتا ہوا اسکے روم میں داخل ہوا....

کیوں کیا تو نے ایسا!! بتا اشعر!! کیوں کیا خ خ تجھے حیا پر زرا رحم نہیں آیا!! پاگلوں کی طرح چاہتی تھی وہ تجھے اور تو نے اسے اتنا بڑا دھوکا دیا!!!! حیدر نے اشعر کا گریبان پکڑ کر دھاڑتے ہوئے

پوچھا....

سدرہ خان، لیشفا، شاہ زین بھاگتے ہوئے روم میں آئے تھے....

کیا تجھے لگتا ہے خ کہ میں حیا کو دھوکا دے سکتا ہوں!!!! میں اس سے محبت کرتا ہوں حیدر!! یہ جو کچھ بھی ہوا صرف ایک غلط فہمی ہے.... میرا یقین کر!!!! اشعر نے اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے شانوں سے تھام کر اسے سمجھانا چاہا.... پر حیدر نے فوراً اس کے ہاتھ جھٹکے....
ھاہ!! غلط فہمی واہ!! حیدر تلخی سے مسکرایا....

تو زرا مجھے یہ بتائیں اشعر صاحب!! کہ حیا نے جو فون پر لڑکی کی آواز سنی وہ غلط فہمی تھی یا آدھی رات کو تمہارا نشتے کی حالت میں گھر آنا یہ غلط فہمی تھی.... اس بار حیدر نے چلاتے ہوئے کہا....
مجھے انہیں پتہ یہ سب کیا ہوا کیسے ہوا!! مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا!!!
اشعر نے بھی غصے سے چیختے ہوئے کہا....

اشعر!! تم جھوٹ بول رہے ہو!! اسی لیے تمہیں کچھ نہیں پتہ!! حیدر نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غصے سے گھورتے ہوئے کہا....

میں نے کھانا میں نے ایسا کچھ نہیں کیا!!!!!! اشعر نے تیش میں آتے ہوئے اسکا گلہ دبوچ لیا....

دونوں ایک دوسرے سے بری طرح مار دھاڑ کرنا شروع ہو چکے تھے.... وہ تینوں مسلسل انہیں روکنے کی کوشش کر رہے تھے.... پر دونوں کے سروں پر اس وقت خون سوار تھا....

اشعر چھوڑو اسے!!!!!! سدرہ خان نے آگے بڑھ کر اشعر کے منہ پر تھپڑ دے مارا....

جبکہ شاہ زین حیدر کو پکڑے کھڑا تھا....

مما!!!! اشعر نے گال پر ہاتھ رکھے ایک دم حیرانگی سے ماں کی طرف دیکھا.... جو غصے سے اسے گھور رہیں تھیں....

مر گئی تمھاری ماں!!!! اپنا سامان سمیٹو.... اور چلے جاؤ کینیڈا واپس!!! مجھے تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنی.... سدرہ خان غصے سے کھتی ہوئیں روم سے باہر چلیں گئیں....

حیدر بھی خود کو شاہ زین سے چھڑاتا ہوا اشعر پر ایک کسلی نظر ڈالتا باہر چلا گیا.... جبکہ اشعر سکتے کی سی کیفیت میں کھڑا ماں کو جاتا دیکھ رہا تھا.... کبھی کبھی اپنوں سے ایسا درد ملتا ہے

کہ

آنسو تو پاس ہوتے ہیں مگر رویا نہیں جاتا۔

اشعر!! میری بات سن!! یار بیٹھ ادھر پلیز!! شاہ زین نے اسے کندھے سے پکڑ کر بٹھانا چاہا پر وہ ہنوز اسی کیفیت میں کھڑا اسی طرف دیکھے جا رہا تھا.... جہاں سے ابھی سدرہ خان گئی تھیں.... اشعر کی آنکھ سے ایک آنسو بہ نکلا تھا....

اشعر پلیز بیٹھ جاؤ!! یشفا نے روتے ہوئے اسے بازو سے پکڑ کر بٹھانا چاہا.... پر وہ غصے سے چیخ پڑا....

چلے جاؤ میھاں سے اکیلا چھوڑ دو مجھے!!!!!! اس نے زور سے یشفا کا ہاتھ جھٹکا.... تو شاہ زین نے یشفا کو باہر جانے کا اشارہ دیا.... تو وہ چپ چاپ وہاں سے چلی گئی....

اشش... میں نے کھانا مجھے اکیلا چھوڑ دو!!!!!! سمجھ نہیں آتا!! اشعر نے دھکے دیکر شاہ زین کو روم سے باہر نکال دیا اور دروازہ لاک کر دیا.....

کتنی ہی دیر شاہ زین دروازے پیٹتا رہا...

پر وہ چھ فٹ کا لمبا چوڑا آدمی زمین پر سر جھکائے شکست خوردہ آدمی کی طرح گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا.... آنسو بھل بھل اسکی آنکھوں سے بھر رہے تھے....

...انگلی کی پوروں سے آہستہ آہستہ سر کو دبائے لگا.... کافی دیر سوچتے رہنے کے بعد اس نے ایک فیصلہ لیا.... اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا ہوا فون اٹھایا.... نمبر ڈائل کرنے کیلئے جیسے ہی اسکرین آن کی والیپر پر لگی حیا کی تصویر پر نظر پڑتے ہی اسکا دل تڑپ اٹھا.....

بس محبت میں یہی ایک خسارہ ہے مجھے
تو نے غیروں کی طرح دل سے اُتارا ہے مجھے
کرب، جس لفظ کا مفہوم تھا پوچھا تو نے
تو نے اُس لفظ سے گزرا ہے مجھے

وقت نے حالات ہی کچھ ایسے پیدا کر دیے تھے.... کہ اشعر کے پاس اب دوسرا کوئی آپشن ہی نہیں تھا.... اس نے فون بک اوپن کی اور اس میں ایک نمبر ڈائل کیا.... کچھ ہی دیر کی گفتگو کے بعد اس نے کال ڈسکنیکٹ کی اور فون واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا....

لگے ہی محے اس نے وارڈروب سے اپنے چند کپڑے نکال کر بیگ میں رکھے اور پیکنگ کرنے لگا....

پیکنگ مکمل ہونے کے بعد اس نے ڈار سے ایک ڈائری نکال کر اس میں سے ایک ورق پھاڑا
کافی کچھ لکھنے کے بعد اس کے نیچے

I love my doll so much

Ever remember one thing &

That ur Asher can die for u but he can't even think about



to break ur Heart , ur trust

...U could'nt trust on me yet but one day u will

...no one can take ur place & u r in my heart

..Mind it

لکھا....

یہ جدائی تمہارا ہی انتخاب ہے حیا!! اشعر نے اپنی آنکھ میں آنے والے آنسو کو بے دردی سے
رگڑا.....

اور ورق کو فولڈ کرنے کے بعد اس کے نیچے رکھ دیا....

شام کے گھرے سائے چھا رہے تھے.... جیسے جیسے گاڑی آگے بڑھ رہی تھی.... اشعر کو اپنا دل
ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا.... موسم کافی خراب ہو چکا تھا.... گھرے سیاہ بادل برسنے کو بالکل تیار
کھڑے تھے....

اشعر اپنی سوچوں میں گم تھا جب ڈرائیور نے اسے پکارا....

کھاں جانا ہے صاحب!!

آ...ہاں!! ائیر پورٹ لے چلو لیکن اس سے پھلے ہمیں کھیں اور جانا ہے!! ایک کام تھا جو شاید مجھے بھت پھلے ہی کر لینا چاہیے تھا.....وہ پر سوچ انداز میں بولا....

ٹھیک ہے صاحب!! اشعر کے کھکے پتے کے مطابق ڈرائیور نے گاڑی اس طرف موڑ دی....

ڈرائیور نے گاڑی روکی تو اشعر گاڑی سے باہر نکلا....ایک نظر اٹھا کر اس بلڈنگ کی طرف دیکھا....جو آج اسکی بربادی کی زمیدار بنی تھی....اشعر نے غصے سے مٹھیاں بھیج لیں....اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بلڈنگ کے اندر چلا گیا....

نتاشہ کھاں ہے غ غ اشعر نے کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی سے پوچھا....جو کمپیوٹر پر کچھ ٹائپ کرنے میں مگھ تھی...

سر آپ!!! لڑکی نے کھڑے ہوتے حیرانگی سے اشعر کا اوپر سے لیکر نیچے تک جائزہ لیا....جسکا حلیہ آج اپنے مخصوص حلیے سے بالکل ہی مختلف تھا....گرسبان کے بنے ٹوٹے پھوٹے شرٹ کا ایک کونا پینٹ سے باہر ڈھلک رہا تھا....جبکہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے اور آنکھوں پر سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے....جس اشعر کو وہ روز مین ٹین دیکھتی آرہی تھی...آج اسکا یہ حلیہ دیکھ کر وہ دم حیرت انگیزی کا شکار ہو گئی تھی....

میں نے پوچھا نتاشہ کھاں ہے غ غ غ غ اشعر نے کاؤنٹر پر ہاتھ مارتے ہوئے چلا کر کھا....تو وہ ایک

دم بھوچکا کر رہ گئی....

سس سر!! میٹنگ میں!!! اس لڑکی نے میٹنگ روم کی طرف اشارہ کیا تو اشعر فورن میٹنگ روم کی طرف پھنچا....

بھت سے قابل بزنس مین میٹنگ روم میں براجمان تھے جب اشعر جھٹکے سے دروازہ کھولتا ہوا میٹنگ روم کے اندر داخل ہوا.... ہر ایک نے چونک کر اشعر کی طرف دیکھا.... نتاشہ جو وائٹ شرٹ پر ہلکا بلیو رنگ کا کوٹ زیب تن کیے ہوئے.. مرر وال پر مارکر سے آج کی میٹنگ کے امپورٹنٹ پوائنٹس لکھتے ہوئے انھیں ڈیفائن کر رہی تھی.... اشعر کے اس طرح اندر آنے اور اسکا حلیہ دیکھ کر ایک دم ہڑبڑا گئی....

کیوں کیا تم نے ایسا ہاں کیوں کیا غغ

وہ اسکی بازو پکڑ کر اپنے سامنے لاکر ایک تھپڑ رسید کرتا ہوا بولا....

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے بس اسے دیکھتی رہ گئی....

شرم انھیں آئی تمھیں یہ سب کرتے ہوئے!!!!

کھتے ساتھ ہی اس نے ایک اور زوردار تھپڑ دے مارا....

سب حیران پریشان سے بیٹھے اشعر کو دیکھ رہے تھے... پر کسی میں اتنی جرات انھیں ہوئی تھی کہ

اسے روکے یا اس سے استفسار کر سکے.....

بولو کیوں کیا!!!!!! وہ چلاتے ہوئے بولا....

محب محبت!! خبردار!!!! جو محبت کا نام بھی لیا تم نے میرے سامنے!!! اشعر شہادت کی انگلی دکھائے دھاڑتے ہوئے بولا.....

ارے!! محبت کا مطلب بھی جانتی ہو تم!!!! اپنی محبت سے اسکی محبت چھین لینا کونسی محبت ہوتی ہے غ غ غ محبت میں تو انسان بس اپنے محبوب کی خوشی چاہتا ہے اور بس!!!!!! لیکن تم..... تم نے تو مجھ سے محبت کر کے میری ساری خوشیاں چھین لیں.... نتاشہ!!!!!! اشعر انتہائی ناگواریت سے گویا ہوا.....

اشعر!! میرا یقین کرو میں.... میں تم سے بھت محبت کرتی ہوں... اور.... اور تم تو جانتے ہو نا میں پچھلے دو سالوں سے صرف تمہیں ہی چاہتی رہی ہوں.... صرف تمہیں حاصل کرنے کیلئے میں یہ سب کرنے پر مجبور ہوئی تھی.... اشعر!! پلیز میرا یقین کرو!! نتاشہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی.... پر اشعر نخوت سے ایک دم دور ہٹا.....

کونگریٹس!! مس نتاشہ!! اب تم کتنی ہی کوششیں کیوں نہ کرلو.... تم مجھے کبھی حاصل نہیں کر سکتی!! حیا کو تم نے مجھ سے دور کر دیا!! اسکا غم تو مجھے ساری زندگی رسیدگا.... پتہ نہیں اسکے بنا میں زندہ بھی رہ پاؤں یا نہیں.... پر ایک بات یاد رکھنا.... اسکے بعد میرے دل میں تمہارے لیے نفرت اور بڑھ گئی ہے!! "نتاشہ حسان ملک" وہ کہتے ساتھ ہی میڈنگ روم سے باہر نکلا....

نتاشہ بھاگتی ہوئی اسکے پیچھے پیچھے آئی.... اشعر... اشعر پلیز مجھے چھوڑ کے مت جاؤ.... اگر تم مجھے چھوڑ کے گئے تو.....

تو کیا!!!! ہاں کیا کر لوگی!!!! اشعر اس کے روبرو کھڑا ہوتا ہوا بولا.....

تو میں خود کشی کر لوں گی!!!!!! نتاشہ نے فیصلہ کنہ انداز میں کھا..... تو اشعر تلخی سے مسکرا دیا.....
تو کر لو!!!!!! جو دوسروں کی زندگیوں میں آگ لگا کر اپنی خوشیاں چاہتے ہیں نا!!!! وہ مر ہی جائیں تو اچھا
ہے!!!!!! وہ کہتے ساتھ ہی وہاں سے باہر نکل گیا.... جبکہ نتاشہ سکتے میں کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہ
گئی....

حیا کی جب آنکھ کھلی تو رات کا ایک بج رہا تھا.... دل کو عجیب سی گھبراہٹ محسوس ہوئی....
کمرے میں گھپ اندھیرا ہو رکھا تھا.... کھڑکی تھی جو ہوا سے کبھی کھلتی تو کبھی بند ہو رہی تھی.... وہ
فون بیڈ سے اٹھی اور چلتی ہوئی کھڑکی کی طرف آئی.... باہر نظر ڈالی تو آسمان پر گھرے سیاہ بادل
چھائے ہوئے تھے.... بجلی کڑکنے کی آواز نے اسے ایک دم لرزا کے رکھ دیا تھا..... تیز طوفانی
بارش برسنا ہو چکی تھی.... حیا نے جلدی سے کھڑکی بند کر کے اسکے آگے پردے ڈال دیے.... بجلی
ایک بار پھر سے کڑکی تو حیا کی خوف کے مارے چیخ نکل گئی.... اس نے جلدی سے بیڈ پر پڑی اپنی
شال اٹھائی... اور عائشہ شاہ کے روم کی طرف بھاگی....

کیا ہوا بیٹا!! اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو غ عائشہ شاہ نے حیا کو پانی کا گلاس تھماتے ہوئے
پوچھا.... جو خوف سے تمہر تمہر کامپ رہی تھی....

تائی جان بب بارش!! مجھے بھت ڈر لگ رہا ہے.... حیا نے ڈر کے مارے اٹکتے اٹکتے جواب دیا...
ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میرے بچے!! میں ہوں نا!! چلو میں تمہارے ساتھ چلتی
ہوں.... عائشہ شاہ نے حیا کے ماتھے پر آمئی لٹوں کو پیچھے کرتے کھا....

اسکے ہاتھ سے خالی گلاس تھام کر میز پر رکھا.... اور حیا کے ساتھ اسکے روم میں چلیں گئیں....

(ہاں تو کیا کھ رہی تھی تم!! قسمت نے ایک بار پھر مجھے تم سے ملا دیا!! تو سنو نتاشہ حسان!!
قسمت نے مجھے ایک ایسی لڑکی سے ملوایا ہے... جس سے میں بے پناہ محبت کرتا ہوں!! جو انتھائی
معصوم اور پاکیزہ ہے!!!!)

تھپیسیپیسی!!!!!! نتاشہ کے دماغ میں مسلسل اشعر کی باتیں گردش کر رہی تھیں.... غصے میں آکر اس نے کپ اٹھا کر شیشے میں دے مارا.... جس میں اسے اشعر کا ہنستا ہوا عکس نظر آ رہا تھا... کیا کمی تھی تم میں نتاشہ!!!! دولت، گاڑی، بنگلا، عیش و آرام!! ہر چیز ملی.... پھر تمہیں اشعر کیوں نہیں ملا!!!!!! کیوں نہیں ملا!!! وہ چلا چلا کر روتی ہوئی روم میں پڑی ہر چیز کو اٹھا اٹھا کر توڑ رہی تھی....

اشعر کیوں نہیں ملا مجھے!!!!!! مجھے اشعر کیوں نہیں ملا!!!!!! وہ زمین پر بیٹھی پاگلوں کی طرح اپنے
بال نوچ رہی تھی..... کہ اچانک اسکی نظر زمین پر پڑے کانچ کے ٹکڑے پر پڑی.....
(اشش اشعر!! پلیز مجھے چھوڑ کے مت جاؤ اگر تم مجھے چھوڑ کے گئے تو!!!!!!

تو کیا... ہاں کیا کر لوگی!!!!

میں خودکشی کر لوں گی !!!

تو کرلو!!!! ویلے بھی جو دوسروں کی زندگی میں آگ لگا کر اپنی خوشیاں چاہتے ہیں نانا!!!! ایلے لوگ مر ہی جائیں تو اچھا ہے.....)

اشعر کے ہکے الفاظ اسکے کانوں میں گونج رہے تھے.....

ٹھیک کھا تھا تم نے اشعر!! مجھے مر ہی جانا چاہیے.... ناشہ نے زمین پر پڑا کانچ کا ٹکڑا اٹھایا اور اس سے اپنی کلامی کی نبض کاٹ لی.... اگلے ہی لمحے اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا.... کچھ دیر سسکنے ترپتے رہنے کے بعد آخر کار وہ خالق حقیقی سے جا ملی....

ناشہ بی بی!!! نوکرانی جو ناشہ کو کھانا دینے روم میں آ رہی تھی.... سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے ہاتھوں سے ٹرے چھوٹ گئی.... وہ دوڑتی ہوئی اسکے پاس آئی....

ناشہ بی بی کیا ہوا آپکو ناشہ بی بی!!! نوکرانی زار و قطار چیخ رہی تھی.... اس کے وجود کو جھنجھوڑ رہی تھی.... پر ناشہ حسد کی آگ میں جلتے جلتے خود کو اپنے ہی ہاتھوں برباد کر چکی تھی.... کل تک جو ناشہ عیش و عشرت کی بنا پر لوگوں کو خود سے کمتر سمجھتی تھی.... ہر پسند آنے والی شے کو اپنی ملکیت سمجھ بیٹھتی تھی.... آج وہ ایک بے جان پتلی کی طرح زمین پر پڑی ہوئی تھی....

سب لوگ ڈاننگ پر ناشتہ کرنے میں محو تھے... جب شاہ زین گھر میں داخل ہوا....

السلام علیکم!! شاہ زین نے ڈاننگ روم میں داخل ہوتے سبکو مشترکہ سلام کیا....

والیکم اسلام بیٹا!! آؤ ناشتہ کرو ہمارے ساتھ!! عائشہ شاہ نے کپ میں چائے انڈیلے کھا....

نہیں ممانی جان!! میں اشعر سے ملنے آیا تھا بس!! وہ اپنے روم میں ہے ناخن

شاہ زین کے پوچھنے پر حیا جو برید پر جیم لگا رہی تھی... لمحے بھر کو رکی...

پتہ نہیں بیٹا... جب میں اسے ناشتہ کیلئے بلانے گئی تو دروازہ بند تھا.... ہو سکتا ہے روم میں ہی ہو!! تم بلا کے لے آنا اسے!! وہ بھی ناشتہ کر لے کل سے بھوکا ہے!!!

جی اچھا!! شاہ زین حیا پر ایک بغور نظر ڈالتا ہوا اشعر کے روم کی طرف بڑھ گیا.... جبکہ حیا غصے سے
بریڈ اور چھری ٹیبل پر پٹکھ کر ڈانٹنگ روم سے باہر چلی گئی....
زیشان!! کیا بنے گا ان دونوں کا!! عائشہ شاہ نے حیا کے رویے پر سخت پریشانی سے کھا....
خدا ہی جانتا ہے!! زیشان شاہ نے گھری سانس بھرتے کھا....

خانزادے!! ابھی تک سو رہا ہے کیا غ کیا غ شاہ زین نے بار بار دروازہ کھٹکھٹایا.... پر اندر سے کوئی جواب
نہ ملا....

یار کیا مجھ سے بھی ناراض ہے!! دیکھ کوئی یقین کرے نہ کرے... مجھے تجھ پر پورا یقین ہے!!
کیونکہ تو میرا جگر ہے!! اور میرا جگر ایسا کبھی نہیں کر سکتا!! پلیز اب تو کھول دے.... اور کتنا
ترسائے گا!! اشعر!! کھول دے نایار!! دیکھ ابھی تیرے سامنے جا کے اس چڑیل کو ایک جھاڑ لگاتا
ہوں!! ساری عقل ٹھکانے آجائیگی... سمجھتی کیا ہے خود کو!!!! شاہ زین نے منہ بسورتے ہوئے
کھا.... پر پھر بھی اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو اس بار اس نے غصے سے دروازے کو مکہ دے
مارا... جس سے دروازہ خود بخود ہی کھلتا چلا گیا....

خانزادے!!!! شاہ زین قدم قدم چلتا روم کے اندر آیا پر اشعر کھیں نہ تھا....
یہ کہاں چلا گیا غ وہ خود سے ہمکلامی کرتا ادھر ادھر ڈھونڈنے کے بعد واشروم کی طرف آیا.... پر
اشعر کا کھیں نام و نشان نہ تھا....

مر گئی تمھاری ماں!!!! اپنا سامان سمیٹو!! اور چلے جاؤ کینیڈا واپس!!!!!! شاہ زین کو ایک دم سدرہ

خان کے کھلے لفظ یاد آئے.... تو اسکے دل کو کچھ ہوا....

وہ بھاگتا ہوا سدرہ خان کے روم میں گیا....

خالہ اشعر کھاں ہے غ غ غ سدرہ خان جائے نماز پچھائے دعائیں مانگ رہیں تھیں جب شاہ زین کی آواز پر ایک دم چونکیں...

روم میں ہوگا بیٹا!! سدرہ خان نے جائے نماز لپیٹتے مختصر سا جواب دیا....

نہیں خالہ وہاں نہیں ہے!! میں نے ابھی دیکھا ہے!! اس نے جلدی سے جواب دیا....

تو کینیڈا چلا گیا ہوگا!! وہ کہتے ساتھ ہی فون اٹھا کر ارحم (اپنے بڑے بیٹے) کو کال ملانے لگیں... جبکہ شاہ زین منہ لٹکائے باہر چلا گیا....

ہیلو ماما!! کیسی ہیں غ غ ارحم نے فون کے اس پار سے کھا تو سدرہ خان مسکرا دیں....

میں ٹھیک ہوں بیٹا!! دعا اور علیشاہ کیسی ہیں غ غ

وہ بھی ٹھیک ہیں.... کافی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد سدرہ خان نے اشعر کے بارے میں پوچھا...

اور اشعر کیسا ہے بیٹا!! تو ارحم چکرا کر رہ گیا....

مما!! مجھ سے کیوں پوچھ رہیں ہیں!! اشعر تو آپ کے ساتھ ہی رہتا ہے!! ارحم نے نا سمجھی سے جواب دیا....

کیوں!! اشعر کینیڈا نہیں آیا غ غ سدرہ خان نے پریشانی اور حیرت انگیزی کے لے بٹے تاثرات دیتے پوچھا....

نہیں ماما!! وہ تو میاں نہیں آیا!! کیوں اسکا ایسا کوئی پلین تھا کیا غمِ ارحم نے پوچھا....
نن نہیں بیٹا!! پھر شاید اسلام آباد چلا گیا ہو میٹنگ کے سلسلے میں!! میں سو رہی تھی اس لیے
مجھے پتہ نہیں چلا.... سدہ خان نے پھسکی سی مسکراہٹ دیتے کھا...
اف ایک تو اس اشعر کو سکون نہیں ہے!! ماما جب وہ آئے تو اس سے کہیے گا!! کہ چھ دن بعد
شادی ہے ان موصوف کی.... اب زرا میٹنگز میٹنگز چھوڑے اور شادی کی تیاریاں کرے....
اچھا بیٹا میں اب فون رکھتی ہوں.... بھابھی بلا رہی ہیں.... سدہ خان نے الوداعیہ جملے کہتے فون بند
کر دیا.... اورتیز تیز قدم چلتی ہوئیں باہر کی طرف بھاگیں....

بیٹا!! کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے غمِ تم واقعی اشعر سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی غمِ زلیشان شاہ
نے استفسار کرتے پوچھا....
نہیں تایا جان!! میں اشعر سے اب کوئی رشتہ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی.... اور مرتے دم تک
نہیں رکھنا چاہتی!! حیا نے سر جھکائے جواب دیا....
ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی!! شاید خدا کی بھی مرضی تھی!!! زلیشان شاہ حیا کا سر پر
تھپتھپاتے کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور روم سے باہر آگئے....
بھائی جان بھائی جان!! سدہ خان سیڑھیاں اترتیں انکے پاس آئیں....
کیا ہوا!! اتنی پریشان کیوں ہو!! زلیشان نے سدہ خان کی حالت دیکھتے پوچھا.... جو پریشانی سے
بوکھلائی ہوئیں تمہیں....

بھائی جان!! اش اشعر چلا گیا ہے.... میرا اشعر چلا گیا ہے!! سدرہ خان نے ماتھا پیٹتے ہوئے کھا....
حیا بھی انکی آواز سن کر فورن باہر چلی آئی....
کھاں چلا گیا ہے!! ادھر ہی ہوگا....
نن ننھیں بھائی صاحب میں نے اسکی الماری میں دیکھا... اس میں کپڑے بھی ننھیں ہیں اسکے....
وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا ہے!!! سدرہ خان نے روتے روتے جواب دیا....
تم فکر نہ کرو!! ہو سکتا ہے وہ کینیڈا چلا گیا ہو!! زیشان شاہ نے ننھیں تسلی دیتے کھا....
ننھیں وہ کینیڈا ننھیں گیا.... وہ ہم سبکو چھوڑ کر چلا گیا ہے بھائی صاحب!! میرا اشعر چلا گیا!!! وہ
غم سے نڈھال ہوتیں زیشان شاہ کے سینے گے روتے ہوئے بولیں....
جبکہ حیا صدمے سے لڑکھڑا کر دروازے سے لگی ساکت کھڑی رہ گئی....
اشعر چلے گئے.... ننھیں میرے اشعر مجھے کبھی چھوڑ کر ننھیں جا سکتے..... حیا نے جتنا دل کو
مضبوط بنا کر اشعر کو اپنی زندگی سے نکالنے کا فیصلہ لیا تھا.... اشعر کے جانے کا سن کر دل اتنا
ہی خون کے آنسو رو پڑا تھا....

کچھ پتہ چلا زیشان شاہ نے شاہ زین سے پوچھا.... جو پولیس وردی زیب تن کیے اشعر کو پورا دن
ڈھونڈتے رہنے کے بعد ابھی ابھی تمھکا ہارا گھر واپس آیا تھا....
ننھیں ماموں!! پتہ ننھیں کھاں گیا ہے.... پورا شہر چھان مارا ہم نے!! پر وہ کھیں ننھیں ملا... انفیکٹ
میں نے اپنی پوری ٹیم کو اس کام پہ لگایا تھا.... پر اسکا کچھ اتہ پتہ ننھیں ملا....

جی صاحب آپ نے بلایا غ غ ڈرائیور جو تین دن کی چھٹیوں پر گاؤں گیا ابھی واپس آیا تھا.... چوکیدار کے کھنے پر فورن زیشان شاہ کے پاس آیا....

ہاں!! یہ بتاؤ!! تمہیں اشعر کا کچھ پتہ ہے غ غ وہ کہاں گیا ہے.... زیشان شاہ نے پوچھا.... تو ڈرائیور فورن بول پڑا....

جی صاحب!! ڈرائیور کا اتنا ہی کھنا تھا کہ سب کے چھروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی....

کہاں ہے وہ جلدی بتاؤ!! شاہ زین نے بے صبری سے پوچھا....

صاحب!! وہ تو باہر کے ملک گئے ہیں نا!! آپکو بتا کر فی گئے غ غ میں ہی انہیں ایئر پورٹ چھوڑ کے آیا تھا....

کیا!!!! تم اسے ایئر پورٹ چھوڑ کے آئے تھے.... یسفا نے حیرانگی سے پوچھا....

جی بی بی جی!!

تمیں پتہ ہے وہ کس ملک گیا ہے غ غ شاہ زین نے اسے دوبارہ اپنی طرف متوجہ کیا....

نہیں صاحب!! یہ تو مجھے نہیں پتہ!! ہاں جانے سے پہلے وہ آفس بھی گئے تھے.... ڈرائیور کے بتانے پر جہاں سب لوگ اشعر کا اتہ پتہ نہ ملنے پر پریشان ہوئے تھے.... وہیں حیا کا دماغ آفس کا نام سن کر ایک بار پھر سے بھٹک گیا تھا....

ٹھیک ہے آپ جائیں!! شاہ زین نے ڈرائیور کو جانے کا کہا.... تو وہ سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا.... جبکہ سدرہ خان سینے پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھتی چلی گئیں....

سدرہ خان بیٹے کی جدائی سے دل برداشتہ ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھیں..... آج دو مہینے گزر چکے تھے.... جس شاہ ولا میں بہیل خوشی و قہقہوں کی آوازیں گونجتی تھیں... آج اس حویلی میں ہر سو فضا سوگوار ویرانیاں چھائی ہوئی تھی.....

یشفا بی بی!!.....یشفا بی بی!

یشفا کھانا گرم کرتے وقت گھری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی... جب ملازمہ نے کچن میں آکر اسے پکارا....

ہاں بولو!! یشفا نے چونکتے ہوئے پوچھا...

بی بی جی!! میں نے نیچے کی ساری صفائی کر لی ہے اوپر والے پورشن کی بھی کردوں غم ملازمہ نے پوچھا.... تو یشفا افسردہ ہو گئی....

ہاں کر دو!! اور ہاں صفائی کرنے کے بعد کمرے لاک کر دینا.... یشفا کہتے ساتھ ہی دُش میں کھانا لیے حیا کے روم کی طرف بڑھ گئی.... جبکہ ملازمہ سر ہلاتی ہوئی اوپر والے پورشن کی طرف چلی گئی....

حیا جو گھٹنوں پر ہاتھ دھرے فرش پر بیڈ کراؤن سے سر ٹکائے چھت کو گھور رہی تھی... ساتھ ہی ساتھ عزا کے ہکے جملوں کو سوچ رہی تھی....

(شیم آن یو.... حیا!! شیم آن یو!!! تم اشعر بھائی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو!!! عزا دروازہ پٹکتے ہوئے روم میں داخل ہوئی تھی.... جب وہ کھڑکی سے باہر شام کا منظر دیکھنے میں محو تھی....

حیا نے ایک دم مڑ کر پیچھے دیکھا.... اور اگلے ہی لمحے منہ موڑ کر واپس اسی منظر کو دیکھنے لگ گئی....
جواب دو حیا!! کیوں کیا تم نے ایسا!! عزا نے بازو سے کھینچ کر اسے اپنے رو برو کھڑا کیا....
کیا کیا ہے میں نے!! کیوں چلا رہی ہو بلا وجہ!! حیا نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا اور عزا کو گھورنے لگی....

کیا کیا ہے تم نے!! عزا نے نخوت سے قہقہہ لگایا....

تم جانتی تھی اشعر بھائی صرف تم سے محبت کرتے ہیں!! اور پھر بھی تمہیں....!!!
اگر انہیں مجھ سے محبت ہوتی تو وہ مجھے کبھی چھوڑ کر نا جاتے!! پر جب کوئی اور دل کو بھا جائے
نا

تو پچھلی محبتوں پر لوگ مٹی ڈال دیتے ہیں عزا!! عزا کی بات مکمل ہونے سے پھلے ہی حیا نے
ٹھک سے جواب دیا....

چچ چچ عزا نے اسکی سوچ پر ماتم کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا....

افسوس ہو رہا ہے مجھے تم پر اور تمہاری سوچ پر!! اشعر بھائی یہاں سے کیوں چلے گئے تمہیں ابھی
تک یہی سمجھ نہیں آیا غ کیونکہ مان لٹا تھا انکا... ازیت پھنچی تھی انہیں.... تم نے جو ان پر گھٹیا
گھٹیا الزام لگائے اسکے بعد کیا وہ یہاں رک سکتے تھے غ بولو جواب دو!! عزا نے اسے جھنجھوڑتے
ہوئے پوچھا.... تو حیا نے غصے سے اسکے ہاتھ جھٹک ڈالے....

مان انکا انہیں میرا لٹا تھا!! کیوں وہ شادی کی تیاریوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں لے رہے
تھے.... جبکہ لوگ تو خوشی سے پاگل ہو جاتے ہیں ان دنوں.... پر انہیں!! راتوں کو کیوں دیر دیر تک

باہر رہتے تھے.... بار بار لڑکیوں کی کالس کیوں آتی تھیں انکے فون پر!! میں بیوقوف نہیں ہوں
عزا!! ان سب کا مطلب اچھے سے جانتی ہوں میں.... وہ مجھے شروع دن سے ہی ناپسند کرتے
تھے... صرف بڑی پھپھو کی وجہ سے انھوں نے مجھے اپنایا تھا.... محبت جیسا تو کوئی جزبہ تھا ہی
نہیں انکے دل میں!!

یو نو واٹ!! تم واقعی بیوقوف ہو حیا!!

اور انھی بیوقوفیوں کی وجہ سے تم نے ایک سچا باکردار محبت کرنیوالا ہمسفر کھو دیا.... پر یہ بات تمہیں
ابھی سمجھ نہیں آرہی.... پر کوئی بات نہیں!! وقت ضرور سمجھا دیگا.... عزا اسکا گال تھپتھپاتے
ہوئے تلخی سے مسکرائی... اور روم سے باہر چلی گئی)

اور اس دن کے بعد وہ دوبارہ کبھی حیا سے ملنے نہیں آئی....
کیا قصور تھا میرا!! سب نے مجھے تنہا چھوڑ دیا.... ہر ایک کو میں ہی غلط لگی!! کیوں غم حیا کی گال
آنسوؤں سے تر ہو چکے تھے.... کہ لیشفا دروازہ ناک کرتی ہوئی روم میں داخل ہوئی....
حیا میھاں کیوں بیٹھی ہو غم لیشفا نے پریشانی سے پوچھا....

کچھ نہیں آپی بس ایسے ہی!! حیا نے چپکے سے اپنے آنسو پونچھے.... اور جلدی سے آکر بیڈ پر بیٹھ
گئی....

حیا!! بس کردو چھوڑ دو رونا!! کب تک روتی رہوگی!! جو ہونا تھا وہ تو ہو کے بھی گزر گیا.... شاید خدا
کو بھی منظور تھا.... لیشفا نے اسے خود سے لگاتے ہوئے سمجھایا.... پر حیا کے آنسو بے اختیار ہی بہتے
چلے گئے....

آپی کیا قصور تھا میرا!! ہر ایک مجھے ہی غلط کھ رہا ہے!! سبکو میں بری لگ رہی ہوں.... سب کو لگتا ہے بڑی پھپھو میری وجہ سے.... آپ ہی بتائیں!! اشعر اس رات نشتے میں نہیں تھے غنہ یا میں اپنی طرف سے سبکو جھوٹ موٹ کی کہانیاں سنارہی تھی... بولیں آپی!! حیا نے یشفا کے ہاتھ تھامے استفسار کرتے پوچھا....

حیا کسی کو نہیں پتہ یہ سب کیسے ہوا تھا کیوں ہوا تھا....!! اب چپ کر جاؤ پلیز.... اور کھانا کھاؤ جلدی سے!! یشفا نے اسے کافی دیر تسلی دینے کے بعد آخر کار کھانے کیلئے آمادہ کر لیا تھا.... اور حیا اب خاموشی سے یشفا کے ہاتھوں کھانا کھانے لگی تھی....

ملازمہ سدرہ خان کے روم کی صفائی ختم کرنے کے بعد اب اشعر کے روم کی صفائی کر رہی تھی.... پورے کمرے کی ڈسٹنگ کرنے کے بعد اب وہ سائیڈ ٹیبل کی طرف ڈسٹنگ کرنے آئی تو اسکی نظر واس کے نیچے رکھے پیپر پر پڑی جو فولڈ کر رکھا تھا.... ملازمہ نے واس کے نیچے سے وہ پیپر اٹھایا....

لگتا ہے صاحب کا کوئی ضروری پرچہ ہے!! ملازمہ نے خود سے ہمکلامی کرتے کھا.... اور الماری کھول کر وہ پیپر اس میں رکھ دیا.... اور ادھر ادھر کی ڈسٹنگ کرنے کے بعد وہ صفائی کرنے میں محو ہو گئی...

صفائی کرنے کے بعد دروازہ بند کر کے روم سے نکل گئی....

چھ ماہ بعد.....

السلام علیکم!! زیشان شاہ لاؤنج میں داخل ہوتے بولے جہاں عمر شاہ صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے....

والیکم السلام کیسے ہیں جناب!! عمر شاہ نے کھڑے ہو کر زیشان شاہ کو گلے لگایا...
بلنے ملانے کے بعد دونوں صوفے پر بیٹھ گئے.... علیناء شاہ بھی بھائی کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گئیں....

ارے بھائی صاحب آپ کب آئے!! وہ کچن سے نکلتے ہوئے انکے پاس آگئیں....
بس ابھی آیا ہوں!! زیشان شاہ نے بھن کے سر پر ہاتھ رکھتے کھا....
علیناء شاہ اب صوفے پر بیٹھ چکی تھیں...
جی تو بھائی صاحب کیا بات کرنی تھی آپ نے!! جویوں اچانک بلوایا زیشان شاہ نے عمر شاہ کو مخاطب کرتے پوچھا....

تو عمر شاہ نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا اور زیشان شاہ کی طرف متوجہ ہوئے....
بھائی صاحب!! ایک بھت ہی اہم مرحلے پر آپ سے بات کرنی تھی... جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ
لگے ماہ شاہ زین کی شادی ہے....

جی جی بھائی صاحب میں جانتا ہوں!! آپ کھیں کیا بات کرنا چاہتے ہیں آپ!! زیشان شاہ نے

پوری توجہ انکی طرف مرکوز کرتے پوچھا....جبکہ علیناء شاہ بغور انکی باتیں سن رہیں تھیں.....

بھائی صاحب میرا ایک دوست ہے...اسکی فیملی شاہ زین کی شادی میں شرکت کرنے کیلئے اسلام آباد سے یہاں آ رہے ہیں..... اور اس نے اپنے بیٹے ارمان کیلئے مجھ سے رشتے کے متعلق بات کی تو میرے ذہن میں حیا بیٹی کا خیا آیا.... بھت ہی اچھے اور خاندانی لوگ ہیں وہ....اگر آپ کھیں تو میں بات چلاؤں غ غ عمر شاہ نے استفسار کرتے پوچھا تو زیشان شاہ سوچ میں پڑ گئے....

بھائی صاحب!! میں سمجھتی ہوں آپ کیوں پریشان ہیں....اشعر شاید اب کبھی لوٹ کر نہ آئے.... حیا..بیٹی کی ذات ہے....اسی لیے ہمیں اسکے لیے جلد از جلد کوئی فیصلہ لینا ہو گا....اس سے پہلے کے وقت گزر جائے....اب ساری زندگی اسے گھر میں بٹھا کر تو انھیں رکھنا نا!! علیناء شاہ نے انھیں سمجھاتے ہوئے کہا....تو زیشان شاہ نے حامی بھر لی....

ٹھیک ہے!! آپ ان سے بات کر لیں!! باقی جان پہچان شادی پر ہو جائیگی....زیشان شاہ نے مسکراتے ہوئے کھا اور چائے کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگا لیا.....

مان بھائی مان بھائی مان بھائی!!! مبارک ہو ہمیں بھابھی مل گئیں!!!! ایمن اندھا دھن بھاگتی ہوئی روم میں آئی تھی....پر سامنے نظر پڑتے ہی رج کے بد مزہ ہوئی.....

یہ لو!! بھائی تو سوئے پڑے ہیں!!

مان بھائی اٹھیں نہ!! یہ بھی کوئی سونے کا وقت ہے بھلا!! اٹھیں نا!!!! ایمن نے اسکے سر سے بلینکٹ کھینچتے ہوئے کہا....جو گھری نیند سو رہا تھا.....

کیا ہے یار کیوں تنگ کر رہی ہو صبح صبح!! ارمان کسمساتے ہوئے کروٹ لے گیا....
مان بھائی ہمیں بھا بھی مل گئیں!!!!!! امین خوشی سے چھلانگیں لگاتے بولی.....
اچھا... پھر روم میں بھیج دو میرے!! ارمان نیند میں بڑبڑاتے ہوئے بولا.....
مان بھائی!!!! وہ غصے سے دانت بھینچتے بولی.... اور ایک بار پھر سے اس کے سر سے بلیںکٹ
کھینچا..... پر وہ هنوز سویا رہا.....

اچھا تو آپ ایسے نہیں اٹھیں گے نہ.... ٹھیک ہے... صبر کریں زرا!! میں ابھی آتی ہوں وہ ٹھوڑی
پر ہاتھ پھیرتی اسے وارن کرتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی....
کچھ ہی دیر میں ٹھنڈے ٹھار پانی کا جگ بھرے وہ ارمان کے سر پہ کھڑی تھی.... ایک شیطانی نظر
ارمان کے چہرے پر ڈالی.... جو مزے سے خواب خرگوش کی نیند سویا ہوا تھا.....
لگے ہی محے ٹھنڈے ٹھار پانی کا پورا جگ ارمان کے منہ پہ انڈیل دیا.....
یا وحشت!!!!!! ارمان جھٹکے سے اٹھا تھا.... چونکہ سردیوں کے دن تھے.... اور اوپر سے ٹھنڈا ٹھار
پانی!! دونوں نے مل کر اسے تھر تھرا دیا تھا.... ارمان غصے سے پیچ و تاب کھاتا بیڈ سے
اٹھا.... امین فورن سے پیچھے کھسکی....

سوری مان بھائی آپ اٹھ نہیں رہے تھے نا... اس لیے مجھے پانی پھینکنا پڑا!!!!!! امین نے دانت نکالے
ہوئے انتہائی معصومیت سے کھا....

چہرہ پورا کا پورا بھیگ چکا تھا.... ارمان نے ایک نظر پھلے اپنے بھیگے کپڑوں پر ڈالی اور پھر سامنے
معصوم سی شکل بنائے کھڑی امین کو دیکھا.... دو سیکنڈ گئے تھے اسے ہوش میں آنے میں.... غصے

سے اسکا چہرہ لال ہو چکا تھا.... وہ مسٹیاں بھیجنے ایک قدم آگے بڑھا کہ ایمن نے دوڑ لگادی....
ادھر آؤ بندری!!! تمہیں تو میں بتاتا ہوں!!!!!! پورے کمرے میں ایمن آگے آگے جبکہ ارمان اسکے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا.... وہ دونوں صوفے کو محرمہ بنائے گول گول بھاگ رہے تھے... کہ شہناز بیگم کمرے میں داخل ہوئیں.....

ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو تم دونوں!!! شہناز بیگم کے کھنے پر دونوں نے ایک دم چونک کر انہیں دیکھا.... اور اگلے ہی لمحے پھر سے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنا شروع ہو گئے....
ماما بچائیں!! ایمن بھاگتی ہوئی ماں کے پیچھے آچھپی.....

ماما آگے سے ہٹیں میں اس چوٹیا کو جان سے مار دوں گا!! ارمان شہناز بیگم کے پیچھے کھڑی ایمن کو پکڑنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا پر وہ ہاتھ نہیں آرہی تھی....
ایمن تم جاؤ بیٹا.... تمہیں تمہارے بابا بلا رہے ہیں!! شہناز بیگم نے انکی لڑائی ختم کرانے کیلئے ایمن کو فورن وہاں سے واک آؤٹ کرنے کو کھا.... تو وہ ارمان کو زبان منہ چڑھاتی ہوئی باہر بھاگ گئی....

مما آپ ہر دفعہ اسے بچا لیتی ہیں... ارمان نے غصے سے تپ کر کھا....
شہناز بیگم نے گھری سانس لیکر اسکے وجہیہ چہرے کو دیکھا سرخ و سفید چہرے پر ہلکی سی بیڑ اور گھری سیاہ آنکھوں والا انکا خوبو بیٹا ارمان چہرے پر جھنجھلاہٹ طاری کیے کھڑا تھا....
بیٹا کوئی بات نہیں!! بھن ہے تمہاری!! شہناز بیگم نے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے کھا....
ھاہ!! بھن!! میری کوئی بھن وھن نہیں ہے یہ بندری!! ارمان نے فورن جھرجھری لی....

میں بندری نہیں ہوں... بلکہ آپ بندر ہیں!!!! ایمن چراغ کے جن کی طرح نازل ہوئی تھی....
اچھا اچھا بس کرو!! شھناز بیگم نے دونوں کو گھوری سے نوازا جو ایک دوسرے کو برے برے لقب
سے نواز رہے تھے....

اچھا چھوڑیں نہ بھائی!! ماما آپ بھائی کو بتائیں نہ ہمیں بھابھی مل گئی ہیں!! ایمن نے خوشی سے
نہال ہوتے کہا.... تو ارمان نے ایک دم چونک کر ماں کی طرف دیکھا....
ملی نہیں ہیں!! ابھی شادی پر اسے دیکھیں گے ملیں گے.... اب یہ مان پہ ڈپینڈ ہے اگر اسے پسند
آئی تو ہی بات آگے چلائیں گے نہیں تو پھر رنجیکٹ....!! شھناز بیگم نے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتے
کہا....

جی ماما!! یہ ٹھیک ہے... اب شادی میں نے کرنی تو میں ہی پسند کرونگا نا کوئی اور تھوڑی!! ارمان
نے ایمن پر ایک تمسخرانہ نظر ڈالے کہا....
کیوں بھئی کیوں!!!!!! بھابی میری ہیں.... میں ہی پسند کرونگی.... آخر آپکی اکلوتی بھن ہوں!!! میرا
بھی کوئی حق بنتا ہے!! ہے نا ماما! ایمن نے استفسار کرتے پوچھا....

ٹھیک ہے بابا دونوں پسند کر لینا.... اب اٹھو!! ارمان بیٹا تم جلدی سے چنچ کرو ٹھنڈ نہ لگ
جائے کہیں.... اور ایمن تم میرے ساتھ چلو زرا تمہاری اس حرکت پر بابا سے ڈانٹ لگواتی ہوں...
نہیں ماما سوری اب نہیں کرونگی پکا!!!! ایمن جھٹ سے بول پڑی.... جبکہ ارمان اسکے سر پر ایک
چپت لگاتا ہوا فورن واشروم کی طرف بھاگ نکلا....

بلڈ ریڈ لھنگے اور نفاست سے کیے گئے میک اپ اور جیولری میں وہ انتہا کی حسین لگ رہی تھی... روپ تو جیسے ٹوٹ کر آیا تھا.....

اور شاہ زین بھی کھاں پیچھے تھا... گولڈن رنگ کی شیروانی اور سرخ کلمہ پھنے وہ بھی کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا....

ہر دیکھنے والی آنکھ نے انکی جوڑی کو سراھا تھا... جو ایک ساتھ بیٹھے بھت خوبصورت لگ رہے تھے... کہ بے ساختہ ہی دل سے ان کیلئے دعائیں نکل رہیں تھیں...

مسکراہٹ تو آج اسکے لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی.... اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی جو مل چکی تھی.... اسکی عزا!! آج مکمل طور پر اسکی ہو چکی تھی...

سوچ ہی کتنی دل نشین تھی... ہمیشہ کیلئے اپنی محبت کو پا لیا تھا.... خوش تو عزا بھی بھت تھی... خوش قسمتی شاید اسی کو کہتے ہیں.... بغیر کسی رکاوٹ کے وہ دونوں ایک دوسرے کے بن گئے تھے....

صرف ایک بات تھی جو اسے بار بار اداس کیے جا رہی تھی.... اور وہ تھی. اشعر کی غیر موجودگی... کاش "تو بھی میھاں ہوتا خانزادے!! شاہ زین کی نظر سامنے سے آتی حیا پر پڑی.... تو دل سے بے ساختہ دعا نکلی.....

.....Congratulations!! Beautiful couple

حیا نے مسکراتے ہوئے اسٹیج پر آتے انھیں مبارک باد دی.... اور عزا کی طرف گفٹ بڑھایا.... عزا نے پھلے اوپر سے لیکر نیچے تک اسکا جائزہ لیا.... جو سادگی سے تیار ہوئی... پیچ رنگ کی کرتی جس پر

نگوں کا نفیس کام ہوا واتھا....دوبٹہ شانوں پر سیٹ کیے ہلکے پھلکے میک اپ اور جیولری میں اپنے سوگوار حسن سمیت بھی وہ ہر آنکھ کو بھارہی تھی....

شاہ!! دیکھ رہے ہیں آپ اس کا حلیہ غنایا لگ رہا ہے جیسے شادی پر نہیں!! کسی سوگ پہ آئی ہو....عزا نے اس کے بڑھائے گفٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے خفگی سے منہ موڑ لیا...

یار چڑیل!! عزا بالکل صبح کھ رہی ہے.... تھوڑی لالیاں شالیاں ہی لگا لیتی آج" اپنی دوست کی طرح...زرا دیکھو اسے!! کیسے میک اپ کا پورا اسٹول لگا کے بیٹھی ہوئی ہے....شاہ زین نے عزا پر ایک تمسخرانہ نظر ڈالنے کھا....جواب ہاتھ سے اپنا دوبٹہ سیٹ کر رہی تھی....

اچھا!! بس کردو زرا!! زیادہ فری ہونے کی کوشش کی نا!! تو ابھی اٹھ کر چلی جاؤنگی یہاں سے!! عزا نے غصے سے دانت بھینچتے ہوئے کھا....

تم جہاں بھی چلی جاؤ!! آنا تو پھر بھی میرے پاس ہی ہے سوئیٹ ہارٹ!! شاہ زین نے عزا کا مہندی اور پوڑیوں سے سجا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے کھوئے کھوئے انداز میں کھا....تو وہ جھینپ گئی....کیا کر رہے ہو چھوڑو!! سب دیکھ رہے ہیں....عزا نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا....

کہ سامنے کھڑی حیا ان دونوں کی بے وقوفیوں پر کھل کے مسکرا اٹھی.... اور اسی لمحے کسی نے اس کے مسکراتے چہرے کو اپنے دل میں نقش کیا تھا....

یہ تم کیا کھڑی ہماری باتیں سن رہی ہو!! اب کیا انوٹیشن دوں جانے کے لیے غنایا شاہ زین نے ابرو اچکاتے پوچھا....تو حیا کی ہنسی کو بریک لگ گئی....

جاری ہوں مرو نہیں!! بد تمیز انسان!!!!!! حیا منہ بسورتے ہوئے گفٹ ٹیبل پر پٹکھ کر وہاں سے چلی گئی....

شکر ہے تھوڑا مسکرائی تو سہی!! عزاز نے گہری سانس لیتے ہوئے شاہ زین کو مخاطب کرتے کھا....
ڈونٹ وری آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائیگا!! شاہ زین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک نظر حیا پر ڈالی.... جواب انکے سامنے والے ٹیبل پریشفا کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی....

یشفا اب اٹھ کر اسٹیج پر جا چکی تھی جبکہ حیا خاموش سی بیٹھی کسی غیر مرئی نکتے میں کھوئی ہوئی تھی....

نائس گرل "وہ ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے مسلسل حیا کو دیکھ رہا تھا....
کون نائس گرل غغ امین جو پاؤچ میں سے اپنا فون نکال رہی تھی.... بھائی کی آواز پر ایک دم چونکی....

ارے وہ جو سامنے بیٹھی ہے!! دیکھو کیسی رہے گی تمہارے بھائی کے لیے!! ارمان آنکھوں سے اشارہ کر کے اسے سمجھاتے ہوئے بولا.... تو امین نے نظر اٹھا کر سامنے کی طرف دیکھا.... جہاں حیا بیٹھی تھی....

واؤ بھائی!! شی از آرٹیلی نائس گرل!! بٹ.. امین نے دانت نکالے ہوئے اپنی بات ادھوری چھوڑی تو ارمان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا.... بٹ غغ غ
بٹ یہ آپ جیسے بندر کے ساتھ قطعی سوٹ نہیں کرینگی!! امین نے پاؤچ بند کرتے کندھے

اچکاتے جواب دیا....

تم چپ کرو!! بندری کیا جانے ادک کا سواد!! ارمان نے تپ کر جواب دیا....
کہ اتنے میں شھناز بیگم علیناء شاہ کے ہمراہ چلتی ہوئی انکے پاس آئیں.....

ارے بچو!! تم لوگ ابھی تک میھاں کھڑے ہو!! دولھا دولہن سے نمھیں لے خ شھناز بیگم نے حیرانگی سے پوچھا.....

نمھیں ماما آپ ہی کا ویٹ کر رہے تھے... آپ کے ساتھ چلتے ہیں نا!! ایمن نے ماں کی بازو میں بازو ڈالے ہوئے کھا...

چلو آؤ بچو!! میں ملوا دیتی ہوں آپ لوگوں کو..... علیناء شاہ نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے کھا.....

جی آئی!! تو وہ دونوں سر ہلاتے انکے پیچھے چل دیے.....

بیٹا ان سے ملو!! یہ تمھارے بابا کے دوست کی وائف ہیں مسس کامران آفریدی!.... علیناء شاہ نے شاہ زین اور عزا کو مخاطب کرتے کھا.... تو عزا نے شائستگی سے سلام کیا.....

والیکم السلام!! آپ دونوں کو بھت بھت مبارک ہو بیٹا!!!! شھناز بیگم نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو مبارکباد کے ساتھ دعائیں دیں.....

بیٹا یہ ارمان ہے... انکا بیٹا اور یہ انکی بیٹی ایمن ہے!! علیناء شاہ نے شھناز بیگم کے بعد اب ان دونوں کا تعارف کروایا.....

Congratulations!!

ایمن نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے عزا سے ہاتھ ملایا جبکہ شاہ زین نے مسکرا کر سر کو ہلکا سا خم دیا.....

اچھا بچو!! اب آپ لوگ باتیں کرو.... ہم لوگ زرا آتے ہیں!! شہناز بیگم نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے کھا اور علیناء شاہ کے ہمراہ اسٹیج سے نیچے گئیں....

شادی مبارک انکل!! اور پیاری سی بھابی!! ارمان نے دونوں کو مبارکباد دی تو انکل لفظ سن کر عزا کی ہنسی چھوٹ گئی..... جبکہ شاہ زین جو پھلے مسکرا رہا تھا..... لگے ہی محے اسکے چہرے کے زاویے بدل گئے....

یہ انکل کسکو بولا غ شاہ زین نے تپ کر پوچھا.....

ظاہر ہے آپکو کھا!! وہ کیا ہے نا!! شادی کے بعد لڑکے انکل لگنے لگ جاتے ہیں.... اسی لیے میں نے آپکو انکل کھا....

جبکہ ہم جیسے سنگل لوگ تو لڑکے ہی کھلاتے ہیں.... کیون بھابی سچی کھانا میں نے غ ارمان نے جھومتے جھومتے عزا کو آنکھ ماری....

اچھا!! اب میں چلتا ہوں!! شاہ زین نے کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا.... کہ ارمان رسٹ واپس پر نظر ڈالے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا.... ایمن بھی ہنستی ہوئی اسکے پیچھے چلی گئی....

کون تھا یہ نمونہ غ شاہ زین نے غصے سے دانت بھینچتے پوچھا.....

مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو بھئی.... میں کون سا اسکو جانتی ہوں!! عزا نے نخوت سے جواب دیا....

ساللا!! شاہ زین نے ارمان کی طرف ایک کسلی نظر ڈالے کھا.... جواب بھن سے خوش گپیوں میں

مصروف تھا.....

ویلے مجھے تو یہ تمہارا کوئی بچھڑا ہوا بھائی لگ رہا ہے..... جیسے تم نمونے ہو ویسا یہ نمونہ!! عزا نے اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے قہقہہ لگایا....

سنو!! چپ کر کے بیٹھو سمجھی!! دلہن ہو دلہن کی طرح رہو زیادہ پٹر پٹر کرنے کی ضرورت نہیں ہے!! اس نے جل کر کھا.... تو عزا منہ بسورتی ہوئی خاموشی سے بیٹھ گئی....

حیا میاں آؤ بیٹا!! علیناء شاہ نے حیا کو پکارا... جو ٹیبل پر خاموش سی بیٹھی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی....

حیا نے علیناء شاہ کی آواز پر نظر اٹھا کر انکی طرف دیکھا... جہاں انکے ساتھ ایک عورت کے ساتھ پیاری سی لڑکی اور ساتھ میں ایک ڈیسٹ سا لڑکا کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا....

حیا ٹیبل سے اٹھ کر چلتی ہوئی انکی طرف آئی....

جی پھپھو!!

بیٹا ان سے ملو!! یہ مس کامران آفریدی ہیں تمہارے انکل کے دوست کی وائف!!

السلام علیکم آنٹی! کیسی ہیں آپ!! حیا نے آگے بڑھ کر احترام سے انہیں سلام کیا....

والیکم السلام میں بالکل ٹھیک بیٹا!! ماشاء اللہ مس عمر!! آپکی بھتیجی تو بھت ہی پیاری ہیں!! شہناز بیگم نے حیا کے گال کو چھوتے پیار سے کھا.... تو علیناء شاہ مسکرا دیں....

اھم اھم!! امین نے مصنوعی گلا کھنکھارتے ہوئے بھائی کو ٹھکا مارا.... تو ارمان نے مسکراہٹ

دباتے ہوئے اسے گھورا....

اور بیٹا یہ انکے بچے ارمان اور امین!!

علیناء شاہ نے ہاتھ سے انکی طرف اشارہ کیا....

ہیلو!! حیا نے مسکراتے ہوئے امین کی طرف ہاتھ بڑھایا.... جسے امین نے ارمان کو شوخیہ نظروں

سے دیکھتے ہوئے تھام لیا....

حیا ارمان کی نظروں سے مسلسل کنفوز ہو رہی تھی.... اسی لیے سب کو excuse

کرتی وہاں سے چلی گئی....

رسموں کی ادائیگی کے بعد جب رخصتی کا شور اٹھا تو فرح بیگم نے آگے بڑھ کر بیٹی کو گلے سے لگا لیا.... عزا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بھونکے تھے....

ارے میری پیاری بھابی!! رو کیوں رہی ہیں!! یہ انکل آپکو بارڈر پہ تھوڑی لیکے جا رہے ہیں!!! ارمان کے اس طرح کہنے پر جہاں سبکے قہقہے بلند ہوئے تھے... وہیں شاہ زین کے چہرے پر ناگواریت چھا گئی....

بھن کی رخصتی کے وقت سب سے زیادہ آنسو شایان کے بھے تھے.... سب سے ملنے ملانے کے بعد جب عزا حیا کی طرف آئی تو حیا نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے بے اختیار رو پڑی....

چپ کر جاؤ یار!! میں جانتی ہوں یہ میری انھیں کسی اور کی جدائی کے آنسو ہیں!! عزا نے اسکے

کان میں سرگوشی

کرتے ہوئے افسردہ لہجے میں کھا.....

مجھے بھول تو انھیں جاؤگی ناخ حیا نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا.....
تمھاری طرح تھوڑی ہوں!! عزا نے اسکے گال سے آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا.....
تبھی حسین صاحب نے عزا پر قرآن پاک کا سایہ کیا.... اور بلا آخر سب نے اپنی ڈھیر ساری دعاؤں
کے ساتھ اسے رخصت کر دیا.....

عزا روم کا جائزہ لے رہی تھی.... جسے بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا.... دروازے سے لے
کر بیڈ تک پھولوں کی پتیاں چمچی ہوئی تھیں....
خوش ہونا تم عزا!!
شاہ زین نے اسکا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لے کر پوچھا تھا.... اور نظریں ہنوز اسکے
حسین چہرے پہ جما رکھیں تھیں.... جو آج بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی...
بہت خوش!!!

اس نے بھی شریکیں مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا....
ہونا بھی چاہیے آخر کو "شاہ زین عمر شاہ" کی بیوی جو بن گئی ہو....
اس نے شرات سے کھا تو عزاتپ گئی....

ہاں وہی شاہ زین عمر شاہ "جو ہر وقت میرے آگے پیچھے گھومتا تھا ہے نا!! عزا نے جھٹکے سے ہاتھ
چھڑایا....

نکھرے تو دیکھو!! تمہیں تو شکر کرنا چاہیے!! کہ میں تمہارے آگے پیچھے گھومتا تھا.... ورنہ کون گھانس ڈالتا تھا تمہیں زخ زخ شاہ زین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے مصنوعی طنز کرتے کھا.... اس کو چڑانے میں اسے خاصہ مزا آ رہا تھا....

یو نو واٹ!! بھاڑ میں جاؤ تم!!! تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے عزت سے بات کی جائے!! عزا جھٹکے سے بیڈ سے نیچے اتری....

یار میں مزاق کر رہا تھا میری بات تو سن لو!! شاہ زین نے منت بھرے لہجے میں کھا.... پر وہ لھنگا سمجھاتی ہوئی آنن فائن واشروم جا گھسی....

مان کیا کر رہے ہو بیٹا!! شہناز بیگم روم میں داخل ہوتے بولیں....
بھنگڑے ڈال رہا ہوں ماما!! ارمان نے معنی خیز لہجے میں کھا... تو شہناز بیگم نے اسکے سر پر چپٹ لگائی.... جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے شادی کی پکچرز دیکھ رہا تھا....
کب بڑے ہو گے تم!! شہناز بیگم اسکے ساتھ آکر بیٹھتے ہوئے کھا.... تو ارمان مسکرا دیا....
بیٹا تمہیں وہ لڑکی کیسی لگی زخ شہناز بیگم نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا....
کون لڑکی ماما زخ وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا....

تم اچھے سے جانتے ہو میں کسکی بات کر رہی ہوں... شہناز بیگم نے اسکے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لیکر سائیڈ پر رکھا....

ماما مجھے وہ لڑکی بھت اچھی لگی.... اب آپ جلدی سے وہاں میری بات چلا دیں!! ارمان نے ماں کی

گود میں سر رکھتے ہوئے کھا....

بس پھر!! میں کل ہی جا کر ان سے تمہارا رشتہ مانگ لیتی ہوں!! شہناز بیگم نے جھک کر اسے پیار کیا اور مسکراتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں....

عمر شاہ نے صبح ہی زیشان شاہ کو کامران صاحب اور انکی فیملی کے آنے کی اطلاع دے دی تھی.... جو کہ آج حیا کے پروپوزل کیلئے آرہے تھے.... اسی لیے عائشہ شاہ کچن میں ملازمہ کے ساتھ کھڑی مختلف قسم کے کھانے بنوا رہیں تھیں....

جبکہ یشفا نے پورے گھر کو اچھے طریقے سے صاف ستھرا اور مین ٹین کروانے کے بعد اب حیا کے روم کی طرف آئی تھی....

حیا!! تیار ہو گئی تم غنہ یشفا نے روم میں داخل ہوتے حیا سے پوچھا....

جو گھری سوچوں میں گم بیٹھی تھی.... یشفا کی آواز پر چونکی....

آپی!! مجھے نہیں ہونا تیار!! آپ پلیز ان لوگوں کو گھر آنے سے منع کر دیں.... مجھے نہیں کرنی کوئی شادی وادی!! حیا نے یشفا کا ہاتھ تھامے منت بھرے لہجے میں کھا....

حیا کیا ہو گیا ہے تمہیں غنہ کل میں نے اتنا کچھ سمجھایا.... بھول گئی غنہ یشفا نے یاد دہانی کراتے پوچھا....

آپی!! میں کیا کروں غنہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا.... اشعر جو بھی تھے جیسے بھی تھے.... میں نے

صرف ان سے محبت کی ہے.... اور میں ان کے علاوہ کسی اور کے بارے سوچ بھی نہیں سکتی.... میرے لیے یہ نا ممکن ہے آپی!! میں نہیں کر سکتی کسی اور سے شادی!! حیا کھتے کھتے

آبدیدہ ہوئی....

حیا!! ادھر دیکھو!! لیشفا نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا.... اشعر سے ہر رشتہ ہر تعلق ختم کرنا تمہارا اپنا فیصلہ تھا سمجھی!! اب وہ جا چکا ہے.... اور شاید کبھی واپس نہ آئے.... بھتری اسی میں ہے کہ تم اس رشتے کیلئے راضی ہو جاؤ.... اور اگر انھیں بھی ہوئی.... تو پھر بھی تمہاری شادی ارمان سے ہی ہوگی... بابا فیصلہ سنا چکے ہیں.... لیشفا کہتے ساتھ ہی الماری کی طرف بڑھی اور بینگرز میں لٹکے کپڑوں کو ادھر ادھر الٹنے پلٹنے لگی.... حیا بے بسی سے کھڑی بس اسے دیکھ رہی تھی کہ اچانک اسکی نظر الماری میں لٹکے سیاہ فراک پر پڑی جو کہ اشعر نے اسے شاہ زین کے نکاح پر دلایا تھا.... دل میں ایک دم چبھن سی محسوس ہوئی....

یہ لو یہ والا سوٹ پھن لو اور جلدی سے تیار ہو کے نیچے آ جاؤ.... مہمان آتے ہی ہونگے بس.... لیشفا نے اسکی طرف کپڑے بڑھائے اور روم سے باہر چلی گئی....

جبکہ حیا کی نظریں ہنوز اسی فراک پر ٹکی ہوئیں تھیں.... وہ لیشفا کے دیے کپڑے پھینکتی ہوئی الماری کی طرف آئی.... اور اس میں سے سیاہ فراک نکال کر حسرت سے دیکھنے لگی....

(بالکل ڈال لگو گی پھن کر) اشعر کا مسکراتا عکس اسکی نظروں کے سامنے کھڑا تھا.... اور پلک جھپکتے ہی غائب ہو گیا....

اشعر!! حیا نے بے ساختہ اس فراک کو سینے سے لگا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی....

السلام علیکم !!! حیا سب کو مشترکہ سلام کرتی ہوئی لاؤنج میں داخل ہوئی.... جہاں سب لوگ بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے....

والیکم السلام آؤ بیٹا آؤ!! شہناز بیگم نے اٹھ کر اسے گلے لگایا....

واؤ بھابھی آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں ماشا اللہ!! امین نے اس کے سر پر ہاتھ ڈالے ہوئے کھا.... جو سیاہ فراک زیب تن کیے تیاری کے نام پر ہلکی سی لپ اسٹک لگائے سر پر دوپٹہ اوڑھے بہت معصوم لگ رہی تھی....

تھینکس!! حیا نے جوابن پھینکی سی مسکراہٹ دی....

نو نیڈ!! چلیں آپ میرے ساتھ بیٹھیں نا!! امین نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لیا.... بھابی آپ کو پتہ ہے غم مان بھائی نے آپ کو جب سے شادی پر دیکھا ہے.. تب سے آپ کے دیوانے ہو گئے.... ماما نے ایک دفعہ پھلے بھی ان سے آپکا ذکر کیا تھا.... پر ہمارے رشتہ مانگنے سے پھلے ہی آپکی انگیجمنٹ کھیں اور ہو گئی تھی.... پر دیکھیں!! آخر کو آپ کی قسمت میں میرے مان بھائی ہی لکھے تھے.... امین اسے خوشی سے بتاتی جا رہی تھی.... حیا نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفاء کیا.... جبکہ اندر ہی اندر یہ باتیں اسے سخت ناگوار گزر رہیں تھیں....

میں آپ سب کیلئے چائے لیکر آتی ہوں.... حیا سے اب مزید کچھ سننا برداشت سے باہر ہو رہا تھا.... اسی لیے اسے ایکسکوز کرتی وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئی....

بھائی صاحب!! ہمیں آپکی بیٹی بیحد پسند آئی ہے.... اور جیسا کہ میں نے آپ کو پھلے بتایا ہے کہ ارمان کو جاب کے سلسلے میں دو سال کے لیے باہر جانا ہے.... تو میں چاہتی ہوں کہ جانے سے

پہلے دونوں بچوں کا آپس میں نکاح کر دیا جائے..... اور جب مان واپس آئیگا تو رخصتی کر دینگے آپکا کیا خیال ہے اس بارے میں غوغا شہناز بیگم نے استفسار کرتے پوچھا.....

سب لوگ حیران ہو گئے.... پر آپ نے تو ابھی صرف منگنی کا کھاتھا بھن جی!! زیشان شاہ نے حیرانگی سے پوچھا.....

جی آپ سہی کھ رہے ہیں میں نے تو منگنی کا ہی کھاتھا.... پر مان کی خواہش ہے کہ وہ جانے سے پہلے حیا سے نکاح کر لے.... پھر بے شک رخصتی اسکے آنے کے بعد ہو جائے.... شہناز بیگم نے انہیں پوری تفصیل سمجھاتے ہوئے کھا.....

چلیں ٹھیک ہے بھن جی.... جیسا آپکو مناسب لگے.... زیشان شاہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جواب دیا....

شکریہ بھائی صاحب.... شہناز بیگم نے تہ دل سے انکا شکریہ ادا کیا.... جبکہ امین خوشی سے نہال ہو گئی تھی....

کچھ دیر بعد وہ لوگ چلے گئے....

زیشان اتنی جلدی نکاح!!! ابھی تو حیا منگنی کیلئے ہی اتنی مشکل سے راضی ہوئی تھی.... اور آپ نے نکاح کی حامی بھری!! عائشہ شاہ نے پریشان ہوتے پوچھا.....

پریشان مت ہو!! میں سمجھا دوںگا اسے.... زیشان شاہ نے انہیں تسلی دی.....

نکاح کا سنتے ہی شاہ زین بھونچکا کے رہ گیا تھا.... کیا!!! حیا کا نکاح خ غ اس کمینے کے ساتھ!!
شاہ زین نے آنکھوں میں حیرانگی لیے پوچھا.....

شاہ!! کیا ہو گیا آپ کو.... ارمان اتنا اچھا تو ہے بس آپکو انھیں پسند!! اور ہمیں تو شکر ادا کرنا
چاہیے.... جتنی گھٹیا باتیں خاندان والوں نے حیا کی منگنی ٹوٹنے پر کی تھیں نا!! اسکے بعد تو شاید
ایسے خاندانی پڑھے لکھے لڑکے کا رشتہ آنا ناممکن تھا.....

خاندانی ہو یا پڑھا لکھا!! اشعر تو انھیں ہے ناخ غ شاہ زین نے نخوت سے سر جھٹکا....
اف!!! شاہ.... بس کر دیں!! اتنی مشکلوں سے حیا کو راضی کیا ہے.... ہاں یہ بات سچی ہے اشعر
بھائی جیسا کوئی اور انھیں ہو سکتا!! پر کیا کریں!! کھاں سے لائیں انھیں جبکہ انکا تو کوئی اتہ پتہ بھی
نہیں ہے..

اگر اب حیا کی شادی نہ ہوئی نا.... تو ساری زندگی انھیں ہوگی.... اسی لیے حیا کو موواون کرنے
دیں.... اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے.... عزا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا.... تو شاہ زین بدلے
میں خاموش رہا....

اب آپ جلدی سے مجھے کل کیلئے سوٹ نکال کے دیں میں پریس کروا.... عزا ابھی بول ہی رہی
تھی... کہ شاہ زین غصے سے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھا تا ہوا بالکونی کی جانب بڑھ گیا....
فون بک اوپن کر کے اشعر کا نمبر ڈائل کیا پر ہمیشہ کی طرح آج بھی نمبر بند ملا.... غصے میں آکر اس
نے دس بارہ بار کالس ملائیں پر ہر بار نمبر بند ہی ملا....

یا اللہ!! اشعر کو بھیج دے!! شاہ زین کے دل سے بس اب یہی دعائیں نکل رہی تھیں....

لندن میں آج سردی کی شدید لہر تھی.... باہر ہلکی ہلکی بارش کافی دیر سے جاری تھی.... جس سے موسم خوشگوار ہونے کے ساتھ ساتھ مزید ٹھنڈا ہو گیا تھا....

وہ کمرے میں ہیٹر جلانے راکنگ چیئر پر بیٹھا تھا.... ساری توجہ گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر مرکوز تھی....

لیپ ٹاپ پر شاہ زین کے نکاح کی تصویریں دیکھتے زیر لب مسکراتے ہوئے... وہ مگ میں سے کافی کے گھونٹ بھر رہا تھا.... پر اس بات سے بے خبر کہ اسکے پیچھے ایک اور نفوس کھڑا جو اسکے حرکات و سکنات نوٹ کر رہا تھا....

اشعر کو آج یہاں آئے ایک سال گزر چکا تھا.... پر یہاں آکر بھی وہ بے سکون تھا.... اسکے اپنے ہر وقت اسکے خیالوں میں رہتے تھے.... دل اب بھی انھیں سوچ کر اداس ہو جاتا تھا.... وہ پکپرز دیکھتا ہوا ماضی میں کھویا ہوا تھا.... کہ حیا کی تصویر سامنے آتے ہی دل پھر سے تڑپ اٹھا.... کتنی ہی دیر وہ خالی خالی نظروں سے اس تصویر کو دیکھتا رہا... (جس میں حیا سیاہ فراک زیب تن کیے اشعر کے برابر کھڑی مسکرا رہی تھی.... جو کہ شاہ زین کے نکاح کی تصویر تھی) جب اتنی یاد آتی ہے تو واپس کیوں نہیں چلا جاتا!! زاویار کی آواز پر وہ ایک دم چونکا.... مڑ کر پیچھے دیکھا.... جو ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے لیپ ٹاپ پر جھکا کھڑا تھا.... اشعر نے جھٹکے سے لیپ ٹاپ بند کیا....

تو یہاں!! تو تو سو گیا تھا ناخ اشعر نے پوچھا....

تو میری بات کا جواب دے!! جب اتنی یاد آتی ہے تو واپس کیوں نہیں چلا جاتا غ زواریار نے پیلر سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے پوچھا....

کیسے چلا جاؤں غ میں اس گھر میں اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو کبھی نہیں بھول سکتا.... مجھے زلیل کم صرف کھا گیا.... میری اپنی ماما نے مجھ پر یقین نہیں کیا.... وہ مقام جو حیا نے مجھے دیا تھا.... میرے لیے موت سے بھی بدتر تھا زار!! نفرت کرنے لگی تھی وہ مجھ سے!!! ہر رشتہ ہر ناتہ توڑ دیا اس نے.... اور تو مجھ سے کھ رہا ہے کہ واپس چلا جاؤں غ زار نے دھکے بھرے لہجے میں کھا.... جبکہ زواریار خاموش کھڑا رہا....

خیر اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے.... رات بھت ہو گئی ہے.. میں سونے جا رہا ہوں.... اشعر ٹیبل سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتا ہوا روم کی جانب بڑھ گیا.... زواریار بھی ٹیبل پر کپ رکھتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا....

تھوڑے معصوم ہو تھوڑے انجان ہو....

سانسوں میں بلے میرے ارااااا ہو....

بالوں پر برش چلاتا ہوا وہ زور زور سے گانے گا رہا تھا.... خوشی کا تو آج کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا.... مسکراہٹ چھڑے پر ہنوز چھائی ہوئی تھی.... گانا گنگناتے ہوئے وہ وارڈروب کی طرف آیا.... اور اس میں سے گھرے میرون رنگ کی واسکوٹ نکال کر سفید کرتے کے اوپر پھنی.... ڈریسنگ پر پڑی برینڈڈ واچ اٹھا کر پھنی.... اور اب خود کا جائزہ لینے لگا....

پرفیکٹ!! کہتے ساتھ ہی وہ پھر سے گنگنانے لگا....

تھوڑے معصوم ہو تھوڑے انجان ہو....

سانسوں میں بلے میرے ارمان ہو....

اف!! اللہ بھائی بس بھی کر دیں.... نہ تو آپ معصوم ہیں نہ انجان ہیں!! اب پیچھے ہٹیں اور مجھے

تیار ہونے دیں.... ایمن نے منہ بسورتے ہوئے کھا....

تم جتنا بھی تیار ہو جاؤ.... لگنا تو تمہیں بندری ہی ہے!! ارمان نے تمسخرانہ مزاق اڑاتے ہوئے اس کے

سر پر چپت لگائی....

اور برش اٹھا کر پھر سے گنگناتے ہوئے بال بنانے لگا....

بھائی!! بھت بد تمیز ہیں آپ!! حیا بھابھی جتنی سلجھی ہوئیں اور سنجیدہ مزاج ہیں نا!! انکے لیے

آپ جیسا بندہ بالکل سوٹ نہیں کریگا.... ایمن نے جل کر کھا....

کیوں مہی!! میرا بیٹا لاکھوں میں ایک ہے کیوں سوٹ نہیں کریگا اس کے ساتھ!! شہناز بیگم نے

کمرے میں داخل ہوتے ایمن کے روبرو کھڑے ہوتے پوچھا....

ماما کب سے تنگ کر رہے ہیں بھائی مجھے!! ایمن نے شکایتی لہجے میں کھا....

ارے ماشا اللہ میرا شہزادہ بیٹا!! شہناز بیگم ارمان کو دیکھ کر کھل اٹھیں.... جو سفید کرتے پر میروں

واسکوٹ زیب تن کیے بھت ڈیسنٹ لگ رہا تھا....

شہناز بیگم نے پیار سے اسکا ماتھا چوما.... اور بلائیں لینے لگی.... جبکہ ایمن منہ بسورتی ہوئی تیار ہونے

لگی....

ارے بھی!! تیار نہیں ہوئے آپ لوگ دیر ہو رہی ہے!! کچھ دیر بعد ہی کامران آفریدی روم میں داخل ہوئے....

جی جی بابا سب ریڈی ہیں....

ایمن نے جلدی سے کھا.... تو سب لوگ کامران صاحب کے ہمراہ پورچ کی طرف آگئے... اور گاڑی میں بیٹھ گئے.... تو ڈرائیور نے گاڑی شاہ ولا کی جانب بڑھا دی.....

یہ جو مجھ پر نکھار ہے، سائیں

آپ ہی کی بہار ہے، سائیں

آپ چاہیں تو جان بھی لے لیں

آپ کو اختیار ہے، سائیں

تُم ملاتے ہو پچھڑے لوگوں کو

ایک میرا بھی یار ہے، سائیں

کسی کھونٹی سے باندھ دیجئے اسے

دل بڑا بے مہار ہے، سائیں

عشق میں لغزشوں پہ کیجئے مُعاف

یہ پہلی بار ہے، سائیں

کُل ملا کر ہے جو بھی کچھ میرا

آپ سے مُستعار ہے، سائیں

ایک کشتی بنا ہی دیجے مجھے

کوئی دریا کے پار ہے، سائیں

روز آنسو کما کے لاتی ہوں

غم مرا روزگار ہے، سائیں

وسعتِ رزق کی دُعا دیجے

درد کا کاروبار ہے، سائیں

خار زاروں سے ہو کے آئی ہوں

پیرہن تار تار ہے، سائیں

کبھی آکر تو دیکھیے کہ یہ دل

کیسا اُجڑا دیار ہے، سائیں

نکاح کی تقریب کا انتظام گھر میں کیا گیا تھا.... صرف چند ایک خاص رشتہ داروں کو مدعو کیا گیا تھا....

وہ اس وقت اپنے کمرے میں شیشے کے آگے گم سم سی بیٹھی تھی.... نہ تو چہرے پر کوئی خوشی تھی.... نہ ہی کوئی رونق...

بیوٹیشن کو بلایا گیا تھا... جو اسے تیار کر رہی تھی.... بھت ہلکا سا نکاح کے حساب سے میک اپ کیا گیا....

میم آپ نے مہندی نہیں لگوائی غم بیوٹیشن اسے جیولری پہنا رہی تھی جب اسکی نظر اسکے ہاتھوں

پر پڑی....

نہیں مجھے مہندی نہیں پسند!! حیا نے بے دلی سے جواب دیا....

لیکن برائیڈز تو مہندی لگواتی ہیں.... آپکے ہاتھ کتنے کھالی کھالی لگ رہے ہیں ایسے.... بیوٹیشن نے کھا تو حیا نم آنکھوں سے اپنی ہتھیلیوں کو دیکھنے لگی....

اتنے میں عزا اور یشفا بھی روم میں آگئیں....

ارے واہ!! ماشا اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بنورانی!! یشفا نے اسکی بلائیں لیتے کھا....

ارے حیا!! چوڑیاں تو پھنویا.... عزا نے ڈریسنگ سے پیکٹ اٹھایا اور اس میں سے چوڑیاں نکال کر اسے پھنانے لگی....

مجھے نہیں پھننی عزا!! حیا نے نخوت سے ہاتھ جھٹکا....

چلو کوئی بات نہیں ابھی تو صرف نکاح ہے... برات والے دن پھن لینا.... یشفا نے فورن بات سمجھالی.... اور بیوٹیشن سے اسکا دوبہ سیٹ کرنے کو کھا....

ارمان لوگ سب شاہ والا پہنچ چکے تھے.... عزا اور یشفا نے پھولوں کی پتیوں سے اڑکا استقبال کیا تھا.... سب بڑے آپس میں ملنا جلنا کر رہے تھے.... عائشہ شاہ نے ارمان کو پھولوں کا ہار پھنا کر استقبال کیا اور ڈھیر ساری دعائیں دیں....

حیدر نے بھی آگے بڑھ کر ارمان کو گلے سے لگایا اور مبارکباد دی....

شاہ!! آپ میاں کیوں کھڑے ہیں ارمان بھائی سے ملیں نا!! عزا نے شاہ زین سے کھا... جو ایک کونے میں منہ بنائے کھڑا تھا...

گلا نہ دبا دوں سالے کا!! شاہ زین نے ٹھک سے جواب دیا....

شاہ!! پلیز اب وہ حیا کا شوہر بننے جا رہا ہے.. کچھ تو خیال کریں.... چلیں چل کر ملیں ان سے!! عزا اسے بازو سے کھینچتی ہوئی ارمان کے پاس لے گئی....

ہیلو!! شاہ زین نے مصنوعی مسکراہٹ دیتے ہوئے اسکی طرف صرف ہاتھ بڑھانے پر ہی اکتفاء کیا....

ارے انکل!! ہیلو کو چھوڑیں گلے لگیں یار! آخر کو آپ کی دوست کا سیاں بننے جا رہا ہوں.... ارمان نے دانت نکالے ہوئے کھا... اور بازو پھیلا دیے.... شاہ زین نے ایک کسبلی نظر عزا پر ڈالی.... اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسے گلے لگا لیا....

یہ ہوئی نہ بات... ارمان نے خوشی سے کھا.... تو سب لوگ ہنس دیے....

بھابھی کھاں ہیں مجھے ان کو دیکھنا ہے غ ز امین نے بے صبری سے پوچھا تو عزا اسے اپنے ساتھ لے حیا کے روم کی طرف بڑھ گئی....

آخر کار حیا پر سرخ آنچل سے گھنگٹ اوڑھا کر اسے ارمان کے پھلو میں بٹھا دیا گیا.... سب لوگ بہت خوش باش نظر آرہے تھے.... زیشان شاہ بھی کافی مطمئن تھے.... بس شاہ زین تھا جو ان لوگوں سے دور ایک کونے میں جا کھڑا ہوا تھا.... وہ جانتا تھا حیا اس رشتے سے بالکل خوش نہیں

ہے..... لیکن پھر بھی اپنے ماں باپ جیسے تایا تائی جان کا بھرم رکھنے کیلئے وہ اس رشتے پر راضی ہوئی تھی.... شاہ زین کا بس نہیں چل رہا تھا وہ پاتال سے بھی اشعر کو ڈھونڈ نکالے.... اور یہ شادی کسی بھی طرح رک جائے.... مگر صد افسوس لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اشعر کا کچھ پتہ نہ چلا.... اب وہ بس بے بسی سے کھڑا حیا کو کسی اور کے نام ہوتا دیکھ رہا تھا....

مولوی صاحب نے پھلے حیا سے سوال کیا....

حیا بنت زمان شاہ آپکا نکاح ارمان ولد کامران آفریدی سے.....

مولوی صاحب جوں جوں الفاظ دہرا رہے تھے.... حیا کو یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں لے لیا ہو.... پیشانی پسینے سے تر ہو چکی تھی.... پورا وجود کپ کپا رہا تھا....

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ مولوی صاحب نے اپنے کلمات مکمل کیے اور حیا کے جواب کا انتظار کرنے لگے....

سب لوگ حیا کے جواب کے منتظر تھے.... پر وہ تو جیسے خاموش بت بنی بیٹھی تھی....

حیا جواب دو بیٹا!! عائشہ شاہ نے اسے مخاطب کیا.... پر اس وقت نہ تو وہ کچھ سن رہی تھی اور نہ ہی کچھ سمجھ رہی تھی....

(یار کیا بیوی بننے کے بعد بھی ایسے ہی نکھرے دکھایا کروگی؟.....)

جی ہاں!! اور آپ کو میرا ایک ایک نکھرا خوشی سے اٹھانا ہوگا.... حیا نے نروٹھے پن سے جواب دیا تو اشعر کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ در آئی....)

اشعر کے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ کسی فلم کی طرح حیا کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا..... کانوں میں اسکی آوازیں گونج رہی تھیں....

حیا بنت زمان شاہ آپکا نکاح ارمان ولد کامران آفریدی سے بہ ایوض ایک لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے طے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے غ
مولوی صاحب نے ایک بار پھر سے کلمات دہرائے...

پر اس بار بھی حیا کی طرف سے جواب ناپا کر مولوی صاحب سمیت سب لوگ ہی پریشان ہو گئے.....

حیا جواب دیں چپ کیوں ہیں!! ارمان نے ہولے سے اسکے کان میں سرگوشی کی....
تو اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہ نکلے.... آخر کار جب خود سے لڑتے لڑتے تھک گئی تو ہار مان لی....

نہیں!!! حیا نے جیسے ہی جواب دیا سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں.... جبکہ شاہ زین نے دل ہی دل خدا کا شکر ادا کیا....

حیا نے گھنگٹ اٹھا کر پیچھے کیا.... اور نظر اٹھا کر عائشہ شاہ کی طرف دیکھا....
تائی جان میں یہ شادی نہیں کر سکتی.... وہ دبی دبی سسکیوں سے روتی ہوئی کہتے ساتھ ہی وہاں سے بھاگ کر اپنے روم کی طرف چلی گئی....
جبکہ ارمان بے یقینی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا....

آہستہ آہستہ کر کے سارے مہمان وہاں سے جا چکے تھے.... اب بس ارمان اور اس کی فیملی ہی بچے تھے....

ارمان آنکھوں میں وحشت لیے غصے سے ٹیبل کو گھور رہا تھا.... جبکہ شہناز بیگم جھٹکے سے صوفے سے اٹھیں تھیں....

یہ کیا تماشہ لگایا ہے آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ!! جب لڑکی راضی ہی نہیں تھی تو یہ سب ڈرامہ رچانے کی کیا ضرورت تھی غ غ شہناز بیگم برہم ہوئیں....

بھابھی!! ہمیں معاف کر دیں.... حیاتو اس رشتے سے بھت خوش تھی.... پھر پتہ نہیں کیا ہو گیا اسے!!! علیناء شاہ نے انہیں سمجھانا چاہا پر وہ تو غصے سے پھٹ پڑیں....

ارے پوچھیں تو سہی اس سے.... کون سے ایسے سرخاب کے پر گئے تھے اس میں جو میرے بیٹے کو زچیکٹ کر دیا!!!! اوقات ہی کیا تھی اس کی.... ایک منگنی تو تڑوا چکی ہے... پھر بھی ہم جیسے عزت دار لوگوں نے اسکا ہاتھ مانگا.... یہ بھی نہیں پوچھا کہ ایسا کیا منہ کالا کیا تھا.... جو!!!!!!

بلکواس بند کریں اپنی!!!!!! شاہ زین غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا....

کیوں بند کریں بھئی!! ہماری عزت کو خاک میں ملا دیا.... اب بھی کچھ نہ کہیں!! شہناز بیگم نے جملے کئے لفظوں کے تیر برساتے ہوئے کھا تو شاہ زین کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی....

آئی میں آپکا لحاظ کر رہا ہوں تو صرف ڈیڈ کی وجہ سے.... یہ نہ ہو کہ میں آپکے بیٹے کو آج رات لاک اپ کی ہوا کھلا دوں اور آپکی بنی بنائی جھوٹی عزت سچ مچ خاک میں مل جائے.... شاہ زین نے دھمکی آمیز لہجے میں کھا تو شہناز بیگم کے چودہ طبق روشن ہو گئے....

کامران!! چلیں میھاں سے مجھے ان جیسے گرے ہوئے لوگوں کے منہ بھی نہیں لگنا.... مان تم بھی اٹھو!! شہناز بیگم نے بازو سے کھینچ کر ارمان کو صوفے سے اٹھایا.... تو ارمان گلے میں لٹکا ہار اتار کر زمین پر پٹکھتا ہوا باہر چلا گیا.... کامران صاحب اور امین بھی اس کے پیچھے چلے گئے.... شہناز بیگم جانے ہی لگیں تھیں کہ زہن میں ایک سوچ آتے ہی پھر سے رکیں..... بھائی صاحب بھتر ہو گا کہ اس لڑکی کی شادی اسکے سابقہ منگیترا سے کروادیں..... کیونکہ اسکے بعد تو اس لڑکی کو کوئی بھی بیاہنے نہیں آئے گا....

وہ کہتے ساتھ ہی شاہ زین پر ایک کسبلی نظر ڈالتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں.... جبکہ زیشان شاہ پریشانی سے صوفے پر ڈھے گئے....

حیا چونکہ شہناز بیگم کے کھے ہوئے الفاظ سن چکی تھی.... روتے روتے وہ کب سوئی اسے پتہ ہی نہ چلا....

نجانے کس احساس کے تحت اسکی آنکھ کھل گئی.... دل بہت گھبرا رہا تھا.... اس لیے بیڈ سے دو بیٹہ اٹھاتی ہوئی روم سے باہر چلی آئی.... رات کافی ہو چکی تھی.... سب لوگ اپنے اپنے رومس میں سو رہے تھے....

آج اسے اشعر کی شدت سے یاد آرہی تھی.... بے اختیار ہی سیڑھیاں چڑھتی گئی اور اشعر کے روم کی طرف آگئی.... دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو یوں لگا جیسے اشعر آج بھی میھاں موجود ہو....

محبت بھی کتنی عجیب چیز ہے.... ایک دفعہ ہو جائے تو وقت گزرنے کے بعد بھی احساس نہیں بدلتا... دور جا کر بھی دوریاں نہیں بڑھتیں.... بلکہ یہ دوریاں تو نزدیکیوں میں ڈھل جاتی ہیں.... آپ کا محبوب ہر لمحہ آپ کے پاس ہوتا ہے.... اور یہ قربت بھت تکلیف دہ ہوتی ہے....

حیا کو لگتا تھا وہ پاگل ہو رہی ہے.... اشعر کے دور چلے جانے کے بعد اسکی دیوانگی اور بھی بڑھتی جا رہی تھی.... اشعر کا مسکراتا چہرہ ہر وقت اسکی آنکھوں کے سامنے رہنے لگا تھا...

ایک سال گزر چکا تھا.... اشعر کو میھاں سے گئے ہوئے.... لیکن آج بھی ہر چیز ویسی کی ویسی ہی تھی جیسی اشعر کی موجودگی پر ہوا کرتی تھی....

حیا ہر چیز کو اٹھا اٹھا کر دیکھ رہی تھی..... اشعر کا اس کمرے میں ہونا محسوس کر رہی تھی.... اشعر کی فائس جو ٹیبل پر آج بھی ویلے ہی پڑی تھی.... ہر چیز کو حسرت سے چھو کر دیکھ رہی تھی....

بے ساختہ ہی اسکی نظر الماری پر پڑی تھی.... وہ چلتی ہوئی الماری کی طرف آئی.... کھول کر دیکھا تو ہینگز میں اسکی دو شرٹس جسکے ساتھ ہی اشعر کی شیروانی جو کہ اس نے اپنی شادی کیلئے خریدی تھی....

حیا نے اس شیروانی کو نکال کر حسرت سے دیکھا.... آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری ہو گئی....

شیروانی کو سائیڈ پر رکھ کر اب اسکی شرٹ نکالی.... جس میں سے آج بھی اشعر کی محسوس خوشبو آرہی تھی.... کچھ دیر یوں ہی اس شرٹ کو دیکھتے رہنے کے بعد شیروانی اور شرٹ کو واپس الماری میں رکھا....

الماری بند کرنے ہی لگی تھی کہ اچانک اسکی نظر سامنے فولڈ کیے ہوئے صفحے پر پڑی....
حیا نے وہ صفحہ اٹھا کر نظروں کے سامنے کیا جس کے باہر "تمہارا اشعر" لکھا ہوا تھا.....
حیا "کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا...."

مجھ پر اعتبار نہ کر کے آج تم نے تو مجھے میری ہی نظروں میں گرا کے رکھ دیا....
جن آنکھوں میں میں نے ہمیشہ اپنے لیے محبت دیکھی تھی.... آج ان آنکھوں میں میرے لیے اس
قدر نفرت کیوں ہے غم کیا بھی محبت تھی تمہاری غم

میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا حیا!! جسکی تم مجھے اتنی بڑی سزا دے رہی ہو.... میرے ساتھ
سازش کی گئی تھی... تمہیں مجھ سے جدا کرنے کیلئے یہ سب ڈرامہ رچایا گیا.... میں اس رات آفس
میں ہی تھا.... تھکاوٹ کی وجہ سے میٹنگ کے دوران پانچ کپ کافی کے پی چکا تھا.... جسکے بعد
مجھے چکر آنا شروع ہو گئے.... اس کافی میں نشہ ملایا گیا تھا حیا"

اور جانتی ہو یہ سب کس نے کیا غم
حیا لرزتے ہاتھوں سے اس خط کو پڑھ رہی تھی... آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری ہو گئی
تھی.... مزید پڑھنے کی اب ہمت نہیں ہو رہی تھی....

تم نے مجھ سے پوچھا تھا نہ کہ نتاشہ کون ہے غم
کاش!! میں نے اس وقت تمہیں سب کچھ بتا دیا ہوتا تو آج یہ سب کچھ نہ ہو رہا ہوتا....
یہ دو سال پھلے کی بات تھی جب نتاشہ کینیڈا میں میرے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی تھی....

(یہ کیا کر رہی ہیں آپ میاں خنہ اشعر اس لڑکی کو غصے سے گھورتے ہوئے بولا....
جو گھانس پر بیٹھی سگریٹ کے گھرے کش لے رہی تھی.... وہ ایک دم چونکی....
مڑ کر پیچھے دیکھا تو بلیک شرٹ پر براؤن لیڈر جیکٹ پہنے وہ ڈیسنٹ سا لڑکا اسے غصے سے گھور رہا
تھا....

لگے ہی مجھے وہ اٹھی.... اور اشعر کے روبرو آکھڑی ہوئی....
سموک کر رہی ہوں! نظر نہیں آ رہا وہ انتہائی ڈھٹائی سے گویا ہوئی....
شرم نہیں آتی ایک لڑکی ہو کر ایسی حرکتیں کرتے ہوئے خنہ اشعر نے غصے سے پوچھا....
نہیں تو بالکل بھی نہیں!! نتاشہ نے کندھے اچکاتے جواب دیا....
انتہائی ڈھٹ اور بد تمیز ہیں آپ!! میں ہیڈ آفس میں آپکی کمپلین کرونگا.... نام بتائیں زرا اپنا خنہ
اشعر نے جیسے ہی نام پوچھا.... نتاشہ کو تو جیسے ہنسی کا دورہ پڑ گیا....
ہیلو خنہ اشعر نے چٹکی بجا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا تو اسکی ہنسی کو بریک لگا....
تو آپ میرا نام پوچھنے کیلئے یہ سب ڈرامہ کر رہے تھے واؤ!!!! امیزنگ!! بٹ مسٹر واٹ ایور!! سو
سوری.... نتاشہ کو امپریس کرنا اتنا آسان نہیں ہے.... نتاشہ نے فخریہ انداز میں کہتے ہوئے ایک ادا
سے اپنے بال جھٹکے....

ایکسیوزمی!!!! سمجھتی کیا ہیں آپ خود کو.... پڑھائی کے نام پر جو اپنے ماں باپ کا نام روشن کر
رہی ہیں نا میاں بیٹھ کر... اسی کے لیے میں نے آپ سے آپکا نام پوچھا ہے.... تاکہ ہیڈ آفس میں
جا کر آپکی کمپلین کر سکوں.... اشعر نے کڑھ کر جواب دیا.... بد لحاظ اور مغرور سی یہ لڑکی اسے ایک

آنکھ نہ بھائی تھی....

ارے آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں پیرنٹس میرے ہیں! آپ کو انکی فکر کرنے کی کوئی ضرورت
نہیں ہے!! جسٹ چل یارر!!

بائی داوے میرا نام نتاشہ ملک ہے!! خوش!! اب جائیں یہاں سے.... نتاشہ نے ہاتھ جھلا کر
اسے جانے کا اشارہ دیا... تو اشعر غصے سے مسٹھیاں بھینچتا ہوا ایک کسلی نظر اس پر ڈالتا ہوا وہاں
سے چلا گیا.....

کون تھا یہ ہیروغخ نتاشہ کی ایک دوست جو دور کھڑی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی.... اشعر کے جاتے
ہی بھاگ کر نتاشہ کے پاس آئی.....

کوئی ڈفر تھا!! نام پوچھنے کے بھانے آیا تھا.... میں نے تو سنا دیں.... نتاشہ نے پرسکون انداز میں
کھا اور واپس گھانس پر آکر بیٹھ گئی....

یارر!! کتنا بینڈ سم تھا.... مجھ سے ہی پوچھ لیتا میں تو خوشی خوشی بتا دیتی.... مائرہ نے ٹھنڈی آہ
بھرتے کھا.... اور نتاشہ کے ساتھ آکر بیٹھ گئی....

ہاں یار ہے تو واقعی بھت بینڈ سم!! پر اتنی جلدی بھی کیا ہے پھلے چیک تو کریں یہ بندہ نتاشہ ملک
کے لائق ہے بھی یا نہیں!! پھر ہی کچھ سوچا جا سکتا ہے.... نتاشہ نے دور کھڑے اشعر کی جانب
دیکھتے ہوئے مغرورانہ انداز میں کھا جو ہاتھ میں بکس پکڑے کلاس کی طرف جا رہا تھا....
ہم چیک کرلو.... اگر تمہارے لائق نہ ہوا تو مجھے بتا دینا میں پٹا لونگی! مائرہ نے آنکھ دباتے ہوئے

ہنس کر کھا... تو نتاشہ بھی ہنس پڑی.... اور پینٹ سے ایک اور سیگریٹ نکال کر ماڑہ کی طرف بڑھا دیا۔ اور اب دونوں بیٹھیں سیگریٹ کے گھرے کش لینے لگیں.....

کافی دن گزر گئے..... نتاشہ اشعر کی شخصیت سے کافی متاثر رہنے لگی تھی.... اب ہر وقت اسکی نظریں اشعر کے ارد گرد ہی گھومتی رہتیں.... نہ تو اشعر کسی سے زیادہ بات کرتا نہ ہی پوری یونیورسٹی میں اس جیسا دوسرا کوئی اور تھا.... اشعر ہر ایک سے مختلف تھا۔ سنجیدہ و اکھڑ مزاج اور کم گو.... لڑکیوں سے اسکی صرف کام کی حد تک بات چیت تھی... اور بھی بات نتاشہ کے دل کو لگی تھی.....

نشہ وہ دیکھو وہاں!! ماڑہ نے نتاشہ کو بازو سے جھنجھوڑتے ہوئے کیفیٹییریا کی طرف اشارہ کیا جہاں اشعر ہاتھ میں گٹار پکڑے گانے کا آغاز کر رہا تھا.... آج یونی کالاسٹ ڈے تھا.... سب لوگوں کے بے حد اسرار پر اشعر گانا گنگنانے کیلئے راضی ہوا تھا....

واؤ یہ سنگر بھی ہے کیا غنتاشہ نے بے یقینی سے پوچھا....
ہوسکتا ہے.... آؤ نا چل کر دیکھیں!! ماڑہ اسے اپنے ساتھ لے کیفیٹییریا کی طرف بڑھ گئی....
اشعر نے پھلے گٹار سے تھوڑا سا میوزک بجایا.....

جسے زندگی ڈھونڈ رہی تھی
کیا یہ وہ مقام میرا ہے.....

ابھی اس نے سانگ کا آغاز کیا ہی تھا....کہ پوری کیفیٹی ریا تالیوں اور سیٹیوں سے گونج
اٹھی....سب لوگ ہوٹنگ کر رہے تھے....

اشعر نے گھری مسکراہٹ دی اور ہاتھ کا اشارہ دیا تو سب لوگ خاموش ہو گئے.....

یہاں چین سے بس رک جاؤں

کیوں دل یہ مجھے کھتا ہے

جزبات نئے سے لے ہیں

جانے کیا اصر یہ ہوا ہے

اک آس ملی پھر مجھکو

جو قبول کسی نے کیا ہے

کسی شاعر کی غزل

جو دے روح کو سکوں کے پل

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے

جیسے بنجارے کو گھر!!!

جیسے کوئی کنارہ دیتا ہو سھارا

مجھے وہ ملا کسی موڑ پر

کوئی رات کا تارہ کرتا ہو اجالا

ویلے ہی روزشن کرے وہ شہر

درد میرے وہ بھلا ہی گیا

کچھ ایسا اصر ہوا

جینا مجھے پھر سے سکھا رہا ااا

جیسے بارش کر دے تر

یا مرحم درد پر

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے

جیسے بنجارے کو گھر....

اشعر کی آواز نے جو ایک سرور سا پوری کینٹین میں طاری کر دیا تھا... اسے تالیبیوں اور سیٹیوں کی آواز نے توڑا تھا.... پوری کینٹین تالیوں سے گونج اٹھی تھی... جہاں سب اسٹوڈنٹس نے دل و جان سے اشعر کی تعریف کی تھی... وہیں نتاشہ کا دل اشعر کیلئے دھڑکا تھا.... اشعر گانا ختم کر کے سینے پر ہاتھ رکھے سر کو ہلکا سا خم دیتا مسکرا کر ان سب کا شکریہ ادا کرنے لگا....

واہ نشی دیکھا تم نے!! اس ہیرو کی آواز تو کمال کی ہے یارر.... ماثرہ نے نتاشہ کو مخاطب کرتے کھا جو ابھی تک اس کے سرور میں کھوئی ہوئی تھی...

او ہیلو!! میں تم سے بات کر رہی ہوں میڈم!! ماثرہ نے نتاشہ کے سامنے ہاتھ لہرایا.... پر وہ ہنوز اسی کیفیت میں بیٹھی یک ٹک اشعر کو دیکھ رہی تھی....

ماثرہ! آئی ایم ان لو!! نتاشہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کھا تو ماثرہ نے چونک کر اسکی طرف دیکھا....

واٹ!! نشی! آریو سیریس خ خ مائرہ نے حیرانگی سے پوچھا.....

یس!! جانی آئی ایم ہنڈیڈ پرسنٹ سیریس!! نتاشہ نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا.....

تو بیٹھی کیوں ہو یا رجاؤ نہ پروپوز کر دو اسے.... ویلے بھی آج لاسٹ ڈے ہے.... اسکے بعد پتہ نہیں

یہ ملتا بھی ہے کہ نہیں.... ہمیں تو اسکے بارے میں کچھ پتہ بھی نہیں ہے.... مائرہ نے جلدی

اسے اٹھانا چاہا تو نتاشہ ہنس پڑی....

ارے بیوقوف سمجھ رکھا ہے کیا خ میرا نام نتاشہ حسان ملک ہے.... میں نے پچھلے دن سے ہی سب

کچھ معلوم کروا لیا تھا اسکے بارے میں.... یہ کینیڈا میں ہی رہتا ہے اپنی فیملی کے ساتھ.... کافی

اچھی فیملی سے بیلونگ کرتا ہے....

اور اب میں اسے پروپوز کرنے جا رہی ہوں.... اشعر کو کلاس کی طرف جاتا دیکھ کر وہ فورن اپنی جگہ

سے اٹھی... اور اسکے پیچھے چلی گئی....

اشعر چیئر سے اپنا بیگ اٹھا کر اس میں بکس ڈال رہا تھا جب نتاشہ کلاس میں داخل ہوئی....

نتاشہ نے پچھلے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو کلاس بالکل خالی تھی.... وہ فورن چلتی ہوئی اشعر کی طرف

آئی....

ایکسیوزمی!! نتاشہ نے اشعر کو اپنی طرف متوجہ کیا....

یس خ اشعر نے نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا....

مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے... نتاشہ نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے کہا.... کھنے کو تو وہ انتہائی

بولڈ لڑکی تھی.... پر نجانے اشعر کی آنکھوں میں ایسا کیا دبدبہ تھا.... کہ ہر کوئی اس سے بات کرنے سے پھلے دس دفعہ سوچتا....

کھیں! اشعر بے زاریت سے بولا.... تو نتاشہ ڈھیروں ہمت جمع کر کے اسکے گلے جا لگی....
آئی ایم ان لوو دیو اشعر!! آپ مجھے بھت اچھے لگتے ہیں.... میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں.... نتاشہ بے اختیار بولے جا رہی تھی.... جبکہ اشعر نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا....
یہ کیا جھالت ہے!!! آپ ہوش میں تو ہیں!! اشعر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا....
میں اپنے پورے ہوش و حواس میں آپ سے یہ کھ رہی ہوں.... اور یہ جھالت انھیں میری محبت ہے!! نتاشہ نے اسکے قریب آتے کہا.... تو اشعر نے رکھ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا....
تو یہ ہے میرا جواب!! اشعر غصے سے چیختا ہوا بیگ اٹھا کر تیز تیز قدم چلتا ہوا کلاس سے باہر چلا گیا.... جبکہ نتاشہ گال پر ہاتھ رکھے ساخت کھڑی رہ گئی).....
اس دن لیشفا سے اس تصویر کے بارے میں پوچھا تو مجھے پتہ چلا کہ جس لڑکی کی محبت میں میں گرفتار ہو چکا ہوں وہ کوئی اور انھیں بلکہ تم ہی تھی.... اسی دن مجھے نتاشہ نے پرپوز کیا....
اور میں نے صاف صاف لفظوں میں اسکا پروپوزل رتجیکٹ کر دیا.... پر شاید میں اسکی ضد بن چکا تھا.... دو سال بعد بھی جب وہ مجھے آفس میں ملی بالکل بھی انھیں بدلی تھی.... ٹائم بہ ٹائم بلاوجہ مجھے اپنے آفس بلاتی.... میں تنگ آچکا تھا ان سب سے.... اس دن جب میں نے ریزائن کرنا چاہا.... تو اس نے کہا کہ وہ آج کے بعد کبھی میری زندگی میں مداخلت انھیں کریگی.... تو میں

خاموش ہو گیا.....

پر میں یہ نہیں جانتا تھا.... وہ اندر ہی اندر مجھے پھر سے حاصل کرنے کے منصوبے بنا رہی تھی....
میں نے تمہیں پھلے یہ سب اس لیے نہیں بتایا تھا... کیونکہ میری زندگی میں نتاشہ کی کوئی حیثیت
ہی نہیں تھی.... میری زندگی میں صرف تم تھی حیا صرف تم!!!!

اگر آج یہ سب تمہیں بتا رہا ہوں تو صرف اس لیے کہ میرے جانے کے بعد تمہارے دل میں
میرے لیے جو نفرت بھر چکی ہے.... وہ ختم ہو جائے.... میں سب کچھ برداشت کر سکتا تھا حیا!!
پر تمہارے ہلکے لفظ تمہاری آنکھوں میں جو نفرت آج میں نے دیکھی.... یہ مجھے اندر ہی اندر جلا رہی
ہے.... ماما کے مارے گئے تمپڑ کا درد میرے پورے وجود کو کھوکھلا کر گیا ہے.... میری زندگی کے
دو اہم لوگ جنہیں میں نے دل و جان سے چاہا تھا.... جنکو میں جینے کی وجہ سمجھتا رہا.... آج ان
دونوں نے مل کر مجھے میری ہی نظروں میں گرادیا....

ماما میری جان تمہیں تو تم میری روح! مگر افسوس!! دونوں نے مجھے آج جیتے جی مار ڈالا....
آخر میں بس یہی کھونگا... آج میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میھاں سے جا رہا ہوں.... اگر اب بھی میں
تمہیں گھٹیا غلیظ اور بد فعل لگتا ہوں تو بے شک مجھے کبھی معاف مت کرنا.... میرے لیے خدا سے
دعا کرنا مجھے کبھی سکون نصیب نہ ہو....

اور اگر میری باتوں پہ یقین آجائے تو خود کو معاف کر دینا!! کیونکہ میں تمہیں معاف کر چکا
ہوں.... اور میری خدا سے ہر پل اب بھی دعا ہے.... کہ تم زندگی بھر خوش رہو.... خدا تمہارے

Classic Urdu Material

نصیب میں مجھ سے بھی زیادہ چاہنے والا شخص لکھے.... جسکے لیے تمہاری خوشیاں عزیز

ہوں.... آمین!!!

پر ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا.....

!!I love my doll so much

...ever remember one thing &

...That ur Asher can die for uh

...But he can't even think about to break ur heart...ur trust

...You couldn't trust me on yet

...But one day you will

....Ur in my heart

...no one can take ur place &

یہ جدائی تمہارا ہی انتخاب تھا.....

الوداع مائی ڈال...

"تمہارا شعر"

ترک تعلقات پہ رویا نہ تو نہ میں
لیکن یہ کیا کہ چین سے سویا نہ تو نہ میں
وہ ہمسفر تھا مگر اس سے ہمنوائی نہ تھی
کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

عداوتیں تمہیں تغافل تمہارا نجشیں تمہیں مگر

بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا بے وفائی نہ تھی
اشعر!!! حیا سے اب اپنے پیروں پر کھڑا رہنا بھی مشکل ہو رہا تھا..... کانپتے ہاتھوں سے اس نے
خط کو سینے سے لگایا....
مجھے معاف کر دیں اشعر!! میں نے آپ کے ساتھ بہت برا سلوک کیا.... حیا بے اختیار ہی زور زور
سے رونا شروع ہو چکی تھی.....
کہ اچانک ہی سر میں اٹھتی شدید درد سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا....
آہ!! حیا نے درد کی شدت سے سر پکڑ لیا....
پر لگے ہی مٹے وہ زمین پر گر کر بیجوش ہو چکی تھی.....

حیدر کیا ہوا.... حیا.... حیا کو کیا ہے غم بول کیوں نہیں رہے!! کیا ہوا ہے غم عائشہ شاہ حواس
باختہ سی اس سے پوچھ رہیں تمہیں.... جو ابھی ابھی ڈاکٹر سے مل کر آیا تھا....

حیدر بتائیں نا کچھ بول کیوں نہیں رہے آپ!!!!!! یشفا نے آنکھوں میں آنسو لیے اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا.....

برین ٹیومر! حیا کو برین ٹیومر ہے ماما!! حیدر نے ماں کے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا..... جبکہ یشفا پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی.....

یہ تم کیا کھ رہے ہو بیٹا غ غ غ عائشہ شاہ غم سے نڈھال ہوتے بولیں....

میں سچ کھ رہا ہوں ماما!! حیا کو برین ٹیومر ہے.... اور!!!!!! حیدر سے آگے کچھ بولا ہی نہ گیا.....

اور کیا حیدر!!!!!! یشفا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا.....

اور ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ حیا کافی عرصے سے سلیپنگ پوز کھاتی رہی ہے.... جسکی وجہ سے اسکی

کنڈیشن مزید بگڑ چکی ہے.... صرف 10% چانس ہیں حیا کے بچنے کے!!!

کیا!!!!!! حیدر نے ابھی بات مکمل بھی نہیں کی تھی.... کہ عائشہ شاہ کا صدمے سے بی پی ہائی

ہو گیا.... اور وہ کرسی پر بیٹھتی چلیں گئیں.....

ماما.... ماما کیا ہوا آپ کو!! حیدر پانی لائیں جلدی ماما کے لیے.... یشفا نے روتے ہوئے عائشہ شاہ کو

سینے سے لگایا اور زار و قطار رونے لگی....

پل پل بگڑتی حالت کی وجہ سے حیا کو ایمر جنسی روم میں رکھا گیا تھا.....

آج پورے تین دن بعد وہ ہوش میں آئی تھی....

بس آپ! اور نہیں پینا! حیا نے بے دلی سے باؤل کو پیچھے کیا....

کیوں نہیں پینا پورا ختم کرنا ہے اسے ابھی کے ابھی.... یشفا نے اسے چمچ سے سوپ پلاتے ہوئے

تنبہی لہجے میں کھا.... تو مجبورن اسے پورا سوپ ختم کرنا پڑا....

چلو اب تم لیٹ جاؤ میں ڈاکٹر سے مل کر آتی ہوں....یشفا نے اسے لٹا کر اس پر چادر اوڑھائی اور خود باہر چلی گئی....

یشفا کے جانے سے کچھ دیر بعد ہی شاہ زین وہاں چلا آیا تھا.....وہ دروازہ کھولتا ہوا اندر داخل ہوا تو حیا کو نیم دراز پایا.....وہ اسے بے آرام نہ کرنے کی غرض سے واپس جانے لگا تو حیا نے اسے آواز دے کر روکا.....

شاہ زین!!

شاہ زین اسکی آواز پر پیچھے مڑا اور چلتا ہوا اسکے پاس آگیا.....حیا بھی اٹھ کر بیٹھ چکی تھی....

اشعر کا کچھ پتہ چلاخ وہ نم آنکھوں میں امید لیے اس سے پوچھ رہی تھی.....پر شاہ زین نے بے بسی سے سر جھکا لیا.....

حیا میں نے بہت کوشش کی پر اسکا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ لیکن پلیز تم پریشان مت ہو اللہ پر بھروسہ رکھو....

وہ انھیں آئیں گے شیزی!! وہ اب کبھی انھیں آئیں گے.....میں نے کھو دیا ہے اشعر کو.... ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے.... میں انھیں دیکھے بنا ہی مر جاؤنگی....وہ روتے روتے شاہ زین سے دیوانہ وار بولتی جا رہی تھی۔

شاہ زین سے اسکی یہ حالت انھیں دیکھی جا رہی تھی۔ اس نے کبھی سوچا بھی انھیں تھا وہ ہستی مسکراتی حیا آج کس طرح اس شخص کے لیے اپنی سانسوں سے لڑ رہی ہے۔ دن بدن ٹوٹ رہی

ہے۔ کتنی کمزور ہو گئی تھی وہ اس بیماری نے اسے مکمل جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا!!
صحیح کھاتا کسی نے

یہ عشق وہ روگ ہے، جو اچھے اچھوں کو قبر میں لے جاتا ہے....
حیا پلیر اللہ بھتر کرنے والا ہے اب آرام کرو.... بھت رات ہو گئی میں بھی چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا.
وہ روم سے باہر آیا تو سامنے یشفا کھڑی تھی...
آپی میں حیا کو دیکھنے آیا تھا.....

شاہ زین پلیر اسے کسی بھی حال میں ڈھونڈ کے لے آؤ پلیر ز... شاہ زین کی بات مکمل ہونے سے
پھلے ہی یشفا پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی.....

آپی حوصلہ کریں!
میں پوری کوشش کر رہا ہوں اسے ڈھونڈنے کی..... پر وہ کھاں گیا کسی کو کچھ پتہ نہیں..... آپ
بس دعا کریں!!

مما کا فون آیا تھا... عزا بھی کب سے روئے جا رہی ہے... ابھی میں چلتا ہوں.... پھر آؤنگا انشا
اللہ..... شاہ زین یشفا کو تسلی دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا... جبکہ یشفا آنسو صاف کرتی ہوئی خود کو نارمل
کرتی حیا کے روم کی طرف بڑھ گئی.....

میرے اللہ بس ایک دفع!! صرف ایک دفع مجھے ان سے ملا دے.... صرف اتنی محلت دے دے کہ
میں اشعر سے معافی مانگ سکوں.... میں نے انکے ساتھ بھت غلط کیا.... میں اپنے کیے پر بھت
شرمندہ ہوں مالک.... حیا مسلسل روئے جا رہی تھی.... اس کے پاس اب فقط ندامت کے آنسو اور

پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہ بچا تھا!!

روتے روتے اسکی حالت پھر سے بگڑنے لگی....یشفا روم میں آئی تو حیا کی سانس اکھڑ رہی تھی....
حیا!!! کیا ہوا تمہیں غ غ غ وہ صدمے سے چیختی ہوئی حیا کے پاس آئی....حیا کی آنکھوں سے بے
ساختہ آنسو بھے جا رہے تھے....سانس لینے میں شدید دشواری ہو رہی تھی...جسکی وجہ سے وہ ہاتھ
پاؤں مار کر اپنی ڈپ اتلانے کی کوشش کر رہی تھی....

حیا....حیا میری جان....تم آنکھیں بند مت کرنا....پلیزز تم آنکھیں بند مت کرنا میں ابھی ڈاکٹر کو بلا
کے لا رہی ہوں....یشفا خود بھی رو پڑی تھی....وہ اسے سمجھاتی ہوئی ڈاکٹر کو بلانے کیلئے فورن باہر
کی جانب بھاگی....

جبکہ حیا کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہوتا محسوس ہو رہا تھا.....

حیا!!!!!! جھٹکے سے اسکی آنکھ کھلی تھی....پسینے سے اسکا وجود تر ہو چکا تھا....آنکھوں میں
وحشت سی تھی....حلق پیاس کی وجہ سے شدید خشک ہو رہا تھا...گویا کانٹے آگ آئے ہوں....گھری
سانس لیکر اس نے آس پاس دیکھا....شکر! خواب تھا....

اشعر! کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا غ زوایار بھاگتا ہوا اسکے روم میں آیا....
زار!! حیا....حیا مجھے بلا رہی ہے....مجھے اسکے پاس جانا ہے....وہ کسی بھت بڑی مصیبت میں
ہے زار!! اشعر بے اختیار بولتا جا رہا تھا....وہ ابھی تک اس خواب کو لے کر جھنجھٹایا ہوا تھا....

اچھا اچھا کالم ڈاؤن!!!! پریشان مت ہو....تو نے کوئی برا خواب دیکھ لیا ہوگا....جسٹ ریلیکس یہ

لے پانی پی!! زایار نے پانی کا گلاس بھر کر اسکی طرف بڑھایا....

اشعر نے گلاس تھام کر ایک ہی سانس میں سارا پانی پی لیا..... اور خالی گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا....

کھاں خن زایار نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا.....

یہ لے! ٹریول ایجنٹ کو فون لگا جلدی! مجھے ابھی کے ابھی پاکستان جانا ہے..... اشعر نے اسکی

طرف فون اچھالا.... اور خود الماری میں سے بیگ نکال کر کپڑے ڈالنے لگا.....

یار اتنی اچانک! کیا ہو گیا ہے تجھے!! وہ صرف ایک خواب تھا.... صبح چلے جانا نا.... وہ اشعر کو

سمجھاتے ہوئے بولا..... پر اشعر اپنی پیکنگ کرنے میں محو رہا....

ٹھیک ہے! اشعر کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر آخر کار زایار نے ٹریول ایجنٹ کو کال ملا دی.....

محبت بھی کیا عجیب چیز ہے.... ایک دفعہ اگر ہو جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ بھی احساس

نہیں بدلتا.... دور جا کر بھی دوریاں نہیں بڑھتیں.... بلکہ یہ دوریاں تو نزدیکیوں میں ڈھل جاتی

ہیں.... آپ کا محبوب ہر پل ہر لمحہ آپ کے ساتھ ہوتا ہے.... اور یہ قربت سب سے زیادہ تکلیف دہ

ہوتی ہے.....

آج دو سال بعد اس نے اپنی سرزمین پر قدم رکھا تھا.... جہاں سے نکلتے ہوئے اس نے سوچا

تھا... کہ وہ میھاں کبھی پلٹ کر نہیں آئے گا.... مگر دو ہی سالوں میں وہ پھر سے لوٹ آیا.... اسی

شہر بداماں میں.... جہاں اسکا وجود زخمی زخمی ہوا تھا.... روح میں گھرے زخم گے تھے....

اسی زمین میں جہاں وہ نامہربان رہتا تھا.... جس نے اسکے وجود سے جان کھینچ لی تھی.... اسکی زندگی کی ساری خوشیاں چھین لیں تھیں.... اور اب اگر وہ پلٹا تھا تو اسی نامہربان کی خاطر.... پھلے جب وہ میھاں آیا تھا.... تو دل میں بھت سے جزبات اور امیدیں وابستہ تھیں.... مگر آج تو دل کا موسم ہی اجڑا ہوا تھا.... دل میں ابھی بھی ایک خوف سا طاری تھا... کھیں وہ دشمن جاں آج پھر اسکا دل کڑچی کڑچی نہ کر دے.... اس حویلی کے مکین کھیں پھر سے اسکے روح کو زخمی زخمی نہ کر دیں.....

پر ڈھیروں ہمت جمع کر کے اس نے خود کو مضبوط کیا.... اور بیگ گھسیٹتا ہوا حویلی کے سامنے آکھڑا ہوا....

سامنے نظر آنے والی حویلی آج بھی اسی شان و شوکت سے کھڑی تھی.... گیٹ پر دستک دیتے ہوئے اسے سدہ خان کا خیال آ رہا تھا.... اسے یوں اپنے سامنے دیکھ کر نجانے انکا کیا رد عمل ہو.... وہ کچھ بھی اندازہ نہیں کر پا رہا تھا.... جی صاحب کس سے ملنا ہے غ غ ایک نوجوان لڑکا سامنے آیا.... پوچھنے کے ساتھ ساتھ سر سے لے کر پاؤں تک اشعر کا جائزہ لینے لگا....

اشعر نے اپنا بیگ زمین پر رکھا.... اور گہرا سانس لیا.... مجھے زیشان شاہ صاحب سے ملنا ہے.... جی! مگر وہ تو اس وقت گھر پر نہیں ہیں.... لڑکے نے اطلاع دی....

ارے اشعر بابا آپ!!! گیٹ سے ایک بوڑھا آدمی باہر آیا تو اشعر کو سامنے دیکھ کر خوشی سے کھل اٹھا....

کیسے ہیں خان چاچا!! اشعر نے انھیں گلے سے لگا لیا.....
میں ٹھیک ہوں بیٹا آپ کہاں چلے گئے تھے.... خان چاچا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے.... اشعر انکی
بہت عزت کرتا تھا.... اسی لیے خان چاچا کے بعد قریب تھا.....
بس خان چاچا حالات نے جانے پر مجبور کر دیا تھا... آپ تو جانتے ہیں نا سب!! اشعر نے افسردہ
ہوتے جواب دیا.....

بیٹا حالات اس سے بھی زیادہ بدتر ہو چکے ہیں..... خان چاچا نے بھیگے لہجے میں کہا...
کیا مطلب غم اشعر نے چونکتے ہوئے پوچھا.....
تم پھلے اندر آؤ بیٹا!! تھک گئے ہو گے....
خالد!! صاحب کا سامان اندر لے آؤ.... خان چاچا اس لڑکے کو کہتے ساتھ ہی اشعر کو ساتھ لیے اندر
کی جانب بڑھ گئے.....

خان چاچا سب لوگ کہاں ہیں غم کوئی نظر کیوں نہیں آ رہا! اشعر کے دل کو بے چینی ہونے
لگی.... حویلی میں صرف نوکر موجود تھے.... گھر کا کوئی بھی فرد اسے نظر نہ آیا.... تو پریشان ہو گیا....
بیٹا سب لوگ اسپتال میں ہیں!!! خان چاچا نے جواب دیا تو حیرت انگیزی سے اشعر کی آنکھیں
کھل گئیں.....

کیا!! اسپتال مگر کیوں غم اشعر ایک دم صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا....
بیٹا حیا بیٹی!! خان چاچا سے مزید کچھ بولا نہ گیا.... مگر حیا کا نام سن کر اشعر کے پیروں تلے زمین
نکل گئی.....

کون سے اسپتال میں غ غ اشعر نے صدمے سے چیختے ہوئے کھا.....
تو خان چاچا نے اسے اسپتال کے بارے میں بتادیا..... اشعر بغیر کچھ کھکے سنے فوراً سے پھلے پورچ
کی طرف بھاگا.... اور گاڑی میں بیٹھ کر ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا گاڑی بھاگالے گیا.....

ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کیا کھ رہے ہیں غ عمر شاہ نے پریشانی سے پوچھا..... جبکہ زیشان شاہ تو بس
کرسی پر خاموش گم سم سے بیٹھے تھے.... کچھ بھی کھنے سننے کی ہمت اب نہیں بچی تھی....
دیکھیں یہ ضروری ہے! اسکے بغیر ہم اوپریشن اسٹارٹ نہیں کر سکتے....
براہ کرم آپ جلد از جلد اس پر دستخط کر دیں تاکہ ہم مریض کا اوپریشن کر سکیں.... انکی حالت مزید
بگڑتی جا رہی ہے.... یہ نہ ہو کہ دیر ہو جائے.... ڈاکٹر صاحب کہتے ساتھ ہی وہاں سے چلے گئے....
جبکہ یشفا اور عزا نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا....
بھائی صاحب دستخط کر دیں!! عمر شاہ نے زیشان شاہ کی طرف پیپر پڑھایا پر انھوں نے نفی میں سر
ہلاتے ہوئے بے بسی سے سر جھکا لیا....
حیدر تمہیں کرنا ہونگے دستخط بیٹا!! عمر شاہ نے اب حیدر کی طرف پیپر پڑھایا پر وہ منہ پھیر کر دیوار پر
بازو لٹکائے بے بسی سے رو پڑا....

بابا مجھے دیں! میں کر دیتا ہوں!! شاہ زین سے اب برداشت نہیں ہو رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر
پیپر لیا اور پوکٹ سے پین نکال کر جوں ہی دستخط کرنے لگا.... یشفا کی دل خراش چیخ پر وہ ایک دم
سیچھے مڑا.... سامنے دیکھا تو اشعر کھڑا تھا جسکے ساتھ لگی یشفا پھوٹ پھوٹ کر روئے جا رہی تھی....

اشعر اسے بچالو.... وہ مر جائیگی!!

اشعر کو دیکھ کر سب ہی حیرت زدہ تھے....

اشعر!! شاہ زین نے فوراً آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچ لیا.... اور بچوں کی طرح رو پڑا.... اشعر کی آنکھوں سے بھی آنسو بہ نکلے.....

کیا ہوا ہے حیا کو؟ اشعر نے شاہ زین کو مخاطب کرتے پوچھا....

تو شاہ زین نے اسی ساری داستان سنا ڈالی.... اور آخر میں اسکی طرف وہ پیپر بڑھایا جس پر صاف صاف لکھا تھا.... کہ اوپریشن کے دوران مریض کی جان بھی جاسکتی ہے.... جسکے لیے ڈاکٹر ہر گز ذمہ دار نہ ہوگا....

نہ چاہتے ہوئے بھی اشعر نے وہ پیپر تھام لیا تھا.... لرزتے ہاتھوں سے جس طرح وہ دستخط کر رہا تھا اشعر کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہو رہی تھی

حیا کو ابھی ابھی اوپریشن روم میں لے جایا گیا تھا.... سب لوگ روم کے باہر کھڑے حیا کی زندگی کے لیے دعائیں مانگ رہے تھے....

اشعر چیئر پر گم سم سا بیٹھا زمین کو گھور رہا تھا....

اشعر کچھ کھا لے یا.... شاہ زین نے اسکی طرف نوالہ بڑھاتے ہوئے کہا....

مجھے نہیں کھانا! اشعر نے اسکا بڑھایا ہوا ہاتھ پیچھے کر دیا....

بیٹا صبح سے بھوکے ہو کچھ تو کھا لو!.... عائشہ شاہ نے شاہ زین کے ہاتھ سے کھانا لیکر نوالہ بنا کر

اسکی طرف بڑھایا.... پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا....

بے ساختہ ہی اسے ماں کا خیال آیا تھا..... وہ حیا کو لیکر اس قدر پریشان تھا کہ اسے ماں کا خیال ہی نہ رہا.....

ممائی جان! ماما کھاں ہیں غنغ اشعر کے پوچھنے پر عائشہ شاہ ساکت رہ گئیں.....
سب نے چونک کر اشعر کی طرف دیکھا..... جبکہ ایشفا جسے سب نے مل کر بھت مشکلوں سے چپ کرایا تھا..... وہ پھر سے رو پڑی.....

آپ چپ کیوں ہیں ممائی جان بتائیں نہ ماما کھاں ہیں غنغ کینیڈا چلی گئی ہیں کیا غنغ اشعر نے پھر سے پوچھا پر عائشہ شاہ روتی ہوئیں دوڑے میں منہ چھپاتیں وہاں سے اٹھ کر چلیں گئیں.....
شازو کوئی کچھ بتا کیوں نہیں رہا ماما کھاں ہیں غنغ اشعر کا دل اب بری طرح گھبرا رہا تھا..... سدرہ خان کے زکر پر سب کا یہ رد عمل دیکھ کر اسکا دماغ ماؤف ہو رہا تھا.....
اشعر!! خالہ جان!! شاہ زین نے بے اختیار اسے گلے سے لگا لیا.....

ہاں! کھاں ہیں ماما بتانا غنغ اشعر نے اسے خود سے الگ کیا اور بے صبری سے پوچھنے لگا.....
خالہ جان اب اس دنیا میں نہیں رہیں اشعر!! شاہ زین نے جیسے ہی بتایا..... اشعر کی تو جیسے جان میں جان ہی نہ رہی.....

یہ کیا بلواس کر رہا ہے تو غنغ غنغ تو خوش میں تو ہے!!؟!!!!!! اشعر غصے سے چیخ پڑا.....
میں بھی سچ ہے اشعر!! شاہ زین نے اسے شانوں سے پکڑ کر سمجھایا.....
نن نہیں ماما..... ماما..... مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں.... تو... تو جھوٹ بول رہا ہے ناشازو!! بتا غنغ تو جھوٹ بول رہا ہے نا غنغ غنغ اشعر نے اسے گرمبان سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا..... تو شاہ

زین نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے سر جھکا لیا.....

لگے ہی مٹے اشعر کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی.... اس نے شاہ زین کا گریبان چھوڑ دیا.... اور زمین پر بیٹھتا چلا گیا.....

اما!!!!!! اشعر شدت غم سے چلاتے ہوئے رو پڑا.....

رات کا نجانے کون سا پھر تھا.....

جب قبرستان میں گھرا سناٹا چھایا ہوا تھا.....

وہ قبر سے لپٹا پچھلے کئی گھنٹوں سے آنسو بھا رہا تھا..... آنکھیں تھیں کہ خشک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہیں تھیں.....

اشعر! بس کر جایاں..... سمجھاں خود کو.....

شاہ زین نے آگے بڑھ کر اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھانا چاہا.... پر اشعر نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے....

سب میری وجہ سے ہوا ہے شازو..... سب میری وجہ سے ہوا ہے....!! اشعر نے غم سے نڈھال

ہوتے کھا.... اور پھر سے قبر سے لپٹ کر زار و قطار رونا شروع ہو گیا.....
شاہ زین کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا.... وہ اشعر کو کیسے سمجھا لے.... اسکا غم ہی اتنا بڑا تھا.... کہ تسلی بخش الفاظ بھی اب بے معنی لگ رہا تھا.....

آج پھلی بار وہ اشعر کو پاگلوں کی طرح روتا ہوا دیکھ رہا تھا.....

اشعر! یہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے میری جان! ہر ایک کا وقت مقرر ہے.... اس میں تیرا کوئی
قصور نہیں ہے!! شاہ زین اسے سمجھا ہی رہا تھا.... کہ اچانک اسکا فون بجنے لگا....
ہیلو! شاہ زین نے پاکٹ سے فون نکال کر کان سے لگایا....
کیا خنہم آرہے ہیں بس دس منٹ میں!! شاہ زین نے کچھ ہی سیکنڈز کی گفتگو کے بعد فون بند
کر دیا....

اشعر!! حیا کا اوپریشن ہو گیا ہے! جلدی اٹھ ہاسپٹل چلیں.... شاہ زین نے اسے بازو سے پکڑ کر
اٹھایا.... پر اشعر تو جیسے ہوش ہی کھو بیٹھا تھا.... نہ تو وہ کچھ سن رہا تھا.... نہ ہی بول
رہا تھا.... سدرہ خان کی موت نے اسے سکتے میں ڈال دیا تھا....

شاہ زین اسکا ہاتھ کندھے پر رکھے آہستہ آہستہ چلاتا ہوا گاڑی تک لے آیا اور اسے گاڑی میں بٹھا کر
خود ڈرائیونگ سیٹ سمجھال لی.... ایک نظر اشعر پر ڈالی جسکی آنکھیں رونے کی وجہ سے شدید لال ہو
رہیں تھیں بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے.... ایک گھری سانس لیکر اس نے گاڑی اسٹارٹ کی
اور ہاسپٹل کی جانب بڑھا دی....

ڈاکٹر صاحب!! حیا ٹھیک ہے ناخ ڈاکٹر اوپریشن روم سے باہر آیا تو حیدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر
پوچھا....

دیکھیں ہم نے اوپریشن کر دیا ہے.... اب لگے چوبیس گھنٹے ان کے لیے بھت اہم ہیں! اگر وہ حوش
میں آگئیں تو ٹھیک! ورنہ کچھ کھا نہیں جاسکتا! ڈاکٹر نے حیدر کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا....

جہاں سب لوگ اوپریشن کی کامیابی پر خوشی سے کھل اٹھے تھے.... وہیں ڈاکٹر کی بات سن کر ایک بار پھر سے ناامید ہو گئے.....

ڈاکٹر کیا ہم حیا سے مل سکتے ہیں؟ شاہ زین نے فوراً آگے بڑھ کر پوچھا....
جی ہاں! ابھی انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائیگا.... تو آپ سب ایک ایک کر کے ان سے مل سکتے ہیں.... ڈاکٹر کھتے ساتھ ہی وہاں سے چلا گیا.....

کچھ ہی دیر بعد حیا کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا.... تو سب لوگ ایک ایک کر کے حیا سے ملنے کے بعد گھر چلے گئے.....

اشعر!! اٹھ حیا سے ملنے چلیں! شاہ زین اسے اپنے ساتھ لیے حیا کے روم کی طرف بڑھ گیا....
وہ دونوں ابھی روم میں داخل ہی ہوئے تھے کہ اچانک اشعر کی نظر حیا پر پڑی.... تو اسکی روح کانپ گئی.... وہ پھولوں جیسی نازک سی لڑکی آج مشینوں کی زد میں تھی.... منہ پر آکسیجن اور ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی.... اشعر کی آنکھ سے ایک آنسو بہ نکلا.... وہ چلتا ہوا حیا کے پاس آکر بیٹھ گیا.... اسکا نازک منہ ڈرپ زدہ ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا....

"حیا! کیوں کر رہی ہو ایسا!! کیوں سزا دے رہی ہو مجھے.... تم جانتی ہو نا تمہارا اشعر تمہارے بغیر کچھ نہیں ہے!!!!"

پھر کیوں چھوڑ کے جانا چاہتی ہو مجھے.... بتاؤ! اشعر اسکا ہاتھ ماتھے سے چھوتا ہوا بے اختیار رو پڑا....
شاہ زین کی حالت بھی اب غیر ہو رہی تھی.... حیا اسکی بہت گھری دوست تھی.... جبکہ اشعر میں تو اسکی جان بستی تھی.... دونوں کو اس حال میں دیکھنا اس سے قطعی برداشت نہیں ہو رہا

تھا..... وہ اشعر کو وہاں چھوڑ کر روم سے باہر چلا آیا.....

روتے روتے اشعر کی کب آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہ چلا..... شاہ زین بھی اسکے انتظار میں بیٹھا بیٹھا
باہر چئیر پر ہی سو گیا.....

حیا اب آہستہ آہستہ ہوش میں آرہی تھی.... اشعر گہری نیند میں ہنوز اسی کیفیت میں سویا ہوا
تھا.....

اس نے گہری سانس لے کر رفتہ رفتہ آنکھیں کھولنی شروع کیں... اور ادھر ادھر دیکھا تو کمرے
میں کوئی بھی موجود نہ تھا..... اس نے ہاتھ بلانا چاہا پر اسے اپنے ہاتھ پر وزن سا محسوس ہوا.....
اس نے فورن ہاتھ کی طرف دیکھا..... جس پر اشعر ماتھا ٹکائے سو رہا تھا.....
اشعر!!! حیا کے منہ سے دبی دبی چیخ نکلی..... اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہ نکلے....
حیا نے دوسرے ہاتھ سے اسکے سر کو سھلایا تو اشعر کی آنکھ کھل گئی.....
حیا!!!!!! اشعر ایک دم اٹھ بیٹھا..... تم..... تم ٹھیک ہونا غ اشعر نے خوشی سے نہال ہوتے
کھا..... تو حیا نے بھگی آنکھوں سے سر اسبات میں بلا دیا.....
مم... میں ابھی ڈاکٹر کو بلا کے لاتا ہوں!!

وہ فورن سے پھلے ڈاکٹر کو بلانے کے لیے باہر کی جانب بھاگا.....

کیا!!!!!! شیزی!... تم سچ کھ رہے ہونا غیشفا خوشی سے کھل اٹھی.....

جی آپی میں بالکل سچ کھ رہا ہوں! بس ابھی تھوڑی دیر میں ڈاکٹر حیا کو ڈسپارچ کر دینگے.... پھر ہم لوگ اسے لے کر گھر پہنچ رہے ہیں.... ممانی جان کو بتا دیجیے گا اوکے!! شاہ زین نے مسکراتے ہوئے کہا.... اور کال بند کر دی....

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے! عزا نے آسمان کی طرف نگاہ کرتے ہوئے سکون کا سانس لیا.... اور عائشہ شاہ کے روم کی طرف بھاگی....

چار ماہ بعد.....

ایم امپریسڈ.... ویری امپریسڈ.... تم نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے.... تم جیسا انسان تو میں نے آج تک نہیں دیکھا.... سچ میں کمال کے انسان ہو تم". حیدر نے آکرایک زوردار تمپڑ شاہ زین کے سر پر مارا.... جو آدھے گھنٹے سے ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا خود کی تعریفیں کیے جا رہا تھا.... "اور تجھ جیسا خود پسند انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا" کچھ شرم کر لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تو نے تو!!!! حیدر نے اسے کھری کھری سنائیں پر مجال تھی کہ شاہ زین جیسے ڈھیٹ انسان پر تھوڑا سا بھی اثر ہوا ہو.... اس نے حیدر کی بات کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے پرفیوم کی بوتل اٹھائی.... اور خود پر جی بھر کے اسپرے کیا....

یار میری گھڑی دیکھی ہے کھیں غ مل نہیں رہی غ اشعر نے پریشانی سے پوچھا.... وہ دونوں اس وقت اشعر کے روم میں تیار ہو رہے تھے.... اور نفاست پسند اشعر کو اپنے کمرے کا حال دیکھ دیکھ کر

غش آرہے تھے.... ایک چیز بھی ٹھکانے پر نہیں تھی.... پورا کمرہ جنگ کے بعد کا منظر پیش کر رہا تھا..... اور یہ سب کچھ صرف شاہ زین کی مرحون منت ہوا تھا... جو شادی سے ایک ہفتہ پہلے ہی شاہ ولا میں ڈیرہ لگائے بیٹھا تھا.....

شادی ہونے کی خوشی نے تو تجھے اندھا کر دیا ہے اشعر!! حیدر نے اسے گھورتے ہوئے ڈریسنگ پر پڑی گھڑی اٹھا کر اسکے ہاتھ میں تھمائی....

یار میں نے تو پانچ دفعہ دیکھا یہاں... مجھے کیوں نہیں نظر آئی؟ اشعر نے نا سمجھی سے پوچھا..... کیونکہ تیرے اوپر اس چڑیل کا جادو ہو گیا ہے!!! شاہ زین نے تمسخرانہ مزاق اڑاتے ہوئے کہا..... شازو!! تو آج مجھ سے پٹ جائیگا!! اشعر نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا.....

نچو تیار ہو گئے غ غ عائشہ شاہ نے روم میں داخل ہوتے پوچھا..... جی ممافی ہم ریڈی ہیں!! اشعر نے آگے بڑھ کر جواب دیا.....

عائشہ شاہ نے ستائشی نظروں سے اسکے سراپے پر نظر ڈالی جو آج مہندی رنگ کا کرتا پہنے جس پر خوبصورت سی نفیس کڑھائی ہوئی وی تھی..... براؤن رنگ کی شال گلے میں ڈالے سلیوز کھنی تک فولڈ کیے چہرے پر گھری مسکراہٹ سجائے وہ کسی سلطنت کا شہنشاہ ہی لگ رہا تھا.....

ماشاء اللہ ماشاء اللہ بھت لگ رہے ہو!! عائشہ شاہ نے پیار سے اسکا ماتھا چوما..... اور ڈھیر ساری دعائیں دیں.....

شکریہ ممافی جان.... اشعر نے پیار سے انکے ہاتھ پر بوسہ دیا....

چلو اب جلدی سے نیچے آجاؤ! رسم شروع کرنی ہے..... عائشہ شاہ اسکا گال تھپتھپاتی ہوئیں روم سے

باہر چلیں گئیں..... وہ تینوں بھی انکے پیچھے چل دیے.....

شاہ زین صوفے پر بیٹھے اشعر کی تصویریں بنا رہا تھا تبھی یشفا اور عزا حیا کو تھامے اسٹیج تک لا رہیں تھیں....

حیا کو دیکھ کر اشعر کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ در آئی.... یلو گھیردار فراک میں مہندی رنگ کا آنچل اوڑھے پھولوں کی خوبصورت سی جیولری پہنے ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی.... خوشی اسکے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی....

ایک نظر غلط ہی اس نے حیا پر ڈالی تھی.... کہ اشعر اسکے سحر میں قید ہو کے رہ گیا.... وہ کب اسٹیج پر آکر بیٹھی اسے تو یہ بھی حوش نہ رہا....

اشعر بھائی کہاں گم ہیں!! عزا نے شرارت سے ٹھکا دیا تو اشعر کا سحر ٹوٹا.... اس نے فورن نفی میں سر ہلایا.... تو سب لوگ ہنس دیے.... مہندی کی رسم شروع کی گئی.... سب لوگوں نے باری باری آکر حیا اور اشعر کے ہاتھ پر مہندی لگائی.... اور ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا.... رات گئے تک شاہ زین اور حیدر نے خوب ڈانس کیا.... اور یوں مہندی کی یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچ گئی....

روشنیوں سے جگمگاتے شادی ہال میں رنگ و بو کا طوفان امد آیا تھا.... ہر طرف بے فقری کے قہقہے گونج رہے تھے.... اشعر سیاہ رنگ کی شیروانی پہنے اسٹیج پر موجود تھا.... جس پر گولڈن رنگ کا کام تھا.... جگہ جگہ میرون ٹچ دیا گیا تھا....

حیا کو حیدر اور یشفا پکڑ کر لا رہے تھے.... حیا نے بلڈ ریڈ لھنگا زیب تن کر رکھا تھا..... جس پر گولڈن کام کیا گیا تھا.... وہ عروسی جوڑے میں کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی.... جیسے ہی وہ اسٹیج تک پہنچی.... اشعر نے اٹھ کر اسکے آگے ہاتھ بڑھایا.... حیا نے اپنا نازک ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا.... اور اسکے ہمراہ چلتی ہوئی اسٹیج پر پڑے صوفے پر بیٹھ گئی... ساتھ اشعر بھی بیٹھ گیا....

ہر کسی کی زبان پر تعریفی جملے تھے.... عزا اور یشفا تو خوشی سے پاگل ہو رہیں تھیں.... شاہ زین ہاتھ میں DSLR پکڑے دلہا دلہن سب کی پکچرز بنا رہے تھے....

شاہ!! ایک میری بھی! عزا اسکے سامنے کھڑی فراک کو ہاتھوں سے پکڑے پوز مارتی ہوئی بولی.... تو شاہ زین نے DSLR سے نظر ہٹا کر اسکی طرف دیکھا....

حیدر یہ لے پکچر بنا!! شاہ زین نے گلے سے DSLR اتار کر پاس کھڑے حیدر کو پکڑ لیا.... اور خود جا کر عزا کے ساتھ کھڑا ہو گیا....

کوئی ہزار پوز تھے جو شاہ زین نے عزا کے ساتھ بڑے اسٹائل مار مار کر بنوائے تھے....

پرفیکٹ!! حیدر نے تھمداپ کا اشارہ دیا....

دکھا دکھا!! شاہ زین پکچرز دیکھنے کے لیے اتار لیا ہوا.... تو حیدر نے اسکے ہاتھ میں DSLR دے دیا اور ایک شیطانی مسکراہٹ ان دونوں پر اچھالتا ہوا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا....

مجھے بھی دکھائیں! عزا بھی اسکے پاس آکھڑی ہوئی.... شاہ زین نے کیمرا آن کر کے پکچرز جیسے ہی پکچرز دیکھیں اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے.... ہر تصویر میں ان دونوں کی گردنیں اڑی ہوئی تھیں....

یہ کیا غ عزا حیرت سے منہ کھولے ان تصویروں کو دیکھ رہی تھی....

جیسے جیسے وہ تصویریں آگے کرتا جا رہا تھا.... ہر تصویر میں بڑی مہارت کے ساتھ کیمرے کو زوم کر کے ان دونوں کی گردنیں اڑا دیں گئیں تھیں....

کمینا ہے حیدر!! شاہ زین نے تپ کر کھا....

جبکہ عزا غصے سے پیر پٹکھتی ہوئی اسٹیج پر چلی گئی....

رسومات کی ادائیگی کے بعد رخصتی کا شور اٹھا.... پر حیا عام دلہنوں کی طرح رونے دھونے

کے بجائے مسکرا رہی تھی....

یارر مانا کہ اشعر بھائی کو پا کر تم بھت خوش ہو ماشا اللہ.... پر دنیا داری کے لیے تھوڑا رو ہی لو!! اور

اگر رونا نہیں آ رہا تو ایکٹنگ ہی کر لو.... عزا نے اس کے کان میں شرارت سے کھا.... تو حیا ہنس

دی....

یہ آج انھیں روئے گی کیونکہ اس نے مجھ سے پراس کیا ہے.... ہے نا حیا غ اشعر نے ہلکے سے

سرگوشی کی تو عزا اور حیا دونوں ہی مسکرا دیں.... حیا نے سر اثبات میں ہلایا جبکہ عزا نے انکی بلائیں

لیں....

آخر کار حیدر نے حیا پر قرآن پاک کا سایہ کیا.... تو سب لوگوں نے اسے دعاؤں کے ساتھ رخصت کر

دیا....

وہ بیڈ پر اپنا بھاری کامدار لھنگا پھیلائے بیٹھی کمرے کا جائزہ لے رہی تھی.... پورے کمرے کو ریڈ انٹ پنک روزز سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا.... دروازے سے لے کر بیڈ تک پھولوں کی پتیاں بچھی ہوئیں تھیں.... اشعر نے نئے سرے سے اپنے روم کی سیننگ چیلج کروائی تھی.... جو نئے لک کے ساتھ زیادہ خوبصورت اور کھلا کھلا لگ رہا تھا.....

اہم اہم!! اشعر گلہ مصنوعی گلہ کھنکھاتا ہوا روم میں داخل ہوا تو حیا نے ہڑبڑا کر فورن نظریں جھکا لیں.....

اشعر چلتا ہوا اسکے پاس آکر بیٹھ گیا....

حیا مسلسل کنفیوز ہو رہی تھی.... اشعر نے اسکا گھٹنے پر دھرا ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں لیا.... ویسے مجھے یہ سوال کرنا تو نہیں چاہیے لیکن پھر بھی!!.... پوچھ لیتا ہوں... تم خوش ہونا غ اشعر نے اسکے جھنجھلائے ہوئے کنفیوز چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے شوخ انداز میں پوچھا....

حیا نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا.... اس سے پہلے وہ کچھ کھتی اسکی نظریں اشعر کے گال پر پڑتے ڈمپل پر پڑیں.... جو اسکی آنکھوں کی طرح گھرا تھا.... اس کی نیلی آنکھوں کے بعد اس ڈمپل نے اسے دیوانہ کیا تھا....

میں بھت بھت خوش ہوں اشعر!! اتنا خوش کہ آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے.... اسکے چوڑے کندھے پر کھنی ٹکائے براہ راست اسکی گھری نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بے خودی میں اپنی مخروطی انگلیوں میں اس ڈمپل کو چھوتے ہوئے جس اعتماد اور بے نیازی سے کھ رہی تھی.... وہ

اشعر خانزادہ کو پاگل کرنے کے لیے کافی تھا....

ایک وقت تھا جب حیا کے دل میں اس ڈمپل کو چھونے کی شدید حسرت ہوا کرتی تھی.... لیکن آج وہ اسے چھونے کی حقدار بن گئی تھی.... اس احساس نے اسے اندر تک سرشار کر دیا تھا....
ہٹے تمھاری یہ دیوانگی کھیں مجھے مغرور نہ کر دے.... اشعر نے شرارتی انداز میں کھا تو حیا

مسکرا دی....

جو فنا ہو جاؤں تیری چاہت میں

تو غرور نہ کرنا

یہ اثر نہیں تیرے عشق کا، میری

دیوانگی کا ہنر ہے

مطمئن انداز میں کہتے ہوئے حیا نے اس کے سینے میں منہ چھپا لیا.... جبکہ اشعر نے اسکی اس دیوانگی پر آنچل پیچھے کرتا ہوئے استحقاق سے اسکی پیشانی چوم لی....
ختم شد